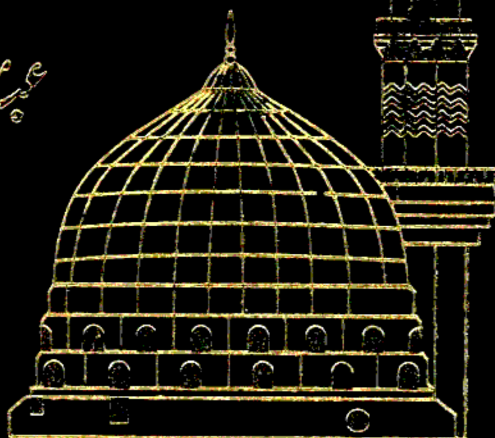
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

شرح شمائل ترمذی

جلد سوم

مولانا عبد القیوم حقانی



القاسم اکیڈمی ○ جامعہ ابوہریرہ

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

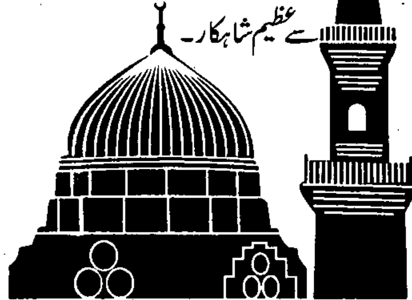
تذکرہ راویانِ

شمائل ترمذی

جلد سوم

مولانا عبد القیوم حقانی

شمائل ترمذی کے رواۃ کے حالات، سوانح، ضروری تجزیے، ائمہ جرح واعتدال کے تبصرے، ارباب فضل وکمال کی شہادتیں، جید اہل علم، فقہا ومحدثین کے آراء واقوال، اسماء الرجال کی متداول کتابوں سے اخذ واستنباط اور مستند حوالے، ایک نادر علمی، تاریخی اور اپنے فنی معیار کے لحاظ سے عظیم شاہکار۔



القاسم اکیڈمی ● جامعہ ابوہریرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام	:	شرح شمائل ترمذی (جلد سوم)
تصنیف	:	مولانا عبدالقیوم حقانی
ضخامت	:	216 صفحات
پروف ریڈنگ	:	اُستاذ العلماء حضرت مولانا محمد زمان صاحب کلاچوی مدظلہٗ
کمپوزنگ	:	مولوی گل رحمان، جان محمد جانؔ، مولوی مظہر علی اراکین القاسم اکیڈمی
سنِ اشاعت اوّل	:	شعبان ۱۴۲۳ھ / اکتوبر ۲۰۰۲ء
سنِ اشاعت پنجم	:	صفر المظفر ۱۴۳۳ھ / جنوری ۲۰۱۲ء
ناشر	:	القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ
مطبع	:	مطبع عربیہ، پرانی انارکلی لاہور

موبائل : 0333-9102770 ...... 0346-4010613 0333-6544950

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس، المنظر اپارٹمنٹس، 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک کراچی 74800

☆ مکتبہ رشیدیہ ...... جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ ☆ زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی ☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی، جامعہ ابوہریرہ، چنوں موم سیالکوٹ ☆ مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صل علٰی محمد
وعلٰی آل محمد کما صلیت
علٰی ابراھیم وعلٰی آل ابراھیم
انک حمید مجید ۵
اللّٰھم بارک علٰی محمد وعلٰی
آل محمد کما بارکت علٰی
ابراھیم وعلٰی آل ابراھیم
انک حمید مجید ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا شکر ہے

احقر کے سلسلۂ تصنیف وتالیف کا آغازِ کار ''حقائق السنن'' شرح ''الجامع السنن للامام الترمذی'' سے ہوا۔ جو میرے شیخ ومربی محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے درسی افادات کی ترتیب وتدوین تھی پھر مختلف عنوانات اور موضوعات پر کتابیں آتی رہیں۔
اللہ کی مدد، نصرت شامل حال رہی۔ آج یہ رفتارِ کار الحمدللہ شرح شمائل ترمذی کے دوسرے ایڈیشن کی از سرِ نو تدوین وکتابت کی تکمیل تک آ پہنچی ہے۔ **والحمدللّٰہ علی ذلک حمداً کثیراً**
اب دوسرے ایڈیشن میں عربی شروحات سے نقل کردہ تمام عبارات واقتباسات کا اردو ترجمہ بھی کردیا گیا ہے۔ راویانِ حدیث کے تذکروں کو راوی کا نمبر دیکر علیحدہ جلد میں یکجا کردیا گیا ہے۔ اب آئندہ یہ شرح طلبۂ دورۂ حدیث اور اساتذۂ حدیث کے لئے تین جلدوں میں یکجا اور مکمل ایڈیشن کی شکل میں چھپتی رہے گی انشاء اللہ۔ شرح شمائل ترمذی مکمل ہوگئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام میں نے کیا نہیں کرایا گیا ہے اور جو کچھ بھی ہوا اللہ ہی کے کرم سے ہوا اس وقت دل تشکر وامتنان کے جذبات سے معمور ہے۔ علامہ شبلی نعمانیؒ نے تاریخ لکھی، ہیروز آف اسلام کا سلسلہ شروع کیا، شعرالعجم تحریر فرمائی، المامون کو مکمل کیا۔ آخرِ عمر میں اللہ کریم نے سیرت النبی ﷺ کی توفیق بخشی تو ایک قطعہ نواب شاہ جہان بیگم والئی بھوپال کی خدمت میں پیش کیا جو سادگی، بے ساختگی، اختصار وتاثیر، اور جذبات ومحبت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔

عجم کی مدح کی، عباسیوں کی داستاں لکھی
مجھے چندے مقیمِ آستانِ غیر ہونا تھا
مگر اب لکھ رہا ہوں سیرتِ پیغمبرِ خاتمؐ
خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

(عبدالقیوم حقانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

’’تذکرہ راویان شمائل ترمذی‘‘



علم اسماءِ رجال اور سند کا اہتمام

رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث صحابہ کرامؓ سے ہو کر چند راویوں کے واسطے سے بتدریج کسی شیخ پر منتہی ہوتی ہے، اس سلسلۂ روایت کو اس حدیث کی سند کہتے ہیں۔ کسی شیخ سے یہاں مراد وہ شیوخ حدیث ہیں جو سلسلۂ سند میں سنگِ میل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور جن کے ہاتھوں امتِ مسلمہ میں احادیثِ رسول کے مجموعوں کی جمع وتدوین کا عظیم کارنامہ صدرِ اول میں انجام پا چکا ہے۔ جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم (رحمہم اللہ) وغیرہ کتبِ حدیث کی تدوین کے بعد روایتِ حدیث کی سند کے لئے ان اکابر کو شیخ ماننا حدیث کے طالب علموں کے لئے ناگزیر ہے۔

سلسلۂ روایت میں صحابہ کرامؓ کی جو حیثیت اور مرتبہ ومقام مسلّم ہے۔ صحابہؓ بہر حال اس امت کے گلِ سرسبد ہیں۔ ان کے متعلق یہ طے ہے کہ وہ جرح وتنقید سے قطعی بالاتر ہیں اور محدثین کا یہ اصول کہ "الصحابة كلهم عدول" (تمام صحابہؓ جرح وتعدیل سے بالاتر ہے) ان کے بارے میں بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ صحابہؓ کا یہ منصب جو بیان ہوا ہے کہ :

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، اصحابی کالنجوم فبایّهم اقتديتم اهتديتم(مشكوة المصابيح، باب مناقب الصحابة)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی بھی پیروی کرو گے راہ یاب ہو گے۔

اس کا یہ تقاضا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کی منسوب کردہ حدیث کے بارے میں یہ رائے رکھیں کہ وہ پوری امانت ودیانت کے ساتھ روایت کی گئی ہے اور اس کے بارے میں بلا وجہ کسی شبہ میں نہ پڑیں جہاں تک سلسلۂ روایت کے باقی راویوں کا تعلق ہے وہ سب کے سب تنقید کی زد میں آتے

ہیں۔ان سب کی امانت ودیانت، علمی مرتبہ، حافظہ، دین پر عمل ہر چیز کو پرکھا جاتا ہے اور ائمہ فن کی ان کے بارے میں آراء کو جمع کیا جاتا ہے اس اہتمام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ روایتِ حدیث میں کوئی خرابی راہ نہ پائے۔اسی اہم ضرورت نے فنِ اسماء الرجال کی راہ ہموار کی۔

علمِ حدیث کی حفاظت کے لئے سند کا باقاعدہ اہتمام اور فنِ اسماء الرجال کی ایجاد مسلمانوں کا ایک کارنامہ ہے جس میں کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی جرح وتعدیل کا یہ فن مسلمانوں کا خاص فن ہے جن لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال واحوال کی روایت، تحریر وتدوین کا کام سرانجام دیا ان راویانِ حدیث میں صحابہ کرامؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور بعد کے تیسری صدی ہجری تک کے لوگ شامل ہیں۔جن کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق لاکھوں تک پہنچتی ہے۔صرف نبی ﷺ کے دیکھنے اور ملنے والوں میں سے کم وبیش بارہ ہزار اشخاص کے نام اور حالات ہمیں ملتے ہیں۔ان تمام رواتِ حدیث کے حالات معلوم کرنے اور ان کے طبقات قائم کرنے میں ہزاروں اکابرینِ امت نے اپنی عمریں کھپادیں وہ قریہ بہ قریہ پہنچے راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کیں اور جو لوگ خود ان کے عہد میں بقیدِ حیات نہیں تھے ان کے ملنے والوں سے یا ان کے توسط سے ان سے اوپر کے لوگوں سے ان کے حالات دریافت کیے اور جس حد تک انسانی امکان میں ہوسکتا تھا ان حاصل شدہ معلومات کی چھان پھٹک کی۔اس طرح سے وہ عظیم الشان اور فقید المثال فن معرضِ وجود میں آیا جسے فنِ اسماء الرجال کہا جاتا ہے اس کے تحت اصحابِ روایت حدیث وآثار کے اسماء ، القاب ،سوانح، سیرت وامانت ودیانت کا حال قلم بند کیا گیا ائمہ محدثین کی ان کے بارے میں رائیں جمع کی گئیں۔ان کی جرح وتعدیل کی گئی اور ان کے طبقات کی تعیین کی گئی گویا جس کسی نے رسول اللہ ﷺ کی نسبت کے ساتھ کوئی بات کہنے کی جرات کی اس کی ساری زندگی نہایت بے لاگ اور بے رحم نقادوں کا ہدف بن گئی۔اور آخرت سے پہلے اس کو سارا حساب اسی دنیا میں دینا پڑ گیا۔

اس فن میں اگر کوئی قوم مسلمانوں کی حریف ہوسکتی تھی تو وہ اہل کتاب ہوسکتے تھے لیکن ان کا

حال یہ ہے کہ اس طرح کا انتظام اپنے نبیوں کے اقوال کی حفاظت کے لئے تو درکنار انہوں نے اپنے آسمانی صحیفوں تک کے لئے نہیں کیا وہ اس میدان میں نہایت ہی ہیچ نکلے۔ ان کی مذہبی کتابوں کی تو وہ حیثیت بھی نہیں ہے جو ہمارے ہاں ہماری تاریخ کی کتابوں کی ہے۔ ہمارے ہاں تاریخ کی بھی روایت ملے گی تو اس کی سند موجود ہوگی۔ اور اس کے لئے کوئی معیار بہرحال مطلوب ہوگا۔ لیکن ان کے ہاں ان کی سب سے بڑی کتاب، کتابِ مقدس کے لئے بھی یہ اہتمام نہیں ملتا اسی طرح انجیلیں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض حواریوں جیسے لوقا، یوحنا، مرقس وغیرہ سے منسوب تو ہیں لیکن ان کے اولین راویوں تک کے اپنے حالات کسی کو معلوم نہیں۔ انجیلوں کی روایت حواریوں سے کس کس نے کی اس کا تو سرے سے تذکرہ ہی نہیں ملتا۔ جن قوموں نے اپنے آسمانی صحیفوں کی حفاظت میں کمزوری دکھائی وہ اپنے رسولوں کے اقوال کی حفاظت کا بھلا کیا اہتمام کرتیں۔ یہاں یہ نکتہ نہایت اہم اور قابل توجہ ہے کہ اس زمانہ میں حدیث کے طالب علموں کو جملہ رواۃ حدیث کے بارے میں جرح وتعدیل کے لئے بہرحال سلف کی تحقیقات پر ہی قناعت کرنی پڑے گی اور مجرد ان ہی کی تحقیقات کی کسوٹی پر کسی سند کے راویوں کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ چنانچہ اب کسی حدیث کی سند کو متقدمین کی فراہم کردہ انہی معلومات کی روشنی میں جانچا پرکھا جائے گا۔ اس لئے کہ ذرائع تحقیق مرورِ زمانہ سے اب معدوم ہو چکے ہیں۔ اس میں ہمارے ان اکابرین فن نے تحقیق کی معراج کی بلندیوں کو چھوا ہے۔ اور انسانی امکان کی حد تک اس فن کی خدمت کی ہے۔

سند کو کسی حدیث کے صدق وکذب کے فیصلہ میں ایک اہم بلکہ اولین عامل کی حیثیت حاصل ہے ظاہر ہے کہ کسی حدیث کی تحقیق کے لئے سب سے پہلے اس کی سند پر نظر پڑے گی۔ اور اس کے متن پر غور کرنے سے پہلے اس کی جانچ کرنا پڑے گی۔ اس جائزے کی روشنی میں اس روایت کا درجہ متعین کیا جائے گا۔ سند کی اس اہمیت سے انکار کی کسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن حدیث کے بعض غالی حامیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی حدیث کی صحت کے ثبوت کے لئے مجرد اس کی سند کا علم اصول

کے معیار پر پورا ہونا کافی ہے یعنی ان کے نزدیک صحت حدیث کے لئے صرف سند کی صحت اور اس کا قابل اعتماد ہونا فیصلہ کن امر ہے۔ ہمارے نزدیک ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ غلو پر مبنی اور محض حسنِ ظن ہے یہ سلف کی ساری تحقیقات جن کا ہم نے اوپر اجمالی خاکہ پیش کیا، کو گہنا دیتا ہے اس لئے اس مسئلے پر ہم ذرا تفصیلی بحث کریں گے۔ سند کے تمام محاسن لطائف عظمت اہمیت اور اس کے مطابق معیار ہونے کے باوجود اس میں بعض ایسے فطری خلا رہ جاتے ہیں جن کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ حدیث کی صحت کو جانچنے کے لئے سند کے سوا بعض دوسرے طریقے بھی اختیار کیے جائیں۔ مجرد سند پر اعتبار کر کے کسی روایت کی صحت اور حسن وقبحہ۔ کے متعلق پوری طرح سے اطمینان نہیں کیا جا سکتا اس کو مثال سے آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جب ہمیں کسی درخت کی تحقیق مقصود ہو تو محض اس کی جڑ کی کیفیت کا مطالعہ کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ جڑ کے علاوہ اس کے تنے ٹہنیوں پتوں اور پھل پھول وغیرہ کا بھی مکمل جائزہ لینا پڑے گا تب کہیں جا کر اس درخت کے متعلق ہم جامع اور حتمی رائے قائم کر سکیں گے۔

سند کی تحقیق میں جو خلا باقی رہ جاتے ہیں وہ معمولی غور وتدبر سے سمجھ میں آ جاتے ہیں مثلاً پہلا خلا اس میں یہ ہے کہ اپنے تعلق وعلاقہ سے بعید ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کے عقیدہ وکردار ان کے علم وعمل اور ان کے تعلقات ومعاملات کی ایسی تحقیق کہ ان کے متعلق یہ طے کیا جا سکے کہ علم رسول کے حمل ونقل کے باب میں ان پر اطمینان کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ کوئی آسان کام نہیں ہے بے شک محدثین نے اس میدان میں بڑی جاں فشانیاں کی ہیں۔ لیکن یہ کام ہے بہت مشکل ۔ اس نوعیت کی تحقیق اگر ہم اپنے گاؤں یا قصبہ یا شہر کے لوگوں کے بارے میں کرنا چاہیں تو چنداں آسان نہیں۔ چہ جائے کہ ہزاروں میل دور کے لوگوں کے بارے میں جو مختلف ادوار میں پھیلے ہوئے ہوں اس قسم کی تحقیق کے بارے میں محتاط رائے یہ ہو سکتی ہے کہ فی الجملہ ہمیں ان لوگوں کے کوائف معلوم ہیں اور اب ان کے شخصیات مجہول نہیں رہی۔ ان کے بارے میں کسی رائے کو حتمی یا قطعی کہنا مشکل اور غالباً اپنی معلومات پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے آدمی کے کردار واخلاق کے معاملہ میں قابل اطمینان رائے

اسی صورت میں قائم کی جاسکتی ہے جب معاملات میں اس سے عملاً سابقہ پڑا ہو۔
حضرت عمرؓ جیسے صاحبِ علم وفراست کی رائے یہی ہے ان کی نسبت مشہور ہے کہ ایک صاحب نے ان کے سامنے کسی دوسرے شخص کی تعریف کی تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارا اس کے ساتھ کبھی پڑوس رہا ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں تب انہوں نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ کوئی تجارتی سفر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تب تمہیں اس کا حال کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کیسا آدمی ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جب تک آدمی کسی کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرے اس کے ساتھ کسی کاروبار یا تجارت میں شریک نہ رہا ہو۔ اس کے ساتھ سفر نہ کیا ہو اس کا پڑوس نہ رہا ہو مسجد میں ایک دوسرے سے میل ملاپ نہ رہا ہو دیگر دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون نہ رہا ہو۔ ربط ضبط کا ماحول نہ رہا ہو۔ تو اس کے بارے میں واقعہ یہ ہے کہ آسانی کے ساتھ رائے نہیں قائم کی جاسکتی ان حالات میں بعض اوقات ایک ذہین وفطین آدمی بھی دھوکہ کھا سکتا ہے۔

سند کی تحقیق میں دوسرا خلا جرح وتعدیل کے کام کی نزاکت سے پیدا ہوتا ہے ہر محقق یہ نہیں جانتا کہ جرح کس چیز پر ہونی چاہئے یعنی یہ جاننا کہ کیا باتیں جرح کے حکم میں داخل ہیں اور کیا باتیں تعدیل کے مقتضیات میں سے ہیں ہر شخص کا کام نہیں ہے کردار کی اساسات کیا ہیں؟ بدکرداری کی بنیادیں کیا ہیں؟ یہ چیزیں اتنی آسان نہیں کہ ہر خاص وعام اس کا کما حقہ ادراک کر سکے۔ اس بے خبری کی مثالیں ماضی میں رہی ہیں اور خود مشائخ نے ان کا تذکرہ کیا ہے موجودہ دور کے غلوئے عقیدت ونفرت سے اس مشکل کا ایک سرسری اندازہ کیا جاسکتا ہے جرح وتعدیل کا کام فقاہت، بصیرت، تجربے اور معقولیت کا متقاضی ہے انسان ہمیشہ انسان ہی رہے ہیں فرشتے نہیں رہے ہیں فن اسماء الرجال کے ماہرین کا معیارِ اخلاق بصیرت وبصارت۔ بے شک ہم سے اونچا رہا ہے لیکن وہ بہرحال آدمی ہی تھے رواۃِ حدیث کے متعلق ان کی فراہم کردہ معلومات اوران پر مبنی آراء عام انسانی جبلت میں موجود تعصب کے شائبہ سے پاک نہیں ہوسکتیں۔ جو حق یا مخالف دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے

جرح وتعدیل کے فن کے مقتضیات میں سے ہے کہ کسی کے متعلق معلومات فراہم کرنے والا شخص جچا تلا آدمی ہونا چاہیے۔ اور اس سے زیادہ جچا تلا، متوازن اور زیرک اس کو ہونا چاہئے جو جرح وتعدیل کرتا ہے ہمارے نزدیک جرح وتعدیل کے کام کی مشکلات کا لحاظ کرتے ہوئے محتاط طرزِ عمل یہ ہے کہ سلسلہ روایت یعنی سند کے راویوں کے متعلق اس فن کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں فی الجملہ ایک رائے قائم کی جائے لیکن اس رائے کو قطعیت کا یہ رنگ نہیں دیا جاسکتا کہ کسی حدیث کی صحت کا معیار اسی رائے کو ٹھہرالیا جائے۔

سند کی تحقیق میں تیسرا خلا یہ ہے کہ ہمارے آئمہ نے اہلِ بدعت خصوصاً شیعہ اور روافض سے روایات لینے میں بڑی مسامحت برتی ہے۔ یہ لوگ دوسرے معاملات میں تو بڑے بیدار ثابت ہوئے لیکن صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں انہوں نے واقعی چشم پوشی سے کام لیا امام مالکؒ سے متعلق تو بے شک اس معاملے میں احتیاط منقول ہے لیکن دوسرے حضرات اہل بدعت سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں خیال کرتے تھے بس اتنی احتیاط فرماتے تھے کہ ان کے خیال میں وہ اپنی بدعت کا باقاعدہ داعی نہ ہو۔ گویا ان کے نزدیک محض مبتدع سے روایات لینے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ از روئے قرآن، از روئے حدیث اور حدیث کے مجموعی مزاج کے تقاضے کے لحاظ سے مجرد اہلِ بدعت کے گروہ سے ہونا ضعف کے لئے کافی ہے اگر چہ راوی اپنی بدعت کا داعی نہ رہا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعیت، رفض، باطنیت اور اس قبیل کے دوسرے مذاہب اصل دین سے انحراف پر قائم ہیں اپنے مذھب کو ثابت کرنے کی خاطر جب تک یہ اصل دین میں جھوٹ نہ بولیں تو اپنا گروہی فریضہ نہیں ادا کرتے۔ انہیں اپنی بدعت کے حق میں دلیل فراہم کرنے کے لئے روایات کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کے لئے روایات میں خیانت کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ ان کے مذاہب بہر حال بدعت ہی کے اوپر قائم ہے کسی ماثور حقیقت کے اوپر قائم نہیں سوادِ امت سے ان فرقوں کا اختلاف کسی ایک آدھ آیت یا چند حدیثوں کی توجیہ میں نہیں ہے بلکہ بیشتر دین کے مآخذ میں

اختلاف ہے جس سے ان کا مذہب بالکل الگ ہوگیا ہے اب اگر کسی کو ان فرقوں کے ساتھ صلح کل کے فلسفے کو نبھانا اور بھائی چارہ اور دوستی قائم کرنا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے لیکن دین کے معاملے میں اس باطل فلسفے کو راہ نہیں دی جاسکتی ہمارے نزدیک اہلِ بدعت کی روایات قبول کرنے کی یہ گنجائش فتنوں کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے اور ماضی میں اس کا باعث بنی ہے مجرد کسی کا مبتدع ہونا اس کے ساقط الروایۃ ہونے کے لئے کافی ہے اور ان فرقوں میں سے کسی کی روایت قابل قبول نہیں ہونی چاہیے خواہ وہ قسم کھاکے روایت کرے کہ میں سچ ہی روایت کروں گا ہمارے نزدیک یہی صحیح مسلک ہے جو قرآن وسنت کے مطابق ہے۔

سند کی تحقیق میں چوتھا خلا یہ ہے کہ ہمارے اکابر حدیث نے حلال وحرام کے متعلق حدیثیں قبول کرنے میں فی الجملہ احتیاط برتی ہے لیکن ترغیب وترہیب اور فضائل وغیرہ کی روایات میں انہوں نے عمداً تساہل برتا ہے **الکفایۃ فی علم الروایۃ** میں امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل ہوا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں۔ **اذا روینا عن رسول اللہ ﷺ فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا عن النبی ﷺ فی فضائل الاعمال ومالایضح حکماً ولا یرفعہ تساھلنا فی الاسانید** (جب ہم رسول اللہ ﷺ سے حلال وحرام اور سنن واحکام کے بارے میں روایت کرتے ہیں تو سند کے معاملے میں پوری احتیاط برتتے ہیں لیکن اگر معاملہ فضائلِ اعمال وغیرہ کا ہو جس سے نہ کوئی حکم قائم ہوتا ہو، نہ کوئی حکم منسوخ ہوتا ہو تو اس کی سند میں ہم تساہل برتتے ہیں) (**الکفایۃ فی علم الروایۃ باب التشدد فی احادیث الاحکام والتجوّز فی فضائل الاعمال ص ۱۳۴**) گویا محدثین نے سند کی صحت کو صرف ان روایات کی ضمن میں درخور اعتناء سمجھا جن میں کسی نوعیت کے احکام تھے ترغیب وترہیب کی کمزور روایت کو مفید سمجھا گیا کہ ان کے باعث لوگ نیکی کی طرف رجوع کریں۔ فضائل کی روایات سے بھی نیکی کے عمل کو مہمیز ملتی تھی اس لئے ان کو سند کے ضعف کے باوجود کتابوں میں جگہ دیدی گئی۔ تذکرہ راویان شمائل ترمذی میں عربی عبارات کے ترجمہ پر اس لئے بھی کم توجہ دی گئی کہ یہ علماء اور اربابِ فن ہی کے لئے ہے عام اردو خوان طبقہ غلط فہمی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)



تذکرہ راویانِ شمائل ترمذی

(۱) ﴿ قتیبةؒ ﴾

آپ کا نام علی، لقب قتیبہ، کنیت ابو رجاء، والد کا نام سعید اور دادا کا نام عبداللہ ثقفی تھا۔ بلخ کے ایک گاؤں بغلان کے رہنے والے تھے، سن پیدائش ۱۴۸ھ اور سن وفات ۲۴۰ھ ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ثقة ثبت من مشائخ البخاری ومسلم. رحل الی العراق والمدینة ومکة والشام ومصر وسمع مالک بن انس وخلقاً کثیراً من الاعلام روی عنه البخاری والترمذی وخلق کثیر من الأئمة (جمع ۱۱) ابن ماجہ کے سوا باقی تقریباً تمام ائمہ نے آپ سے حدیث کا علم اخذ کیا وکان ماموناً حافظاً عالماً صاحب سنن (مناوی ص ۱۱)

(۲) ﴿ مالک بن انسؒ ﴾

یہ معروف فقہی دبستان کے بانی حضرت امام مالک بن انسؒ ہیں وھو من کبار اتباع التابعین ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا (الاکمال فی اسماء الرجال) نو سو علماء و مشاہیر اہل علم سے حدیث حاصل کی بلغ مشائخه تسع مائة (جمع ۱۲)

وقال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر فاذا قال الشافعیؒ حدثنا مالک عن نافع عن ابن عمر کانت سلسلة الذهب کما قال شیخنا (م ۷) امام مالکؒ نے ایک ہزار

حدیث اپنے ہاتھ سے لکھی امام شافعیؒ فرماتے ہیں ماتحت السماء اصح من مؤطا تاہم محدثین کے نزدیک ان کا یہ ارشاد صحیحین کے وجود سے پہلے کا ہوگا کیونکہ صحیحین کا درجہ سب پر فائق ہے۔

(۳) ﴿ ربیعہؒ ﴾

ربیعہ لقب، ابوعثمان القرشی المدنی کنیت اور فرّوخ نام ہے حافظ فقیہ ثبت مجتهد بصیر الرای (مناوی ۱۲) مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک فقیہ تھے وقال مالک ذهبت حلاوة الفقه بموته (مناوی ۱۲)

(۴) ﴿ انس بن مالکؓ ﴾

ابن نضر خزرجی انصاری تھے حضور اقدس ﷺ کے خادم خاص تھے دس سال تک آنحضرت ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا آپ سے دو ہزار چھ سو چھتیس احادیث مروی ہیں آپ ﷺ نے حضرت انسؓ کے مال واولاد اور عمر میں برکت کی خصوصیت سے دعا فرمائی تھی ان کی زمین سال میں دو دفعہ فصل دیتی تھی۔ سو برس سے زائد عمر پائی، صحابہؓ میں سب سے آخر میں ۹۳ھ میں وفات پائی وهو آخر صحابی مات بالبصرة (مناوی ص ۱۲)

(۵) ﴿ حُمَیدؒ ﴾

حامد کی تصغیر ہے سوائے امام بخاریؒ کے بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے ۲۴۴ھ میں ان کا انتقال ہوا (مناوی ص ۱۶) امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں لفظ بصری، حرف با کے فتح کسرہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تاہم بالکسر قلیل بلکہ اقل ہے (جمع ص ۱۶)

(۶) ﴿ عبدالوہابؒ ﴾

دوسرے راوی ہیں ابومحمد ان کی کنیت ہے بصرہ کے اشراف میں سے ہیں، ثقہ اور جلیل ہیں۔ وفات سے تین برس قبل ضعف دماغ ہو گیا تھا ۱۰۸ھ ان کا سن پیدائش ہے اور ۱۹۴ھ میں وفات ہوئی۔ امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن راہویہؒ جیسے اساطین علم نے ان سے روایت کی ہے آپ

عرب کے مشہور قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں (مناوی ص ۱٦)

(۷) ﴿ حمید الطّویلؒ ﴾

یعنی ابوعبید الخزاعی البصری ہیں ان کو حمید الطّویل کہتے ہیں چونکہ ان کا ہمسایہ حمید القصیر تھا اس لئے دونوں میں امتیاز کے لئے ان کو حمید الطّویل کہا گیا انما قیل له الطویل لقصره و لطول یده او لکون جاره طویلاً (جمع ۱٦) طولِ ید میں طوالت کی بات بھی عجیب ہے جب وہ میت کے پاس آتے تو ان کا ایک ہاتھ میت کے سر پر ہوتا تو دوسرا ہاتھ پاؤں پر ہوتا تھا (مناوی ص ۱٦)

ان کے نام میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے شارحین حدیث نے ان کے کئی نام ذکر کیے ہیں جن میں تَیرُوَیْهِ ۔ دَاذُوَیْهِ ۔ طرخان ۔ مهران ۔ عبدالله ۔ عبدالرحمن ۔ مخلد وغیرہ مشہور ہیں (مناوی ص ۱٦)

علماء کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے' ثقہ ہیں' حجت ہیں' تابعین میں سے ہیں الشیخ عبدالرؤف مناویؒ فرماتے ہیں ومن ترکه فانما ترکه لدخوله فی عمل السلطان (مناوی ص ۱٦) وعابه زائدة لدخوله فی شئی من امر الامراء وهو من صغار التابعین (جمع ص ۱٦) ۱۴۲ھ یا ۱۴۳ھ نماز پڑھتے ہوئے ان کا انتقال ہوا مات وهو قائم یصلی (مناوی ص ۱٦)

(۸) ﴿ محمد بن بشار عبدیؒ ﴾

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں' کنیت ابوبکر ہے بندار سے معروف ہیں' بندار کا عربی میں معنیٰ سوق العلم ہوتا ہے مشہور و معروف محدّث بلکہ اصحابِ صحاح ستہ کے استاذ ہیں وهو من کبار الآخذین عن تبع التابعین (جمع ۱۸) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں هو شیخ الائمة الستة (مناوی ص ۱۸) امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کتبت عنه خمسین الف حدیث (مناوی ۱۸) مشاہیر ثقات میں ہیں علماء نے ان کے ثقہ ہونے پر اتفاق کیا ہے العبدی کی نسبت قبیلہ عبدقیس کی وجہ سے ہے رجب ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا

(۹) ﴿ محمد بن جعفرؒ ﴾

نام ہے ابوعبداللہ کنیت ہے البصری الهذلی ہیں غندر سے مشہور ہیں حضرت ابن جریجؒ کی مجلس درس

میں بہت سوال کرتے تھے ایک روز انہوں نے آپ سے فرمایا ماترید یا غندر پس اسی روز سے اسی نام سے مشہور ہو گئے (مناوی ۱۸)

بڑے عابد' زاہد' ثقہ متدین اور عبادت گزار تھے ان کے حالات میں لکھا ہے ایک دن افطار ہوتا تھا اور ایک دن روزے سے ہوتے تھے یفطر یوماً ویصوم یوماً (مناوی ۱۸) ائمہ ستہ نے صحاح میں آپ سے تخریج کی ہے ستر برس کی عمر میں ۱۹۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۰) ﴿ شعبہؒ ﴾

ابن حجاج' امام ثوریؒ نے انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث قرار دیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کان اماماً من ائمة الدین ورکناً من ارکان الدین وھو من کبار اتباع التابعین (جمع ۱۹) امام شافعیؒ فرماتے ہیں لولا شعبة ماعرف الحدیث بالعراق امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے لم یکن فی زمن شعبة مثله ۱۶۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱۱) ﴿ ابواسحٰقؒ ﴾

میرک شاہؒ فرماتے ہیں آپ کا نام عمرو بن عبدالله السبیعی الھمدانی الکوفی ہے مشہور تابعی ہیں کثیر الروایت ہیں حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بڑے زاہد' عابد صائم الدھر اور قائم اللیل تھے' بارہا جہاد میں شریک ہوئے۔

شیخ عابد غزا مرات کان صوّاماً قوّاماً (مناوی ص ۱۹) حضرت براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے سماع کیا اعمشؒ' شعبہؒ اور ثوریؒ نے آپ سے روایت کی ہے ۱۲۷ھ یا ۱۲۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۹)

(۱۲) ﴿ البراء بن عازبؓ ﴾

ابوعمارہ کنیت ہے الانصاری الاوسی ہیں مشاہیر صحابہ کرامؓ سے ہیں جنگ خندق میں موجود تھے ۷۲ھ میں مصعب بن زبیرؓ کے دور میں کوفہ میں انتقال ہوا (مناوی' جمع ۱۹)

(۱۳) ﴿ محمود بن غیلانؒ ﴾

امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں کنیت ابواحمد المروزی ہے بڑے اکابر اور تابعین نے ان سے حدیث اخذ کی ہے شیخینؒ اور ,,صاحبِ المصنف،، نے بھی ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ خرج له الشیخان والمصنف (مناوی ص ۱۴) رمضان المبارک ۲۳۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ص ۲۲)

(۱۴) ﴿ وکیعؒ ﴾

وکیع ابن الجراح نام، کنیت ابوسفیان الکوفی، ثقہ حافظ اور عابد تھے اکابرین طبقہ سابعہ میں سے ایک ہیں من کبار الطبقة السابعة ثقة حافظ عابد (جمع ۲۲) نیشاپور کے ایک قریہ کے رہنے والے ہیں امام الجرح والتعدیل تھے، وکیعؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے حدیث بھی پڑھی ہے اکثر ائمہ کے استاذ تھے ہمیشہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے وکان یفتی بقول ابی حنیفةؒ وکان قد سمع منه شیئاً کثیراً (جمع ۲۳) بغداد آئے تو وہاں حدیث بیان کرتے رہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں ما رایت اوعی للعلم منه ولا احفظ اور حماد بن زیدؒ نے کہا ہے لو شئت لقلت انه ارجح من سفیان (مناوی ۲۳) عاشورا کے روز ۱۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵) ﴿ سفیان ثوریؒ ﴾

نام سفیان بن سعید ثوری، کنیت ابوعبداللہ ہے ۹۶ھ یا ۹۷ھ یا ۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۰ھ میں انتقال ہوا، صاحب الاکمال نے لکھا ہے کہ سفیان الثوری امام المسلمین اور اللہ کی مخلوق پر حجۃ ہیں والیه المنتهیٰ فی علم الحدیث تمام لوگوں نے آپ کے دین، زہد، ورع اور ثقہ ہونے پر اجماع کیا ہے کان اماماً عالماً ثبتاً حجةً زاهداً ورعاً مجمعاً علیٰ صحةِ حدیثه وروایته (جمع ۲۳) اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے فرماتے ہیں" احد اقطاب المسلمین اور احد الائمة المجتهدین "خلق کثیر نے آپ سے سماع کیا عمرؒ، اوزاعیؒ، ابن جریجؒ، مالکؒ، شعبہؒ، ابن عیینہؒ، فضیل بن عیاضؒ اور بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ہمعصر تھے

آپ سے دس سال بعد وفات پائی، ابتداء میں امام ابوحنیفہؒ سے مخالفت تھی مگر جب ابوحنیفہؒ کے طریقِ علم، مسلک اور علمی وفقہی عظمت کا علم ہوا، تو آپ کے مداح بن گئے ان کا اجتہاد بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔

خود امام ترمذیؒ بھی آپ کی عظمت کے قائل ہیں بلکہ آپ کے اجتہاد کو ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے ساتھ ساتھ لاتے ہیں جگہ جگہ کہتے ہیں قال ثوری واھل کوفة۔

سفیان ثوریؒ مقبولین الٰہی اور مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے ملاعلی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی بات پر خلیفہ ابوجعفر ان پر ناراض ہوگیا اور وہ سفرِ مکہ میں تھا جب ناراضگی اور کدورت بڑھی تو اس نے حکم دیا بلکہ آدمی بھیجے کہ میرے مکۃ المکرّمہ پہنچنے سے پہلے پہلے دولکڑیاں کھڑی کردی جائیں تاکہ ان پر میرے سامنے امام ثوریؒ کو سولی پر لٹکایا جاسکے اس وقت سفیان بن عینیہ بھی مکہ مکرمہ میں موجود تھے بلکہ وہ سفیان (الثوری) کان مضطجعاً وراسه فی حجر فضیل بن عیاض ورجله فی حجر ابن عیینة (جمع ۲۳) لوگوں نے انہیں مشورہ دیا کہ خلیفہ نے آپ کو سولی پر لٹکانے کا فیصلہ کیا ہے یاابا عبدالله اختفِ ولا تشمت بنا اعداء نا فقام ودخل المسجد وتعلق باستار الکعبة وقال انا بریٔ منها ان دخل ابوجعفر مکة (جمع ص ۲۳)

خدا کی قدرت کہ ابوجعفر مکے میں داخل ہی نہ ہوسکا فمات ابوجعفر قبل ان یدخل مکة (جمع ۲۳) اور اس طرح امام ثوریؒ سے یہ مصیبت ٹل گئی۔

(۱۶) ﴿ محمد بن اسماعیلؒ ﴾

یہ معروف محدّث صاحبِ صحیح امام بخاریؒ ہیں نام محمد، کنیت ابوعبداللہ ہے آپ کو الجعفی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کے جدِ اعلیٰ مغیرہ (جو مجوسی تھے) یمان البخاری کے ہاتھ پر ایمان لائے یمان البخاری جعفی تھے۔ جعفی یمن میں ایک قبیلہ ہے جو جعفی بن سعد کے ساتھ منسوب ہے ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے ۲۵۶ھ میں قریہ خرتنگ میں وفات پائی۔ دس سال کی عمر میں مکتب میں بیٹھے اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر میں صاحب تصنیف ہوئے "قضایا الصحابة والتابعین" آپ کی پہلی تصنیف ہے پھر صحیح البخاری تصنیف

فرمائی جس نے کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب کا مقام پایا ادب المفرد، التاریخ الاوسط والصغیر ،جامع الکبیر ،مسند الکبیر وغیرہ کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں ۔

ما رایت تحت ادیم ھذہ السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسماعیل البخاریؒ ،امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں مااخرجت خراسان مثل محمد بن اسماعیل ۔روی الحاکم ابوعبداللہ فی تاریخ نیسابور باسنادہ عن احمد بن حمدون قال جاء مسلم بن الحجاج الی البخاری فقبّل بین عینیہ وقال دعنی اقبّل رجلیک یا استاذ الاستاذ ین ویا سید المحدثین و یاطبیب الحدیث فی عللہ (مقدمہ صحیح البخاری ۳) محدثین آپ کو امیر المومنین فی الحدیث اور ناصر الحدیث النبویۃ کے القاب سے یاد کرتے ہیں آپ نے صحیح البخاری تیس پاروں میں ترتیب دی چھ لاکھ احادیث صحیحہ سے سات ہزار دوسو پچھتر (۷۲۷۵) احادیث کا انتخاب فرمایا اگر مکررات کو حذف کردیا جائے تو باقی چار ہزار حدیثیں رہ جاتی ہیں ۔علماء نے لکھا ہے کہ نوّے ہزار علماء نے بخاری شریف کی سند بلا واسطہ آپ سے حاصل کی ہے۔ شیخ ابراھیم البیجوریؒ فرماتے ہیں البخاری جبل الحفظ وامام الدنیا عمی فی صباء فابصر بدعاء امہ (م۵ ا و مناوی ۲۴)

عبدالواحد بن آدم طراوسیؒ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ مع جماعتِ صحابہؓ کے کھڑے انتظار کرر ہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپؐ یہاں کیسے تشریف لائے ارشاد فرمایا انتظر محمد ابن اسماعیل البخاری بعد میں تحقیق سے ثابت ہوا کہ وہی وقت اور تاریخ امام بخاریؒ کے وصال کی تھی امام بخاریؒ کا ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ وہ دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے برابر لکھ سکتے تھے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کان یکتب بالیمین والیسار و روی عنہ انہ قال احفظ مائۃ الف حدیث صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح (جمع ص ۲۴)

(۱۷) ﴿ ابونعیمؒ ﴾

نام الفضل بن دکین اور کنیت ابونعیم ہے امام بخاریؒ کے اکابر شیوخ سے ہیں من کبار شیوخ

البخاری (جمع ۲۴) ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱۹ھ میں انتقال فرمایا ملاعلی قاریؒ نے لکھا ہے ذکر الرافعی فی کتاب التدوین انه رمی بالتشیّع قیل و کان مزاحاً ذادعابة مع فقهه و دینه و کان فی غاية الاتقان و الحفظ و هو حجة (جمع ص ۲۴)

(۱۸) ﴿المسعودیؒ﴾

ان کا پورا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عقبہ بن عبداللہ بن مسعود ہے المسعودی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابی کی طرف نسبت ہے ابن مسعر نے کہا ما اعلم احدا اعلم بعلم ابن مسعود منه (مناوی ص ۲۴) ۱۷۰ھ میں انتقال ہوا۔ موت سے قبل پریشان خیال ہو گئے تھے قال العصام صدوق اختلط قبل موته (جمع ۲۴) جن لوگوں نے آپ سے سماع اور روایت کی ہے وہ زمانہ پریشان خیالی سے قبل کا تھا اسلئے امام نسائیؒ فرماتے ہیں لاباس به و هو من کبار اتباع التابعین (جمع ص ۲۴)

(۱۹) ﴿عثمان بن مسلمؒ﴾

ملاعلی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں وعثمان هذا فیه لین اخرج حدیثه الترمذی و النسائی فی مسند علی له (جمع ص ۲۴) امام مناویؒ لکھتے ہیں قال النسائی عثمان هذا لیس بذاک (مناوی ص ۲۴)

(۲۰) ﴿نافع بن جبیر بن مطعمؒ﴾

یہ نام ہے القرشی البخاری ہیں جلیل القدر تابعی ہیں حضرت علیؓ سے سماع کیا ہے اور اپنے والد سے بھی، حضرت ابوھریرہؓ اور دیگر بہت سے صحابہ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں و هو تابعی جلیل سمع علیا و علة من الاصحاب و ابوه من کبار الصحابة (جمع ۲۴) امام زہریؒ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں ۹۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۲۴) ان کے والد جبیر بن مطعمؓ اکابر صحابہ میں سے تھے۔

(۲۱) ﴿علی بن ابی طالبؓ﴾

امیر المومنین اور خلیفہ راشد و رابع ہیں ان کے تذکرہ سے پہلے یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ راویان

حدیث میں علی نام کے نو(۹) راوی ہیں اسلئے بعض شارحینِ حدیث نے کہا کہ یہاں حضرت علیؓ کے نام کے ساتھ امیر المومنین کہنا چاہئے تھا تا کہ التباس نہ ہوتا تاہم علماء محققین اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اولاً تو طبقہ صحابہ کرامؓ میں حضرت علیؓ کے نام کا اور کوئی نہیں ہے دوسرے حضراتِ محدثین کی اصطلاح میں جب آخر سند میں مطلق علی لایا جائے گا تو اس سے امیر المومنین مراد ہوں گے جیسے جب مطلقاً عبداللہ بولا جائے تو مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہوتے ہیں اور جب روایت میں علی بن ابی طالب کی تصریح ہے تو پھر کیا اشتباہ رہا کہ ان توجیہات کی ضرورت پڑے۔ حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے صاحبِ اکمال لکھتے ہیں وھو اول من اسلم من الذکور فی اکثر الاقوال (الاکمال فی اسماء الرجال) بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے پندرہ برس (۱۵) بعض کے نزدیک سولہ برس (۱۶) اور بعض حضرات کے ہاں دس برس (۱۰) کی عمر میں اسلام قبول کیا خوش نصیب اتنے کہ حضور اقدس ﷺ کی گود مبارک میں پرورش پائی' سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ تبوک میں حضور اقدس ﷺ نے جب آپ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں ٹھہرایا تو ارشاد فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ آپ عالم علوم نبوت' فقیہ اور عالم حکمت الٰہی تھے علم لدنّی ملا تھا اور امام الاولیاء تھے۔ لاعطین الرایة هذا رجلاً یحبه الله ورسوله ویحب الله ورسوله چنانچہ یہ علم دوسرے روز حضرت علیؓ کو عطا فرمایا گیا عشرہ مبشرہ سے ہیں ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ میں عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی خارجی نے جامع کوفہ میں محراب کے اندر آپ پر خنجر سے وار کیا شدید زخمی ہوئے اور تین روز بعد ۲۱ رمضان المبارک کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(۲۲) ﴿سفیانؒ﴾

وکیع باپ کا نام' کنیت ابومحمد الرواسی الکوفی' اپنے باپ اور مطلب بن زیاد سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے ۲۴۷ھ میں انتقال ہوا کان من المکثرین فی الحدیث (المواهب ۱۶) قال الذهبی ضعیف وقال غیره صدوق (مناوی ۲۷) اگر ضعف کو تسلیم کر لیا جائے تو امام ترمذیؒ اس کو بطور متابع کے لائے ہیں جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳) ﴿احمد الضبیؒ﴾

نام ہے والد کا نام عبدۃ (کطلحۃ) ہے بصرہ سے نسبت ہے بنی ضبۃ قبیلہ سے تعلق ہے امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں ثقہ راوی ہیں حجۃ ہیں چونکہ اس نام کے دو راوی ہیں لہذا دونوں میں تمیز کرنے کے لئے ایک کے ساتھ الضبی البصری اور دوسرے کے ساتھ الایلی لکھتے ہیں ۲۴۵ھ میں انتقال ہوا کسی قدر ناصبیت کی طرف مائل تھے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں رمی بالنصب یعنی بکونہ من الخوارج (جمع ۲۸)

(۲۴) ﴿علی بن حجرؒ﴾

ابوالحسن کنیت ہے مامون ہیں حافظ اور ثقہ ہیں امام بخاریؒ مسلمؒ اور نسائیؒ نے ان سے تخریج کی ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں احد ائمۃ الحدیث سمع کثیر امن ائمۃ الحدیث (جمع ص۲۸) ۲۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

(۲۵) ﴿ابوجعفر محمد بن الحسینؒ﴾

مقبول راوی ہیں سوائے مصنف کے کسی اور نے ان سے تخریج نہیں کی ہے مقبول لکن لم یخرج لہ الا المصنف (مناری ۲۸) کسی عارضے میں مبتلا ہو گئے تھے مگر ان پر ضعیف کا حکم نہیں لگا ان کا تعلق ابن ابی حلیمہ کے خاندان سے ہے وھو ابن ابی حلیمۃ خلاصہ یہ کہ مذکورہ تینوں راویانِ حدیث احمد الضبیؒ، علی بن حجرؒ، اور ابوجعفرؒ، امام ترمذیؒ کے اساتذہ ہیں ان تینوں حضرات نے جو روایت بیان کی ہے والمعنیٰ واحد اس کا معنیٰ اور مفہوم یکساں ہے الامام المحدث شیخ عبدالرؤف المناویؒ والمعنیٰ واحد کی توضیح میں لکھتے ہیں۔ ای حدثوا بعبارات مختلفۃ حال کون المعنیٰ فی عباراتھم واحد اوبعبارات مختلفۃ حال کونھا بحسب المعنیٰ واحد (مناوی ۲۹)

(۲۶) ﴿عیسیٰ بن یونسؒ﴾

قالوا حدثنا عیسیٰ بن یونس اس روایت کو بھی حضرت علیؓ نے نقل کیا ہے مگر اس کی سند پہلی روایت کی

سند سے مختلف ہے مذکورہ تینوں راوی اپنے استاذ عیسیٰ بن یونسؒ سے روایت کرتے ہیں یہ السبیعی الباخرزی الرملی ہیں، بہت بڑے محدث امام اور متقی پرہیزگار آدمی تھے زندگی میں پینتالیس (۴۵) مرتبہ حج کیا اور اتنی ہی تعداد میں جہاد کیے۔ کان علما فی العلم والعمل کان یغز وسنةً ویحج سنة (جمع ۲۹) مالک بن انسؒ، اوزاعی وغیرہما سے آپ نے روایت کی ہے۔ ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة مامون اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۲۹) ۲۶۴ھ میں انتقال ہوا۔

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جب خلیفہ ہارون الرشید ان کے شہر آئے اور گورنر کے ذریعہ اس علاقہ کے تمام محدثین کو اپنے دربار میں بلایا تاکہ وہ ان کے بیٹوں کو حدیث کی تعلیم دیں دونوں بیٹے یعنی مامون اور امین ان سے حدیث پڑھیں خلیفہ کے دعوت نامہ پر تمام محدثین حاضر خدمت ہوئے مگر اس علاقہ میں دو حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے خلیفہ کے حکم کو درخورِ اعتناء نہیں سمجھا ایک حضرت عیسیٰ بن یونسؒ اور دوسرے عبداللہ بن ادریسؒ دونوں حضرات نے خلیفہ اور گورنر کے قاصد کو صاف صاف کہہ دیا کہ اگر خلیفہ کے بیٹوں کو حدیث سننے کا شوق اور طلبِ صادق ہے تو عام طلباء کے ساتھ جماعت میں آکر بیٹھیں اور حدیث سنیں، چونکہ ہارون الرشیدؒ خود بھی صاحب علم تھا لہذا وہ ناراض نہیں ہوا اور بیٹوں کو تاکید کی کہ وہ خود جاکر ان حضرات محدثین سے ان کی درسگاہ میں تحصیل علم کریں پھر بیٹوں کو دس دس ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھی دی کہ وہ اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش کریں جب دونوں بیٹوں نے حدیث پڑھی اور سبق سے فراغت کے بعد اشرفیوں کی تھیلی پیش کی تو حضرت عیسیٰ بن یونسؒ نے صاف کہہ دیا کہ تم نے حدیث سن لی ہے اب جاسکتے ہو اور یہ تھیلی خلیفہ کو واپس کردو کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے یہ کسی مستحق کو دیدیں۔

جب تھیلی خلیفہ کے پاس واپس پہنچی وہ سمجھا کہ شاید میں نے رقم کم دی ہو دوسرے روز بیس ہزار اشرفیاں بھیجیں مگر استاذ نے وہ تھیلی بھی واپس کردی اور فرمایا فقال ان ملا تم المسجد الی السقف ذهبا لم آخذ شیئاً علی الحدیث (جمع ۲۹) اگر تم مسجد کو چھت تک سونے سے بھی بھردو میں درس حدیث پر کچھ بھی نہیں لوں گا۔

(۲۷) ﴿عمر بن عبداللہؒ﴾

یہ عمر بن عبداللہ غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کثیر الارسال ہیں وقال احمد کثیر الارسال (جمع ۲۹) امام ترمذیؒ نے ان سے اخراج کیا بعض حضرات نے کہا ہے کہ انہوں نے ابن عباس کو پایا ہے حضرت انسؓ اور سعید بن المسیبؒ سے سماع کیا ہے ابن مسعودؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے امام نسائی اور ابن معین نے ضعیف بیان کیا ہے ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸) ﴿ابراہیم بن محمدؒ﴾

کنیت ابوالقاسم، حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے فرزند ہیں یہ حضرت فاطمہ کے بطن سے نہیں تھے حضرت علی کی جو اولاد فاطمہ کے بطن سے ہے وہ فاطمی کہلاتی ہے ان کے ماسوا اولاد کو علوی کہتے ہیں بلکہ ایک دوسری خاتون سے تھے جس کا تعلق قبیلہ بنی حنیف سے تھا بنی حنیف مسیلمہ کذاب کا قبیلہ تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی تھی معرکہ کی جنگ تھی مسیلمہ کذاب قتل ہوا فتح کے بعد غنائم تقسیم ہوئے خولہ نامی ایک لونڈی حضرت علیؓ کے حصہ میں آئی جو خولہ حنفیہ کہلاتی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی محمد بن حنفیہ اس کے بطن سے تھے یہ علوی ہیں اور علویوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں المشتھر بالعلم والشجاعة والعبادة وھو افضل اولاد علی بعد السبطین (جمع ۲۹) انہوں نے حضرت امام حسینؓ کے قاتلوں سے انتقام لیا جبکہ بعض شیعہ ان کو اپنا خدا مانتے تھے انھم یعتقدون فی محمد ھذا الالوھیة (جمع ۳۰)

اہل تشیع جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر ہیں کے لئے یہ امر لمحہ فکریہ ہے کہ حدیثِ زیر بحث کا راوی ابراہیم اسی لونڈی کا بیٹا ہے یہ مضبوط جسم والے ''پہلوان'' بہادر اور بڑے متقی و پرہیزگار تھے صدوق من الخامسة (مناوی ۲۹) کیونکہ اگر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت جائز نہیں تھی تو پھر ان کی عطا فرمودہ لونڈی خولہ شرعی لونڈی نہیں بنتی، اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو حضرت علیؓ کی خولہ سے پیدا ہونے والی اولاد بھی مشکوک ہو جاتی ہے مگر عجیب بات ہے کہ شیعہ محمد بن حنفیہ کو اپنا امام

اور بعض الہ تسلیم کرتے ہیں اُدھر حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔

(۲۹) ﴿امام اصمعیؒ﴾

یقول سمعت الاصمعی الخ امام اصمعی کا پورا نام اسماعیل بن کریب اصمعی ہے ۲۱۵ھ یا ۲۱۶ھ یا ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ یہ امام مسلمؒ کے بھی استاذ ہیں ایک طویل عرصہ تک عرب کے دیہاتوں میں لغت کی تحقیق کرتے رہے ہیں اسلئے احادیث کی تشریح وتوضیح میں ان سے معانی ومطالب نقل کیے جاتے ہیں یہ ہارون الرشید کے زمانے میں ہوئے ہیں اصل اصمع ہے جس کا معنیٰ ذکی القلب ہوتا ہے اصمعی میں یاءِ نسبت مبالغہ کے لئے لگادی ہے جیسے احمری کہا جاتا ہے اس میں یاءِ نسبت مبالغہ کے لئے بمعنیٰ سخت سرخ' اسی طرح اوحدی میں یاءِ نسبت مبالغہ کے لئے ہے بمعنیٰ یگانہ وتنہا ' اصمع ان کے کسی دادایا پردادا کا نام ہے اور اصمعی اس طرف خاندانی نسبت ہے منسوب الی جدّہ اصمع بصری روی الحدیث عن جماعة من الائمة (جمع ص ۲۹) وہ بظاہر شکل وصورت کے لحاظ سے خوبصورت نہ تھے بلکہ ان کی شکل اچھی نہ تھی' مگر علوم ومعارف کا خزانہ تھے علم حدیث' علم فقہ اور علم لغت پر مکمل دسترس تھے بلکہ امام تھے۔

وکان علمه علی لسانه (جمع ص ۳۵) هو الامام فی اللغة والاخبار (مناوی ص ۳۵) بڑے معتمد اور ثقہ تھے واتفقوا علی انه ثقة (جمع ص ۳۵) علمی عظمت کی وجہ سے سلاطین کے ہاں بھی ان کی خاص قدر ومنزلت تھی ہارون الرشید کے خصوصی احباب سے تھے وکان هارون الرشید استخلصه لمجلسه وکان یقدمه علی ابو یوسف القاضی (جمع ص ۳۵)

(۳۰) ﴿جُمیعُ بْنُ عمیر العجلی﴾

جُمَیع مصغّر ہے بعض نسخوں میں ان کے باپ کا نام عمرآیا ہے بعض میں عَمر و اور بعض میں عمیر آیا ہے تاہم صحیح عمر ہے یہ قابل اعتماد راوی ہیں ان کا تعلق قبیلہ بنو عجل کے ساتھ تھا بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ بھی اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

قاضی محمد عاقلؒ نے لکھا ہے چوں جُمیع مذکور رافضی بود از راہ تعصّب اسم عمر را تخفیف کردہ گاہے نام پدر خود مے گفت وگاہے عمرو مے گفت بنا بر آں در نسخہا اختلاف افتاد۔ ایک بدبخت رافضی نے تو یہاں تک کہہ دیا لا احب العُمَرَ لانه یُشبه عُمَرَ۔ اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ امام ترمذیؒ نے رافضی کی روایت کو کیوں نقل کیا علماء محدثین جواب میں کہتے ہیں کہ مبتدعین کی روایت بھی اس وقت قبول ہوتی ہے جب ان کی بدعت کفر وشرک کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ دوسرا یہ کہ وہ بدعت میں غلو نہ کریں اور دوسروں کو اس کی دعوت نہ دیں تیسرا یہ کہ وہ روایت میں جھوٹ نہ بولے والاصح انه ان كانت بدعته ليست بكفر وهو غير داع الى بدعته فيقبل ان كان متصفاً بالضبط والورع (جمع ص ۳۸)

جمیع تفضیلی روافض میں سے ہے جمیع کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ رافضی ہے اسماء رجال کی کتابوں میں آیا ہے کہ جو حضرت علیؓ کو باقی صحابہ کرامؓ پر فضیلت دے اور تعظیم سب کی کرے شیعہ ہے اور جو دیگر صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرے وہ رافضی ہے بہر حال روایت متابع کے طور پر ہوگی۔

(۳۱) ام المومنین حضرت خدیجہؓ

حضرت خدیجہ بنت خویلد حضور اقدس ﷺ کی سب سے پہلی رفیقہ حیات ہیں' بڑی پاکدامن' عفیفہ عابدہ' زاہدہ' قانتہ' صالحہ اور حد درجہ شفیق خاتون تھیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وكانت تدعى فى الجاهلية الطاهرة (جمع ۳۸) ان کا پہلا نکاح عتیق بن خالد مخزومی سے ہوا جن سے دو اولادیں ہوئیں عبداللہ اور ایک لڑکی۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ کے یہ شوہر فوت ہو گئے۔

پھر حضرت خدیجہؓ کا دوسرا نکاح ابو ہالہ سے ہوا ۔ وخالفه ابن حجر حيث قال وكانت تحت ابى هالة ثم تزوجها عتيق (جمع ۳۹) فولدت له ذكرين هالة وهندا (جمع ۳۸) ابو ہالہ سے ان کے دو بیٹے ہوئے ہند اور ہالہ اسی ہالہ کے نام پر وہ ابو ہالہ کنیت سے معروف ہوئے ابو ہالہ کا انتقال ہوا تو حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی ابو ہالہ کی وفات کے بعد حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا اس وقت آپ پچیس سال (۲۵) کے تھے ولها يومئذٍ اربعون سنة (جمع ۳۸) ان کا چھوٹا بیٹا ہند بھی اپنی ماں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی تربیت میں آیا اور آپؐ کا ربیب بن گیا اور خوش

نصیب تھا کہ اس نے نبوت کے دامن میں پرورش پائی۔

آپؐ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوا۔ وصارت خديجة ام اولاده الذكور والاناث سوىٰ ابراهيم (جمع ۳۹)

سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ آپؐ پر ایمان لائیں آپؓ کے مناقب اور فضائل بہت ہیں زمانہ جاہلیت میں آپ مالدار خاتون تھیں انہوں نے ساری دولت حضور اقدس ﷺ کے ایک اشارہ پر آپ کے قدموں میں نچھاور کر دی نبوت کے دسویں سال رمضان المبارک میں انتقال ہوا تو حضور اقدسؐ نے خود قبر میں اتر کر جنت المعلٰی میں دفن فرمایا۔

(۳۲) ﴿حضرت حسنؓ﴾

عن الحسن بن علیٍ ۔ هند بن ابی هاله نے یہ روایت حضرت حسن بن علیؓ سے لی جو حضور اقدسؐ کے نواسے اور خوردسالہ صحابی ہیں سبط المصطفیٰ وریحانته وسيد شباب اهل الجنة (مناوی ص ۹۴) ابو محمد کنیت تھی، ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضور اقدس ﷺ کی رحلت ہوئی تو آپؓ کی عمر سات سال تھی ان سے بائیس روایات منقول ہیں جو انہوں نے براہ راست حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھیں دونوں بھائیوں (حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ) کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حضرت علیؓ کے بڑے صاحبزادے تھے آپ ہی کے نام سے حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن تھی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے تین بیٹے حسن، حسین، محسن اور ایک بیٹی ام کلثوم ہوئیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ولما قتل ابوه بايعه على الموت اربعون الفاً ثم سلم الامر الى معاوية فى سنة احدى واربعين تحقيقاً لما اخبر به صلى الله عليه وسلم بقوله ان ابنى هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين مات فى سنة خمس واربعين وبقى نسله من حسن بن حسن وزيد بن حسن (جمع ص ۳۹) (جب حضرت حسنؓ کے والد گرامی شہید کر دیے گئے تو چالیس ہزار افراد نے آپ کے

ہاتھوں موت پر بیعت کی، پھر اکتالیس ہجری میں حضرت معاویہؓ خلیفہ منتخب کئے گئے، حضور اکرم ﷺ کی یہ پیشن گوئی سچی ثابت ہوگئی کہ میرا یہ بیٹا پیشوا بنے گا اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔ آپؓ پینتالیس ہجری میں انتقال فرما گئے اور آپؑ نسل حسن بن حسن اور زید بن حسن سے چلی۔

(۳۳) ﴿هند بن ابی هالةؓ﴾

قال سالت خالی هند بن ابی هالة حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں هند بن ابی هالة سے پوچھا یہ وہی ہند ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ربیب تھے' حضرت خدیجہؓ کا جب حضور اقدس ﷺ سے نکاح ہوا' تو یہ بھی اپنی ماں کے ساتھ آپؑ کی پرورش اور تربیت میں آئے گویا یہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے مادری بھائی ہیں اسلئے حضرت حسن انہیں خالی یعنی اپنے ماموں سے پکار رہے ہیں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ۔ اخا امه الاضافی وهی فاطمة الکبریٰ سیدة نساء العالمین بنت سید المرسلین (جمع ص ۳۹)

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں هو ربیب المصطفیٰ وهالة اسم لدارة القمر قتل مع علی یوم الجمل وقیل مات فی طاعون عمواس وبقی مدة لم یجد من یدفنه لکثرة الموتی حتی نادیٰ مناد وا ربیب المصطفیٰ فترک الناس موتاهم ورفعوه علی الاصابع حتی دفن (مناوی ص ۳۹)

(۳۴) ﴿ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰؒ﴾

۔ یہ امام ترمذیؒ کے استاذ ہیں بڑے ثقہ' متقی' صاحب ورع اور پرہیزگار امام تھے' اصحاب صحاح ان کے شاگرد ہیں اخرج حدیثه الائمة الستة فی صحاحهم (جمع ۵۴) ۲۵۲ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابن عیینة اور غندر سے روایت کرتے ہیں وخرج له الجماعة (المواهب ۲۸)

(۳۵) ﴿محمد بن جعفرؒ﴾

ابوعبداللہ کنیّت تھی لقب غندر تھا حافظ کبیر جلیل القدر تھے (مناوی ۵۴) ۱۹۲ھ یا ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ

میں انتقال ہوا اس سے قبل حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۳۶) ﴿شعبۃ رح﴾

ابن الحجاج ہیں جس کا تذکرہ حدیث نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰ میں گزر چکا ہے قال الشافعی لولا شعبة ماعرف الحديث بالعراق (المواهب ۱۳) بہت عبادت گزار تھے قال ابوبكر البكراوی مارائيت احداً اعبد الله من شعبة لقد عبدالله حتى جفّ جلده على عظمه واسود (تذكرة الحفاظ ص ۱۹۳ ج ۱) كان متزوجاً بام محمد بن جعفر ولذلک جالسه عشرين سنة (المواهب ۲۸)

(۳۷) ﴿سماک بن حرب رح﴾

یہ ابوالمغیرۃ الکوفی ہیں علماء تابعین میں سے ہیں اسی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا ہے ادرک ثمانين صحابياً (مناوی ۵۴) ثقہ ہیں امام ابن المبارکؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے قال ابن المبارک ضعيف الحديث (المواهب ۲۸) صحاح میں سے چار نے اور امام مسلم نے ان سے تخریج کی ہے وهو ثقة ثبت اخرج له مسلم والاربعة (مواهب ۲۸) ابن حرب کہہ کر سماک بن الولید سے احتراز کیا گیا ۱۲۳ھ میں وفات پائی (مناوی ۵۴)

(۳۸) ﴿جابر بن سمرۃ رض﴾

بیٹا بھی صحابی ہے اور باپ بھی، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ اور جماعتِ محدثین ان سے تخریج کرتے ہیں صحابيان خرج لابيه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وله الجماعة كلهم (المواهب ۲۸) حضرت جابرؓ کی کنیت ابوعبداللہ العامری ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھانجے ہیں کوفہ آئے ۷۳ھ یا ۷۴ھ یا ۷۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۳۹) ﴿ھنّاد بن سریؒ﴾

کوفہ کے رہنے والے حافظ الحدیث اور عابد زاہد اور ثقہ تھے وكان يقال له راهب الكوفة لتعبده (المواهب ۲۹) امام بخاریؒ نے کتاب الخلق میں ان سے روایت نقل کی ہے اور امام مسلمؒ نے بہت

سے روایات کی ان سے تخریج کی ہے خرج له مسلم والاربعة (المواهب ۲۹) ۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۰) ﴿عبثر بن قاسمؒ﴾

۔یہ بھی کوفی ہیں اور ثقہ راوی ہیں کوفی ثقة خرج له الجماعة (المواهب۲۹) روى عن حصين بن عبدالرحمن ومغيرة الضبى والعلاء بن المسيّب وعنه خلف بن هشام وقتيبة بن سعيد وهناد بن سری ۱۷۸ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۵۹ ج ۱)

(۴۱) ﴿اشعثؒ﴾

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں ان سے روایت نقل کی ہے مسلم نسائی اور ترمذی بھی ان سے تخریج کرتے ہیں ابوزرعه نے انہیں لین اور بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

يعنى ابن سوار وهذا من كلام المصنف اوهناد اوعبثر وكيفما كان فيه التفات على مذهب البعض ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على الاقتصار على الاصول او لئلا يتوهم ان ابن سوار لبيان النسب لا لبيان الكنية (مناوى ۵۶)

ولم يقل اشعث بن سوار محافظة على لفظ الشيخ من غير زيادة وهذا دابهم فى رعاية الامانة (جمع ۵۶)

(۴۲) ﴿حُمَيْد بن عبدالرحمن الرواسیؒ﴾

الرواسی اپنے جد کی طرف منسوب ہیں وهو منسوب لجده رواس وهو الحارث بن كلاب (المواهب ۳۰) حضرت ابواسحٰق وعطیہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان وابن المبارک نے تخریج کی ہے ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۵۷)

علامہ ذھبیؒ نے آپؒ کو الحافظ الامام المتقن کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔اثنى عليه احمد ووثقه ابن معين وقال ابوبكر بن شيبة قل من رائيت مثله (تذكرة الحفاظ ص ۲۸۸ ج ۱)

(۴۳) ﴿ زہیرؒ ﴾

یہ خدیج کے بیٹے ہیں زہیر اور خدیج دونوں تصغیر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اصحابِ صحاح ستہ نے ان سے تخریج کی ہے وھو ثقة حافظ (المواھب ۳۰)۱۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں زہیر دو ہیں ایک زہیر بن حرب بن شداد النسائی ہے جن سے امام مسلمؒ نے ہزار سے بھی زیادہ احادیث روایت کی ہیں اور دوسرے زھیر بن محمد التمیمی ہیں ضعف لعدم استقامةِ روایة اهل الشام عنه قال ابو حاتم حدث بالشام من حفظه فکثر غلطه وزهیر فی هذ الحدیث هو التمیمی لان الاول لم یدرک ابا اسحق عرفت ذلک من الرجوع الی تاریخ وفاة ابی اسحق (جمع ص ۵۷)

(۴۴) ﴿ ابوداؤد المصاحفیؒ ﴾

نام سلیمان بن سلم ہے ابوداؤد کنیت ہے مصاحفی 'مصاحف کی طرف نسبت ہے جس کا مفرد مصحف آتا ہے قرآن مجید کو مصحف کہتے ہیں جب کوئی نسبت جمع کی طرف کی جائے تو جمع کو مفرد کی طرف لوٹایا جاتا ہے وکان القیاس ان ینسب الی المفرد وهو مصحف (المواھب ۳۰) گویا مصحفی ہونا چاہئے شارحینِ حدیث کہتے ہیں کہ مصاحفی غیر قیاسی ہے یہ صحف سے ماخوذ ہے بمعنی لکھنے کے قرآن یا کتابیں لکھا کرتے ہوں گے اور یہی ذریعہ روزگار ہوگا اسلئے مصاحفی کہلائے۔ ابوداؤد المصاحفی ثقہ ہیں ۲۳۸ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے

(۴۵) ﴿ النضرؒ ﴾

ابوالحسن المازنی النحوی البصری نزیل مرو ثقة ثبت اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۵۸) وقد التزموا اللام فی النضر وحذفها فی نصر فرقاً بینهما (المناوی ۵۸) روی عن هشام بن عروة وحمید الطویل وعنه اسحٰق بن راهویة واسحٰق الکوسج .قال العباس بن مصعب کان اماماً فی العربیة والحدیث وهو اول من اظهر السنة بمرو وخراسان الف کتبا کثیرة وولیّ قضاء مرو

۲۰۳ھ کے آخری دن ان کا انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص۳۱۴ ج۱)

(۴۶) ﴿صالحؒ﴾

صالح بن ابی الاخضر، ہشام بن عبدالملک کے مولیٰ ہیں امام زھریؒ کے خادم تھے امام ترمذیؒ نے ان کو ضعیف کہا ہے ثبتہ البخاری (المناوی ۵۸) لیکن امام ذھبیؒ نے ان کو صالح الحدیث قرار دیا خرج له الاربعة (المواهب ۳۰)

(۴۷) ﴿ابن شہابؒ﴾

نام محمد بن مسلم بن شہاب ہے یہ حدیث کے معروف امام، زہری ہیں المنسوب الی زهرة بن کلاب (جمع ۵۸) فقیہ کبیر تھے الفقيه الحافظ تابعی صغير متفق علی جلالته واتقانه (المناوی ۵۸) اپنے وقت کے عظیم محدث، حافظ الحدیث اور جلیل القدر تابعی ہیں دس صحابہ سے روایت سنی ہے۔

امام ابواللیثؒ فرماتے ہیں مارایت اجمع ولا اکثرعلماًمنه محدثین کی ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے قیل لمکحول من اعلم من رایت؟قال ابن شهاب (المواهب ۳۰) اس کی مرویہ احادیث ۲۲۰۰ ہیں قال ابو داؤد حديثه الفان ومائتان النصف منها مسند (تذكرة الحفاظ ص ۱۰۹ ج ۱) آپؒ کا حافظہ بہت قوی تھا اس کے بھتیجے محمد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انه حفظ القرآن فی ثمانین ليلة (تذكرة الحفاظ ص ۱۱۰ ج ۱) ۱۲۴ھ یا ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۴۸) ﴿ابوسلمہؒ﴾

یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بیٹے ہیں کبیر تابعی ہیں قرشی، زہری اور مدنی ہیں احد الائمة واحد فقهاء المدينة السبعة تابعی امام جليل وفی موته اقوال (مناوی ص۵۸) ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ، بعض نے اسماعیل اور بعض نے ابراہیم بتایا ہے (مواہب ص۳۰) وقال مالک ابن عوف الزهری المدنی الحافظ اسمه کنيته (تذكرة الحفاظ ص۶۳ ج ۱) ۹۴ھ یا ۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ص۶۳)

(۴۹) ﴿ ابوھریرہؓ ﴾

حضرت ابوھریرہؓ مشہور صحابی ہیں ابوھریرہ کنیت ہے وسبب التکنیة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم رایٰ ھرة فی کمه فناداہ بها (الاتحافات ص ۴۵) ہجرت کے نویں سال ایمان لائے ان کے نام میں چالیس اقوال ہیں زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدشمس تھا فغیرہ النبی صلی الله علیه وسلم الی عبدالرحمن علی الاصح من اربعین قولاً۔ حضور اقدس ﷺ نے آپؓ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھ دیا، یہی صحیح قول ہے۔ باپ کا نام صخر الدوسی تھا امام شافعیؒ کا ارشاد ہے احفظ من روی الحدیث فی دھرہ (مواھب ص ۳۰)

شیخ عبدالروفؒ فرماتے ہیں کان زکیاً فقیها صاحب لیل وصوم (مناوی ص ۵۸) مدینہ منورہ کے والی مقرر ہوئے ان سے پانچ ہزار تین سو چوہتر ۵۳۷۴ روایات نقل ہیں۔

وھو اکثر الصحابة روایة باجماع العلماء (مناوی ص ۵۸) ۵۷ھ یا ۵۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت ابوھریرہؓ پر علامہ طالب ہاشمی اور مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کی تصنیفات جامع ہیں۔

(۵۰) ﴿ قتیبہؒ ﴾

کنیت ابو رجاء البلخی ہے ثقہ راوی ہیں۔ خراسان کے مشہور محدث اور حافظ تھے قال النسائی ثقة مامون آپؒ نے مالک لیث سے سماع کی وروی عنه الجماعة سوی ابن ماجة قال ابن سیار وکان ثبتا صاحب سنة کتب الحدیث عن ثلاث طبقات شعبان ۲۴۰ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ۴۴۶ ج ۲) مزید تفصیل راوی نمبر (۱) میں دیکھ لیں۔

(۵۱) ﴿ اللیث بن سعد ﴾

متقی پرہیزگار اور صاحب ورع بزرگ تھے سالانہ اسی ہزار سے نوے ہزار تک دینار آمدن تھی مگر زکواۃ کبھی واجب نہ ہوئی کہ رقم کے آتے ہی فقراء پر صرف کر دیا کرتے تھے۔ کان دخله فی کل سنة

ثمانین الف دینار وما وجبت علیه زکواۃ (مواهب ص ۳۱) خود مجتہد تھے مگر زیادہ تر رجحان ابوحنیفہؒ کے مسلک کی طرف تھا عظیم محدث بلکہ صاحب مسلک امام تھے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے بھی زیادہ فقیہ تھے انه کان افقه من مالک (جمع ص ۵۹) مگر لائق تلامذہ نہ ملے اسلئے ان کے مسلک کی حفاظت نہ ہوسکی۔ کان نظیر مالک فی العلم لکن ضیّع اصحابه منهبه (مواهب ص ۳۱) مصر میں مقیم ہوئے اور بروز جمعہ ۱۵ شعبان ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔ امام شافعیؒ امام لیثؒ کی علمی عظمت، شہرت اور روایات سے واقف تھے وہ بھی زندگی کے آخری لمحات تک مصر میں مقیم رہے اور وہاں وفات پائی۔

(۵۲) ﴿ابوزبیرؒ﴾

نام محمد بن مسلم المکی الاسدی ہے حافظ الحدیث اور ثقہ تھے حافظ ثقة عندجمع لکن قال ابو حاتم لا یحتج به واقره الذهبی (مناوی ص ۵۹) ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ میں وفات پائی وخرج له الجماعة.

(مواهب ص ۳۱)

(۵۳) ﴿جابر بن عبداللہؓ﴾

یہ صحابی بن صحابی ہیں انصاری ہیں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سترہ (۱۷) غزوات میں شریک ہوئے۔ غزا مع النبی صلی الله علیه وسلم سبع عشرة غزوة (مواهب ص ۳۱) وهو احدالمکثرین عن رسول الله صلی الله علیه وسلم (جمع ص ۶۰) حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر سے زندہ کرکے دریافت فرمایا ما ترید یا عبدالله؟ عرض کیا میں دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جاؤں وہاں پھر آپ کی رضا کے لئے دوبارہ شہید کردیا جاؤں ۔ والمعنی ارید زیادة رضاک وهی الشهادة بعد الشهادة (جمع ص ۵۹) اور یہ مقام ومرتبہ بہت اونچا، عظیم اور بلند ہے۔ بخلاف حال ابویزید کے جب ان سے کہا گیا۔ کیا چاہتے ہو عرض کیا میں کچھ نہیں چاہتا میرا کچھ ارادہ ہی نہیں ہے اس موقع پر بعض السادة من اهل السعادة نے کہا ہے

اريد وصاله ويريد هجرى　　فاترك ما اريد لما يريد

میں محبوب کی ملاقات اور وصال چاہتا ہوں جبکہ وہ میری جدائی‘ ہجر اور مفارقت چاہتا ہے پس میں اپنے ارادہ‘ اور چاہت سے ان کی چاہت کے مقابلہ میں دستبردار ہوتا ہوں گویا جو وہ چاہتا ہے میں بھی وہی چاہتا ہوں۔ شاعر نے محبّ کے عدم ارادہ کو ارادہ کہا یہ بہت پسندیدہ اور مستحسن عمل ہے حدیث قدسی میں ہے تريد واريد ولا يكون الا ما اريد ربّ فرماتے ہیں بندے! تم بھی چاہتے ہو اور میں بھی چاہتا ہوں مگر ہوگا وہی جو میں چاہتا ہوں۔ البتہ ملا علی قاریؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول کہ

ليس لى فى سواك حظ　　فكيف ماشئت فاختبر نى

فجراۃ یعنی یہ محض جذباتی فیصلہ اور بے جا جرات ہے بندہ کئی بار آزمایا گیا ہے‘ امتحان لیا گیا مگر نہ تو اس نے صبر کیا اور نہ شکر‘ فما ايسر الدعوىٰ وما اعسر المعنىٰ (جمع ص ٦٠)

(۵۴) ﴿یزید بن ھارونؒ﴾

ابو خالد کنیت ہے الواسطی نسبت ہے‘ نہایت متقی‘ احد الاعلام‘ حافظ الحدیث اور بڑے عابد و زاہد تھے متقن عابد اخرج حديثه الائمة الستة وهو احد الائمة المشهورين بالحديث والفقه سمع كثيرين من التابعين وتبعهم (جمع ص ٦۴) قال ابن المدينى مارائيت احفظ من يزيد بن هارون وقال احمد كان يزيد حافظا متقنا ٢٠٦ھ میں انتقال ہوا (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۱۸ ج ۱)

(۵۵) ﴿سعید الجریریؒ﴾

ابو ایاس کنیت تھی ‘الجریری اپنے دادا جُرَیر (مصغّر) کی طرف نسبت ہے وهو ثقة ت خرج له الجماعة (مواهب ص ۳۲) هو محدث اهل البصرة روى عنه الائمةالستة (جمع ص ٦۴) ۱۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۵٦) ﴿ابوالطفیلؒ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں‘ عامر بن واثلہ نام ہے ولد عام الهجرة اوعام احد (مواهب ص ۳۳) یہ مکۃ

المکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے جن صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی آپؓ ان میں سے ایک ہیں ان کا تعلق حضرت علیؓ کی جماعت سے تھا اسلئے علوی کہلاتے تھے۔

کان من شیعة علی ومحبّیه (مواھب ص ۳۳) ان کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض حضرات نے کہا ہے پہلی صدی ہجری کے آخر میں انتقال ہوا جبکہ اسماء الرجال کی کتب میں ۱۱۰ھ اور بعض روایات میں ۱۰۲ھ نقل ہوا ہے۔

(۵۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ﴾

الدارمی التمیمی ہیں بعض نے سمرقندی بتایا ہے لاالطائفی الثقفی کماوھم بعض الشراح (مواھب ص ۳۳) اور یہ بھی کہا گیا ہے سمرقند کے جید عالم تھے اپنے زمانہ کے امام تھے وھو حافظ کبیر ثقة ثبت (مواھب ص ۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ وقیل صاحب السنن (جمع ص ٦٦)

(۵۸) ﴿ابراہیم بن المنذر الحزامیؒ﴾

المنذر' انذار سے اسم فاعل ہے۔ الحزامی' خاندانی نسبت ہے ان کا کوئی جدامجد حزام ہوگا اسی نام سے قبیلہ بنو حزام کی تشکیل ہوئی اور حزامی اسی نسبت کا نام ہے۔

صدوق تکلم فیه احمد بن حنبل لاجل القرآن وروی عنه اصحاب الستة (جمع ٦٦) خرج له البخاری والترمذی وابن ماجة (مناوی ص ٦٦) ھو الامام المحدث الثقة ۲۳۶ھ محرم میں وفات پائی (تذکرہ ص ۴۷۱ ج ۲)

(۵۹) ﴿عبدالعزیز بن ثابت زھریؒ﴾

ان کے والد کا نام عمران بن عبدالعزیز ہے زہری' قبیلہ بنوزھرہ کی طرف نسبت ہے۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں وھو متروک الحدیث لکثرة غلطه فانه حدث من حفظه لاحتراق کتبه فکثر غلطه ولھذا قال الذھبی لایتابع فی الحدیث لکن خرج له المصنف (مواھب ص ۳۳)

(۶۰) ﴿اسماعیل بن ابراھیم الاسدیؒ﴾

ثقہ ہیں، ثبت ہیں، بخاری، نسائی اور ترمذی (شمائل میں) ان سے روایت کرتے ہیں ابن اخی موسیٰ بن عقبہ اسماعیل کے لئے صفت ثانی یا بدل یا اس کے لئے عطف بیان ہے ولیس صفة لابراهيم فانه اخو موسیٰ فكيف يوصف بانه ابن اخی موسیٰ (مواهب ص ۳۳) ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۱) ﴿موسیٰ بن عقبہؒ﴾

آل زبیر کے مولیٰ ہیں، مدینہ منورہ کے نامور علماء میں شمار ہوتے ہیں كان اماماً فی المغازی روی عنه السفيانان وخرج له الجماعة (المواهب ۳۴) مغازی میں ان کی تصنیف بھی ہے قال احمد بن حنبل عليكم بمغازی موسےٰ بن عقبة بلکہ علامہ ذھبیؒ نے تو واقدی کا یہ قول بھی کہ كان موسےٰ مفتيا فقيها نقل کیا ہے (تذکرۃ ۱۴۸ ج ۱) ۱۴۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۲) ﴿کریبؒ﴾

یہ مصغر ہے ابن ابو مسلم ہیں المدنی الہاشمی نسبت ہے خرج له الجماعة ثقة ثبت (مواهب ص ۳۴) ۹۸ھ میں مدنیہ منورہ میں انتقال ہوا۔

(۶۳) ﴿حضرت عبداللہ بن عباسؓ﴾

ابو الخلفاء کنیت ہے ولادت ہجرت سے تین سال قبل مکۃ المکرمہ میں ہوئی حضور اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں حضرت عباسؓ آپ ﷺ کے چچا تھے حضرت عبداللہؓ صغار صحابہؓ میں شامل ہیں۔ باپ بیٹا دونوں جلیل القدر صحابی ہیں آپ ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عبداللہؓ کی عمر دس (۱۰) سال تھی بعض نے ۱۳ سال بتائی ہے۔ احمدؒ نے ان سے بلاواسطہ اور بالواسطہ ۱۴۰۰ روایات نقل کی ہیں جبکہ بعض روایات ایسی بھی ہیں جو حضرت عبداللہؓ نے خود حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر نقل کی

ہیں۔ روی الفا وستمائة وستین حدیثا (۴۹) امت میں سب سے بڑے مفسر قرآن ہیں ترجمان القرآن لقب ہے اور حبر امت ہیں اور کیوں نہ ہوتے کہ حضور اقدس ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے ان کے لئے دعا فرمائی اللھم علمه الکتاب اللھم فقهه فی الدین (بخاری ج ۱ ص ۲۶ و ۵۳۱) شیخ عبدالرؤف ؒ لکھتے ہیں حبر الامة وترجمان القرآن وابن عم حبیب الرحمن وابی الخلفاء عبد اللہ (مناوی ص ۶۷) آپ ؓ علم وفضل، جود وسخا میں معروف تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی خالہ حضرت میمونہ ؓ امہات المومنین میں شامل تھیں اسلئے آپ ؓ ہر وقت حضور اقدس ﷺ کے پاس رہتے تھے آپ ؐ کے طور طریقوں سنتوں اور اعمال کو قریب سے دیکھنے اور سیکھنے کا موقع ملا کچھ عرصہ کوفہ کے گورنر بھی رہے یہ حضرت علی ؓ کا دور خلافت تھا مگر یہ منصب راس نہ آیا بالآخر چھوڑ دیا اس کے بعد طائف میں مقیم ہوگئے قبر مبارک بھی طائف میں ہے آپ کے نام سے طائف میں ایک قدیم مسجد بھی ہے آپ کی قبر مبارک اس مسجد کی دیوار کے ساتھ ہے ۶۸ھ یا ۶۸ھ میں انتقال ہوا۔ ابن الحنفیۃ نے فرمایا مات ربانی ھذہ الامة وھو احد الستة المکثرین الروایة ومناقبه اکثر من ان تذکرو ھو احد العبادلة الاربع (مناوی ص ۶۷)

(۶۴) ﴿حاتم بن اسماعیل ؒ﴾

حاتم قائم کے وزن پر ہے ابن اسماعیل سے مراد الحارثی ہیں اخرج حدیثه اصحاب السنن الستة (مواھب ص ۳۴) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۵) ﴿جعد بن عبدالرحمٰن ؒ﴾

جعد، سعد کے وزن پر ہے ایک نسخہ میں جعید (بالتصغیر) نقل ہوا ہے جعد سے امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے روایت کی ہے ثقة خرج له الشیخان و ابوداؤد والنسائی (مناوی ص ۶۸)

(۶۶) ﴿سائب بن یزید ؓ﴾

صحابی رسول ؐ ہیں۔ ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے ۸۰ھ میں انتقال ہوا خورد سال صحابہ ؓ سے

ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں قال الذھبی وروایتہ فی الکتب کلھا (مواھب ص ۳۴) مات بالمدینۃ سنۃ احدی وتسعین ۹۱ وقیل سنۃ ست وثمانین ۸۶ (مناوی ص ۶۷)

(۶۷) ﴿سعید بن یعقوب الطالقانیؒ﴾

طالقان' ایران کے علاقہ قزوین کا ایک شہر ہے سعید بن یعقوبؒ اسی شہر کے رہنے والے تھے ثقہ ہیں ابوداؤد' ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے قال ابن حبان ربما اخطا (مناوی ص ۷۲) ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۸) ﴿ایوب بن جابرؒ﴾

علاقائی نسبت الیمانی ہے بعد میں کوفہ چلے آئے تو الکوفی کہلائے ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے ان سے تخریج کی ہے یہ سماکؒ، بلالؒ بن المنذر اور خلف سے روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بن سعید اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابوزرعہ ضعیف (مواھب ص ۳۶)

(۶۹) ﴿سماک بن حربؒ﴾

تابعی جلیل (جمع ص ۷۲) ابوالمغیرہ کنیت ہے الذھلی نسبت ہے اُسّی (۸۰) صحابہ کرامؓ کو پایا وھو ثقۃ لکن ساء حفظہ ولذالک قال ابن المبارک' ضعیف الحدیث وکان شعبۃ یضعفہ (مواھب ص ۳۶) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا

(۷۰) ﴿ابومصعب المدنیؒ﴾

نام مطرف بن عبداللہ الھذالی ہے بعض نے احمد بن ابی بکر الزھری بتایا ہے المدنی' مدینۃ الرسول کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں المدینی آیا ہے جو مدائن کی طرف نسبت ہے جو بغداد کا ایک شہر ہے مگر ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں وفی الصحاح النسبۃ لطیبۃ مدنی ولمدینۃ المنصور یعنی بغداد مدینی فالمدینی ھنا لا یصح لانہ من طیبۃ (جمع ص ۷۲) بعض نے مدینی اور مدنی کا یہ فرق کیا ہے کہ المدینی من اقام بطیبۃ والمدنی من اقام بھا ثم فارقھا ابومصعب کنیت ہے۔ ابن معین نے

انہیں ثقہ کہا ہے من کبائر الفقهاء (مناوی ص ۷۳) ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے شمائل ترمذی میں ان سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے ولیس لہ فی ھذا الکتاب سویٰ ھذا الحدیث (۷۳) ۲۲۰ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی

(۷۱) ﴿یوسف بن الماجشونؒ﴾

نام یوسف بن یعقوب بن ابی سلمة بن الماجشون ہے رخساروں میں سرخی کی وجہ سے ماجشون کہلائے وہ عظیم المرتبت امام تھے امام مالکؒ کے پیروکار تھے ماجشون لفظِ فارسی ماہ گون سے معرب ہے جس کا معنیٰ چاند کے مانند کے ہیں۔

بعض نے مے گون سے معرب لیا ہے یعنی شراب کی مانند سرخ اور خوبصورت ہے وانما قیل لہ الماجشون لحمرة خدیه وھذه لغة اھل المدینة (جمع ص ۷۳) آپؒ اپنے والد زہری مقبری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمدؒ روایت کرتے ہیں جبکہ شیخین، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے ان سے تخریج کی ہے۔ ثقہ ہیں ۲۸۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۲) ﴿عن ابیه﴾

مراد یعقوب بن ابی سلمة بن الماجشون ہے ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے یہ حضرات صحابہ کرامؓ سے بطریق ارسال روایت نقل کرتے ہیں روی عن الصحابة مرسلاً (مواھب ص ۳۶) اور اعرج سے بھی روایت نقل کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے دو بیٹے خود اپنے والد سے نقل کرتے ہیں امام مسلمؒ نے ان سے تخریج کی ہے ۱۲۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۳) ﴿عاصم بن عمر بن قتادهؒ﴾

المدنی الاوسی الانصاری الظفری ہیں ذہبی کا قول ہے کہ ثقہ ہیں و کان کثیر الحدیث علامة بالمغازی خرج لہ الجماعة (مناوی ص ۷۳) اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ص ۷۳) ۱۲۰ھ میں فوت ہوئے۔

(۷۴) ﴿حضرت رمیثہؓ﴾

حذیفہ کے وزن پر ہے یہ عمرو بن هشام کی بیٹی ہے والـدـة القعقاع صحابية صغيرة خرج لها النسائی والمصنف (مناوی ص ۷۳) لهاحد يثان احد هما هذا وثانيهما فی صلاة الضحیٰ روته عن عائشة (مواهب ص ۳۷)

(۷۵) ﴿ابو عاصم﴾

ان کا نام ضحاک ہے النبیل لقب ہے ابو عاصم کنیت ہے البصری نسبت ہے امام بخاری کے شیوخ سے ہیں۔ الحـافـظ شيـخ البخاری لقب بالنبيل لان الفيل قدم البصرة فذهب الناس ينظرونه فقال ابن جـريج مالک لا تذهب قال لا آخذ عنک عوضاً فقال انت نبيل اولكبر انفه اولقبه به المهدی ثقة من التاسعة (مناوی ص ٧٦)

اکابر محدثین میں سے ہیں صاحب مناقب وفضائل ہیں صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں ان کی روایات موجود ہیں ۲۱۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۶) ﴿عزرة بن ثابت بن ابی زید الانصاریؒ﴾

البصری ہیں اصحاب صحاح ستہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں خـرج لـه الستة (مناوی ٧٦)قال ابن معين وابو داؤدوالنسائی ثقة (تهذيب التهذيب ص ۱۷۳ ج۷) ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۷۷) ﴿علباء ابن احمر الیشکریؒ﴾

البصری ہیں عکرمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن واقد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ وهو ثقة صدوق خرج له المصنف ومسلم والنسائی وابن ماجة (مواهب ۳۸)

ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے عـن احـمـدبـن حنبل لاباس بـه لا اعلمـه الا خيراً (تهذيب التهذيب ص ۲۴۲ ج۷)

(۷۸) ﴿عمر ابن اخطب الانصاریؓ﴾

ابوزید کنیت ہے الانصاری' البدری الحضرمی ہیں جلیل القدر صحابی ہیں امام مسلم اور حضرات اربعہ نے ان سے تخریج کی ہے صحابی جلیل من الاربعة اللذین جمعوا القرآن فی زمنه صلی الله علیه وسلم (جمع ص ۷۶)

(۷۹) ﴿ابو عمار الحسینؒ﴾

حریث الخزاعی باپ کا نام ہے قبیلہ بنوخزاعہ سے تعلق ہے سفیان بن عیینہؒ، فضیل بن عیاضؒ اور وکیعؒ وغیرہ ان سے تخریج کرتے ہیں ثقہ ہیں امام مسلم اور امام بخاری نے بھی ان سے روایات اخذ کی ہیں ۔شیخ ابراہیم البیجوریؒ لکھتے ہیں کہ امام ابن خزیمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو خواب میں سبز رنگ میں ملبوس حضور اقدس ﷺ کے منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا آپ قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کررہے تھے ام یحسبون انّا لا نسمع سرهم ونجواهم کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ اور مخفی سرگرمیوں کو نہیں جانتے ادھر آپؐ کی قبر مبارک سے حقاً حقاً کی آوازیں آرہی تھیں (مواہب ۳۹) اس خواب سے ابو عمار الحسینؒ کی فضیلت ظاہر ہے تاہم شرعاً خواب کس چیز کی قطعی دلیل نہیں ہوتا ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۰) ﴿علی بن حسین بن واقدؒ﴾

راوی صدوق ہیں مگر ان پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ابوحاتمؒ نے انہیں ضعیف کہا ہے امام نسائی فرماتے ہیں لاباس به امام عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن راھویہؒ نے روایت کی ہے امام بخاریؒ نے کتاب الادب میں اور ائمہ اربعہؒ نے اپنی اپنی سنن میں ان سے تخریج کی ہے ۲۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۱) ﴿حدثنی ابیؒ﴾

مراد حسین بن واقدؒ ہیں جو عکرمہؒ اور ثابت البنانیؒ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابوشقیقؒ اور

دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے امام مسلمؒ ان سے تخریج کرتے ہیں ابن معینؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے ولم یر تضه احمد وقال له منا کیر (مناوی ۸۷) ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔

(۸۲) ﴿عبداللہ بن بریدةؒ﴾

ثقات تابعین سے ہیں من ثقات التابعین (مناوی ۸۷) محدثین کی ایک جماعت ان سے تخریج کرتی ہے وثقه ابوحاتم وغیرہ وخرج له الجماعة (مواهب ۳۹) اخرج حدیثه الائمة الستة فی سننهم (جمع ۸۷) قال ابن حبان ولد عبدالله سنة ۱۱۵ ھ وهو واخوه سلیمان توامان (تهذیب التهذیب ص ۱۳۸ ج ۵)

(۸۳) ﴿حضرت بریدہؓ﴾

حضرت بریدہؓ حضور اقدس ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں وهو صحابی اسلم قبل بدر ولم یشهدها (مواهب ۳۹) سکن المدینة ثم البصرة ثم مرو وتوفی بها (جمع ۸۷) شهد خیبر وفتح مکة واستعمله النبی صلی الله علیه وسلم علی صدقات قومه روی عنه ابنان عبدالله وسلیمان وعبدالله بن اوس الخزاعی (تهذیب التهذیب ص ۳۷۸ ج ۱) ۶۲ھ یا ۶۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۸۴) ﴿بشر بن الوضاحؒ﴾

بشرؒ، صِدق کے وزن پر ہے ابوالهیثم کنیت ہے البصری نسبت ہے صدوق تھے، ابن حبانؒ نے انہیں ثقہ کہا ہے خرج له فی الشمائل روی عن ابی عقیل وغیرہ اور ان سے بندار وغیرہ نے روایت لی ہے (مواہب ۴۳) علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا وروی عنه البخاری فی التاریخ. قال عبدالعزیز بن معاویة کان من خیار الناس مات سنة ۲۲۱ھ (تهذیب ص ۴۰۵ ج ۱)

(۸۵) ﴿ابو عقیلؒ﴾

الدَّوْرقی نسبت ہے دورق (بفتحة الدال وسکون الواو) فارس میں ایک شہر کا نام ہے ان کا نام بشیر تھا عقبه والد کا نام ہے ثقة خرج له الشیخان والمصنف، ابو التوکل اور معبدی سے روایت کرتے

ہیں ان سے بہر نے روایت کی ہے (مواهب ۴۳) تاہم مواہب کے حاشیہ میں مصحح نے لکھا ہے معروف بہز (زا کے ساتھ) ہے بہر نہیں ہے۔ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدة القشیری ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۸۵)

(۸٦) ﴿ابونضرةؒ﴾

اجلہ تابعین سے ہیں نام منذر بن مالک ہے قبیلہ عوف کی طرف نسبت کی وجہ سے عوفی کہلاتے ہیں بعض نے کہا عوفہ کوفہ میں ایک محلّہ ہے اسی کی طرف منسوب ہیں خرج له الجماعة (مواهب ۴۳) روی عنه الستة (جمع ۸۵) ۱۰۸ھ یا ۱۰۹ھ میں وفات پائی (مناوی ۸۵)

(۸۷) ﴿حضرت ابوسعید الخدریؓ﴾

نام سعد بن مالک بن سنان ہے انصاری ہیں بنی خدرة کی طرف نسبت کی وجہ سے الخدری کہلاتے ہیں اخرج حدیثه ارباب الصحاح الستة (جمع ۸٦)

حضور اقدس ﷺ کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی تھی کہ دین اسلام کے راستہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کروں گا۔ بایع المصطفیٰ علی ان لا تاخذه فی الله لومة لائم (مناوی ۸٦) ولابیه صحبة وشهد مابعد احد (جمع ۸٦) ومات سنة اربع وستین وخرج له الجماعة (مناوی ۸٦) ویروی ان ابا سعید کان من اهل الصفة صحیحین میں (۴۳) احادیث آپ سے منقول ہیں اور صرف امام بخاریؒ نے (١٦) اور امام مسلمؒ نے (۵۲) احادیث روایت کی ہیں (تذکرة الحفاظ ص ۴۴ ج ۱)

(۸۸) ﴿ابوالاشعث احمد بن مقدامؒ﴾

ان کا تعلق قبیلہ بنی عجل کے ساتھ ہے اس لئے العجلی کہلاتے ہیں البصری نسبت ہے ابوالاشعث کنیت ہے وفی روایة ابوالشعثاء (مناوی ۸٦) صدوق ہیں امام بخاریؒ اور امام نسائیؒ ان سے روایت کرتے ہیں قال ابن خزیمة کان کیسًا صاحب حدیث (تہذیب ص ۷۱ ج ۱)۔ ۲۵۳ھ

میں انتقال ہوا۔

(۸۹) ﴿حمّاد بن زیدؒ﴾

ابواسمٰعیل کنیت ہے بہت متقی اور ثقہ امام تھے صحاح نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حدیثه فی الصحاح (جمع ۸٦) ابن معینؒ کا قول ہے لیس احد اتقن منه وقال ابن یحیٰ مارایت احدا احفظ منه (جمع ۸۷)

قال ابن مهدی مارایت بالبصرة افقه منه ولا اعلم بالسنة منه (مناوی ۸٦) ۹۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں انتقال ہوا۔ (تھذیب ص ۱۰ ج ۳)

(۹۰) ﴿عاصم الاحولؒ﴾

احول، ناقص العین کو کہتے ہیں یہ لفظ تعارف کیلئے ہے تحقیر کے لئے نہیں عاصم کے والد ابوعبدالرحمٰن سلیمان البصری ہیں ثقہ راوی ہیں ابن قطان کے سوا کسی نے بھی ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے اور ان کی بات کرنے کی وجہ بھی یہ ہے کہ عاصم حکمران جماعت میں شریک ہو گئے تھے کہ مدائن کے قاضی بن گئے تھے لم یتکلم فیه الاابن القطان (جمع ۸۷)

صحاح میں ائمہ ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقة خرج له الستة (مواهب ۴۳) وقال سفیان حافظ البصرة اربعة فذکره منهم (مناوی ۸۷) قال احمد شیخ ثقة من حفاظ الحدیث (تهذیب ص ۳۹ ج ۵) ۱۴۱ھ یا ۱۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۱) ﴿عبداللہ بن سرجسؓ﴾

صحابی رسول ہیں بعض نے مزنی اور بعض نے المخزومی نسبت بتائی ہے بصرہ میں سکونت پذیر تھے اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۸۷) روی عن النبی ﷺ وابی هریرةؓ وعنه عاصم الاحول وقتادة وغیرهم (تهذیب ص ۲۰۴ ج ۵)

(۹۲) ﴿اسماعیل بن ابراهیم﴾

ثقہ راوی ہیں۔

(۹۳) ﴿عبدالرحمٰن﴾

باپ کا نام ابوالزناد اور اصل نام عبداللہ بن ذکوان ہے المدنی ہیں قریش کے مولیٰ ہیں صدوق ہیں وثقہ مالک (مواهب ۴۵) امام بخاریؒ نے تعلیق میں، صحاح اربعہ اور مسلم نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے صدوق اخرج حديثه البخارى فى التعليق ومسلم والاربعة فى صحاحهم تغيّر حفظه لما قدم بغداد (جمع ۹۱) جب بغداد تشریف لائے تو علمی مقام ملا احد العلماء الكبار كان يفتى ببغداد (مواهب ۴۵) اور حافظہ کمزور ہوگیا تھا ۱۷۴ھ میں بغداد میں انتقال ہوا۔

(۹۴) ﴿هشام بن عروہؒ﴾

ان سے خلق کثیر نے روایت کی ہے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے .كان حجة اماما وهو احد الاعلام (مواهب ۴۵) قال ابو حاتم ثقة امام فى الحديث (تهذيب ۴۵ ج ۱۱) قال هشام مسح ابن عمر برأسي ودعالي قال ابن سعد كان هشام ثقة ثبتا كثير الحديث حجة (تذكرة الحفاظ ص ۱۴۴ ج ۱) ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۹۵) ﴿عن ابيهؒ﴾

یعنی عروۃ بن زبیر بن العوام، جلیل القدر تابعی عالم فقیہ، عابد، ثقہ اور صائم الدھر تھے كان رجلاً صالحاً لم يدخل فى شئى من الفتن (تهذيب ص ۱۶۴ ج ۷) ولد فى آخر خلافة عمرؓ مات سنة اربع وتسعين (تذكرة الحفاظ ص ٦٣ ج ۱) وهو احد فقهاء المدينة السبعة المذكورين فى قوله

الا كل من لم يقتدى بائمة	فقسمته ضيزىٰ عن الحق خارجه
فخذهم عبيدالله عروة قاسم	سعيد ابوبكر سليمان خارجه

عروہ کا سن وفات ۹۳ھ یا ۹۴ یا ۹۵ھ بتایا جاتا ہے كان ثقة فقيهاً عالماً ثبتاً ماموناً يصوم الدهر (مناوى ۹۱)

حضرت عروہؒ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بڑی بہن حضرت اسماءؓ کے فرزند تھے ام المومنین سے اکثر روایات بیان کرنے والے عروۃ ہی ہیں۔

(٩٦) ﴿ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ﴾

سیدہ عائشہ صدیقہؓ، صدیقہ بنت الصدیق ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضور اقدس ﷺ کی سب سے کم عمر زوجۃ ہیں بڑی فقیھۃ، فصیحۃ، العارفۃ، بلیغۃ، عالمۃ، محدثۃ تھیں ایام العرب میں انہیں مہارت حاصل تھی روایت حدیث میں المکثرۃ تھیں۔ المبراۃ فی القرآن المبشرۃ بالجنۃ (اتحافات ٦٥) ان کو نو (٩) سال تک حضور اقدس ﷺ کی زوجیت ورفاقت اور صحبت کا شرف حاصل رہا، امہات المومنین میں صرف سیدہ عائشہؓ ہی کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ ان کا نکاح دوشیزگی کی حالت میں ہوا باقی تمام ازواج مطہرات بیوہ یا مطلقہ تھیں آپ سے ٢٢١٠ احادیث مروی ہیں صرف بخاری میں آپ سے ٢٤٢ احادیث مروی ہیں۔ وکناھا رسول اللہ ﷺ بام عبداللہ وھو ابن اختھا اسماء (اتحافات ٦٥)

سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ حضراتِ صحابہ کرامؓ کے بہت سے مسائل حل ہوتے تھے جب اکابر صحابہؓ بھی کسی مسئلہ میں پریشان ہوجاتے تھے تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس آکر مسئلہ دریافت کرلیا کرتے تھے دین کا ایک بہت بڑا حصہ سیدہ عائشہؓ کے ذریعہ سے پھیلا۔ کان فقھاء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجعون الیھا (تذکرۃ الحفاظ ص٢٧ ج١) وقال عروۃ مارائیت احداً من الناس اعلم بالقرآن ولا بفریضۃ ولا بحلال وحرام ولا بشعر ولا بحدیث العرب ولا انسب من عائشۃ رضی اللہ عنھا (تذکرۃ الحفاظ ص٢٨ ج١)

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ ٥٦، ٥٧، یا ٥٨ ہجری میں انتقال ہوا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتحال ہوا تو سیدہ عائشہؓ کی عمر اٹھارہ (١٨) برس تھی ان تشرفت بصحبتہ تسع سنین وقیل ثمانی سنین وخمسۃ اشھر رضی اللہ عنھا (اتحافات ٦٥)

(٩٧) ﴿احمد بن منیعؒ﴾

ابوجعفر کنیت اور البغوی نسبت ہے حافظ ہیں ثقة ہیں اور صاحبِ مسند ہیں اصحاب ستة نے ان سے تخریج کی ہے ثقة حافظ روی عنه اصحاب الصحاح (جمع ٩٣) اورمحدثین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے خرج له الستة وروی عنه الجماعة (مواهب ٤٦) ذکر انه اقام یختم القرآن اربعین سنة فی کل ثلاثٍ ومات سنة اربع واربعین ومائتین (مناوی ٩٣)

(٩٨) ﴿ابوقطنؒ﴾

نام عمرو بن الهیثم ہے البصری نسبت ہے صدوق ثقة اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ٩٣) روی عن شعبة ومالک وابوحنیفة وعنه احمد ویحییٰ بن معین قال ابن المدینی ثقة من الطبقة الرابعة. ابن حبان نے آپؒ کو ثقات میں ذکر کیا ہے ١٩٨ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ص ١٠١ ج ٨)

(٩٩) ﴿وہب بن جریرؒ﴾

الازدی البصری ہیں ابن معین اور العجلی نے کہا ہے کہ ثقہ ہیں نسائی فرماتے ہیں لاباس به تکلم فیه عفان یہ ہشام بن حسان اور ابن عوف سے روایت کرتے ہیں اور امام احمدؒ ان سے روایت کرتے ہیں اصحابِ ستة نے ان سے تخریج کی ہے رجب ٢٠٦ھ میں سفرِ حج سے واپس آ رہے تھے تو دمشق میں شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن ہوئے قتل علی مرحلة من دمشق راجعاً من الحج فحمل ودفن بالبصرة (مناوی ٩٣)

(١٠٠) ﴿حدثنی ابی﴾

جن کا نام جریر اور کنیت ابوالنصر ہے احد الائمة الکبار الثقات بعض نے انہیں صغار تابعین میں شمار کیا ہے آخر عمر میں اختلاط ہو جاتا تھا تب اولاد نے انہیں روایت کرنے سے منع کر دیا فلم یسمع منه احد بعد الاختلاط (مناوی ٩٤) امام بخاریؒ فرماتے ہیں ربما یهم قال غیره فی حدیثه عن قتادة ضعف خرج له الستة مات سنة سبعین ومائتین (مناوی ٩٤)

(١٠١) ﴿حضرت قتادہؒ﴾

جلیل القدر تابعی ہیں والد کا نام دِعامہ ہے ابوالخطاب کنیت ہے البصری ہیں ثقہ ہیں ٦٠ھ میں مادر زاد نابینا پیدا ہوئے۔ قد اتفقوا علی انه احفظ اصحاب الحسن البصری (جمع ٩٤) ابن المدینی سے روایت ہے کہ حضرت قتادہؒ کے دروازہ پر کسی سائل نے آواز دی اور لوٹ گیا اسی دوران حضرت قتادہؒ کے گھر سے ایک پیالہ چوری ہو گیا اس واقعہ کے دس سال بعد حضرت قتادہؒ کو حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اسی سفر میں ایک اعرابی نے ان کے قافلہ یا قیامگاہ کے قریب سوال کیا حضرت قتادہؒ نے اس کی آواز سنی تو اولِ وھلہ میں فرمایا صاحب القدح هذا یعنی دس سال قبل پیالے چرانے والے صاحب یہی سائل ہیں اسے پکڑا گیا اور پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا وقد اخرج حدیثه الائمة کلهم (جمع ٩٤) وقال الکشاف لم یکن فی هذه الامة اکمه ممسوح غیره اجمعوا علی علمه وزهده (مناوی ٩٤) ١١٧ھ میں انتقال ہوا۔

یہاں پر اپنے شیخ و مربی' امیر المؤمنین فی الحدیث محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مبارک الفاظ میں تصنیف کی خیر و برکت کے لئے ان کا تذکرہ نقل کیا جارہا ہے حضرت شیخ الحدیثؒ کا تو اپنا انداز تھا اور ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔

حضرت قتادہؒ تابعین سے ہیں مادر زاد نابینا تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑے حافظہ سے نوازا تھا ایک روز کسی نے حضرت قتادہؒ کے سامنے حضرت جابرؓ کا صحیفہ پڑھا تو قتادہ نے ان سے کہا کہ مجھ سے سورہ بقرہ بھی سن لو اور جابر کا صحیفہ بھی یعنی جس طرح سورہ بقرہ یاد ہے اسی طرح میں نے حضرت جابرؓ کا صحیفہ بھی یاد کر لیا ہے قتادہؒ حضرت حسن بصریؒ کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں ایک روز حضرت سعید بن المسیبؒ کی درسگاہ میں جا شریک ہوئے چونکہ سوالات زیادہ کیا کرتے تھے اسلئے تیسرے روز حضرت سعید بن المسیبؒ نے دریافت فرمایا اے نابینا! آپ سوالات تو زیادہ کرتے ہیں سبق بھی کچھ سمجھ لیتے ہو یا نہیں۔ حضرت قتادہؒ نے عرض کیا کہ تین دن کے سارے اسباق و احادیث آپ مجھ سے سن لیجئے سب یاد ہیں جب سنانا شروع کیا تو فرماتے ہیں فلاں حدیث آپ نے یوں بیان فرمائی اور یوں

استنباط کیا حسن بصریؒ نے یوں بیان فرمائی اور یوں استنباط کیا۔ میں یہ کہتا ہوں اور یوں استنباط کرتا ہوں ہر حدیث میں تینوں آراء کا اظہار کرتے رہے۔

سعید بن المسیب نے جب یہ منظر دیکھا تو فرمایا ما رأیت مثلک قط اور پھر فرمایا أخرج عنی یا اعمیٰ فقد أرذقت علمی۔ (حقائق السنن ۱۴۸)

(۱۰۲) محمد بن یحییٰ بن ابی عمرؒ

صدوق ہیں اصل میں عدنی ہیں ضعیف السند (جمع ۹۴) کان امام زمانه (مناوی ۹۴) ابوحاتم کہتے ہیں کان فیه غفلة (جمع ۹۴) امام مسلم نے اپنی صحیح میں ان سے اکثر روایتیں لی ہیں واخرج الترمذی والنسائی وابن ماجة حدیثه (جمع ۹۴) شمائل میں جہاں کہیں بھی ابن ابی عمر کا نام آتا ہے مراد محمد بن یحییٰ ہوتے ہیں۔ ۲۵۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۰۳) سفیان بن عیینةؒ

ابومحمد بن ابی عمران کنیت ہے الھلالی الکوفی ہیں اعور تھے احد الاعلام الکبار (مناوی ۹۴) ثقة ثبت عالم زاہد عابد تھے۔ کوفی سکن مکة قال الشافعی لولا مالک وسفیان لذهب علم الحجاز وسمع من سبعین من التابعین (مناوی ۹۴) روی سفیان الثوری عن القطان عن ابن عیینة وهذا الطریق من روایة الاکابر عن الاصاغر بواسطة خرج له الجماعة (مناوی ۹۴) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا

(۱۰۴) ابن ابی نجیحؒ

نام عبداللہ ہے روی حدیثه الترمذی وغیره ولم یترجم له احد (جمع ۹۴) آپ طاؤس اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ ابن علیہ اور عطاء نے روایت کی ہے وثقه احمد (مناوی ۹۴) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۰۵) مجاہدؒ

والد کا نام جبر یا جبیر تھا مخزومی ہیں علم اور فقہ کے امام ہیں احد الاثبات الاعلام اجمعوا علی امانته

وقلبر آی ھاروت وماروت ' حالتِ سجدہ میں مکۃ الکرمہ ۱۰۳ھ میں انتقال ہوا خرج لہ الستۃ (مناوی ۹۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جلیل القدر شاگرد اور تلمیذ رشید تھے یہ بھی مشہور ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے تیس مرتبہ قرآن شریف کی تفسیر پڑھی تھی ۔روی عن علی وسعد بن وقاص والعباد لۃ الاربعۃ وغیرہ اور اس سے ایوب سختیانی ' عطاء اور عکرمۃ روایت کرتے ہیں ۔قال ابن معین وابوزرعۃ ثقۃ (تھذیب ص ۳۹ ج ۱۰)

(۱۰٦) ﴿امِّ ھانئ ؓ﴾

نام فاختہ یا عاتکہ یا ھند تھا ابو طالب کی بیٹی ہیں حضرت علیؓ کی بڑی ہمشیرہ ہیں اور قدیم الاسلام ہیں فتح مکہ کے وقت ایمان لائیں حضور اقدس ﷺ اکثر ان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے اور یہ سعادت بھی امِ ھانئ کو حاصل ہے کہ آپؐ ان کے گھر میں استراحت فرماتے تھے کہ معراج ہوگئی ۔امِ ھانئ مہاجرہ نہیں ہیں ہجرت کے بعد بھی مکہ میں مقیم رہیں حضور اقدس ﷺ کا ان سے نکاح کرنے کا ارادہ بھی ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا کہ آپؐ ان خالہ زاد ماموں زاد اور چچا زاد عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

وخطبھا صلی اللہ علیہ وسلم فاعتذرت فاعذرھا(مواھب ٤٧) ان سے ٤٦ احادیث منقول ہیں رواياتھا عن رسول اللہ ﷺ ستۃ واربعون حدیثاً (جمع ۹۴) وھی التی قال المصطفیٰ یوم الفتح قد اجرنا من اجرت یا ام ھانئی روی عنھا ابنھا جعدۃ وعروۃ وطائفۃ ماتت فی خلافۃ معاویۃ (مناوی ص ۹۵)

(۱۰٧) ﴿سوید بن نصرؒ﴾

نصر نون کے فتح کے ساتھ' قال العسقلانی فی المقدمۃ ھذہ الکلمۃ اذانکرت کانت بالصاد المھملۃ واذا عرفت کانت بالضاد المعجمۃ وھو ثقۃ اخرج حدیثہ الترمذی والنسائی (جمع ۹۵) روی عن ابن المبارک وابن عیینۃ خرج لہ المصنف والنسائی مات سنۃ اربعین ومائتین .

(مناوی ۹۵)

(۱۰۸) ﴿عبداللہ بن مبارکؒ﴾

بہت بڑے محدث فقیہ اور امام ہیں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے ایک غزوہ سے واپسی پر ۱۸۱ھ میں انتقال ہوا ۔ بہت بڑے عابد زاہد جواد حافظ الحدیث اور ثقہ امام تھے ۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید اور امام بخاریؒ کے استاذ ہیں ۔ شیخ ابراہیم البیجوریؒ فرماتے ہیں وھو احد الائمة الاعلام اخذ عن اربعة الاف شيخ جمع علما عظيما من فقه وادب وتصوف و نحو وزهد ولغة وشعر ثقة ثبت خرج له الستة (مواهب ۴۷) احقر مؤلف نے ایک اردو رسالہ بھی لکھا ہے ,, امام عبداللہ بن مبارکؒ کے حیرت انگیز واقعات ،، کے نام سے شائقین اسے دیکھ لیں سوانح پڑھ کر دل کی دنیا بدل جاتی ہے ۔

(۱۰۹) ﴿معمرؒ﴾

باپ کا نام راشد ہے البصری ہیں نزیل یمن ہیں اخرج حديثه الائمة غیر تابعی ہونے کے باوجود آپ سے چار تابعین بھی روایت کرتے ہیں وهو احد الاعلام الثقات خرج له الستة (مناوی ۹۵) قال عبدالرزاق كتبت عن معمر عشرة الاف حديث وعن ابن جريج قال عليكم بمعمر فانه لم يبق فی زمانه اعلم منه (تذكرة الحفاظ ص ۱۹۰ ج ۱) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا ۔

(۱۱۰) ﴿ثابتؒ﴾

البنانی سے معروف ہیں نسبة الى القبيلة ابومحمد کنیت ہے البصری ہیں ثقة بلا مدافعة جليل القدر عابد العصر قال احمدؒ ثابت اثبت من قتادة وقال الذهبی ثابت كان اسمه ' صحب انس بن مالك اربعين سنة (مناوی ۹۵) ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا ۔

(۱۱۱) ﴿یونس بن یزیدؒ﴾

ای ابن ابی النجارد (مواهب ۴۸) الايلی ہیں اخرج حديثه الائمة (جمع ۹۶) عن ابن المبارك انی اذا نظرت فی حديث معمر ويونس يعجبنی كانهما خرجامن مشكوة واحد (تهذيب ص ۳۹۵ ج ۱۱) وثقه النسائی وضعفه ابن سعد وتناقض احمد فيه مات سنة اربع اوتسع

وخمسين اوستين ومائة(مناوى ٩٦)

(١١٢) ﴿عبید اللہؒ﴾

والد کا نام عبد اللہ ہے ان کے والد بھی اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے جلیل القدر تابعین سے تھے کان عبدالله من اعيان الراسخين (مواهب ٤٥) اوران کا دادا عتبہ بھی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بھائی تھا تابعی كبير وجده عتبه اخو عبدالله بن مسعود (جمع ٩٦) خود عبید اللہ بھی عظیم فقیہ تھے وهو فقيه ثبت احد الفقهاء' ومن تلامذته عمر بن عبدالعزيز خرج له الستة (مواهب ٤٥) مات سنة ثمان اوتسع وتسعين خرج له الستة (مناوى ٩٦)

(١١٣) ﴿عبد الرحمٰن بن مہدیؒ﴾

١٣٥ھ میں پیدا ہوئے ثقة ثبت عدل حافظ عارف بالرجال (جمع ٩٨) احد اعلام الحفاظ الثقات اهل المناقب العليّة ، خرج له الستة ، مات بالبصرة سنة ثمان وتسعين ومائة (مناوى ٩٨)

(١١٤) ﴿ابراھیم بن نافع المکیؒ﴾

مخزومی ہیں' ثقة حافظ روى عنه الائمة الستة قال ابن مهدى .كان اوثق شيخ بمكة. ابن حبانؒ نے اس کا تذکرہ ثقات میں کیا ہے (تهذيب ص ١٥٢ ج ١)

(١١٥) ﴿اسحٰق بن موسیٰؒ﴾

الانصاری ہیں' ابن عیینہ' اشجعی' ابن وہب اور العنبری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن بکیر' مسلم' مصنف اور نسائی روایت کرتے ہیں صدوق ہیں۔

صدوق ثقة متقن من العاشره(مناوى ١٠٠) قال الخطيب ورد بغداد وحدث بها وكان ثقة ابن حبانؒ نے بھی آپؒ کو ثقات میں شمار کیا۔ قال البغوى مات ٢٤٤ھ بحمص (تهذيب ص ٢٢٠ ج ١)

(۱۱۶) ﴿معن بن عیسیٰؒ﴾

ثقة ثبت اخرج حديثه الستة الا ابن ماجة (جمع ۱۰۰) احد ائمة الحديث كان يتوسّد عَتَبَةَ الامام مالکؒ فلا يتلفظ بشيءٍ الّا كتبه قال ابن المديني اخرج الينا معن اربعين الف مسئلة سمعهامن مالک، روی عن مالک وابن ابی ذئب ومعاوية بن صالح (مواهب ۴۹) قال ابو حاتم اثبت اصحاب مالک واتقنهم وكان ثقة كثير الحديث ثبتا مامونا. رضى الشافعي بروايته مات بالمدينة فی شوال سنة ثمان وتسعين ومائة (تهذيب ص ۲۲٦ ج ۱۰)

(۱۱۷) ﴿یوسف بن عیسیٰؒ﴾

کنّیت ابویعقوب ہے وهو ثقة فاضل من العاشرة اخرج له الشيخان وابوداؤد والمصنف والنسائی (مناوی ۱۰۱) روی عن الفضل بن موسیٰ ووكيع وابن عيينة وعنه البخاری ومسلم والترمذی والنسائی ذكره ابن حبان فی الثقات (تهذيب ص ۳٦۹ ج ۱۰) ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۱۸) ﴿ربیع بن صبیحؒ﴾

السعدی البصری ہیں صدوق سئی الحفظ اخرج حديثه البخاری فی تاريخه والترمذی وابن ماجة (جمع ۱۰۱) القطان انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں لا باس به ابن معینؒ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے شعبہؒ نے کہا کہ وہ تو سادات المسلمین سے تھے وقال عفان احاديثه مقلوبة روىٰ عن الحسن وعطاء وعنه ابن مهدی اخرج له البخاری فی تاريخه .والمصنف وابن ماجة مات سنة ستين وقيل سبعين ومائة وهو اول من صنف الكتب بالبصرة (مناوی ۱۰۱) وقال الجزری الربيع بن صبيح كان عابداً لكنه ضعيف فی الحديث وقال ابن حبان كان عابداً ولم يكن الحديث من صناعته فوقع فی حديثه المناكير قيل ومن مناكيره فی هذا الحديث كان ثوبه ثوب زيات لكن قال القاری والمناوی له شواهد وذكر شواهده بعدة طرق (عربی حاشیہ خصائل) قال ابوزرعة شيخ صالح صدوق وقال ابن عدی له احاديث صالحة مستقيمة ولم ارله حديثا منكراً جدا و ارجو

انه لا بأس به ولا بروايته (تهذيب ص ۲۱۴ ج ۳)

(۱۱۹) ﴿یزید بن ابانؒ﴾

ابان سحاب کے وزن پر ہے اکثر محدثین اور نحاۃ نے غیر منصرف قرار دیا ہے جبکہ بعض اسے منصرف قرار دیتے ہیں اور اس میں اس حد تک مبالغہ کر گئے کہ بقول ان کے من لم يصرف ابان فهو اتان (مناوی ۱۰۱) الرقاشی نسبت ہے وهی نسبة لبنتِ قيس بن ثعلبة نسب اليها او لاولادها (مناوی ۱۰۱) حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عابد وزاہد تھے لكنه كماقال النسائی متروک والدار قطنی واحمد منكر الحديث فالحديث معلول بل عدّه الجزری فی تصحيح المصابيح وغيره من المناكير ومن ثم جزم الحافظ العراقی بضعفه (مناوی ۱۰۲) قال ابن عدی له احاديث صالحة عن انس وغيره وارجو انّه لا بأس به لروايات الثقات عنه ذكره البخاری فی الاوسط فی فصل من مات فی عشر ومائة الی عشرين ومائة (تهذيب ص ۲۷۱ ج ۱۱)

(۱۲۰) ﴿ابوالاحوصؒ﴾

نام میں اختلاف ہے بعض نے عون بن مالک اور بعض نے سلام بن سلیم (بالتخفيف فی الاول وبالتصغير فی الثانی) بتایا ہے ثقة متقنٌ (جمع ۱۰۳) ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں وثقه الزهری وابن معين وقال الحاكم ليس بالمتين من السابعة مات هو ومالک وحماد سنة تسع وسبعين ومائة (مناوی ۱۰۳) تذکرۃ الحفاظ میں آپؒ کا ذکر ان الفاظ سے کیا گیا الحنفی مولاهم الكوفی الحافظ احد الثقات شاتمین صحابہؓ کے بہت مخالف تھے۔ قال العجلی صاحب سنة واتباع (تذكرة الحفاظ ص ۲۵۰ ج ۱)

(۱۲۱) ﴿اشعثؒ﴾

باپ کا نام ابوالشعثاء ہے اپنے والد اور الاسود سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے شعبہؒ نے روایت کی ہے ثقةخرج له الستة (مواهب ۵۰) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۲) ﴿عن ابیه﴾

نام سلیم بن اسود بن حنظلۃ ہے المحاربی الکوفی ہیں روی عن عمر وابن مسعود وابی ذر ولازم علیا وھو ثقة ثبت مات سنة اثنین وثمانین وغلط من قال ادرک النبی صلی الله علیه وسلم خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۳) قال ابو حاتم لا یسأل عن مثله قال العجلی والنسائی ثقة (تھذیب ص ۱۴۵ ج ۴) اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ والباقی فی صحاحھم (جمع ۱۰۳)

(۱۲۳) ﴿مسروق بن الاجدعؒ﴾

جید محدث اور فقیہ ہیں ثقة امام ھمام قدوۃ عابد زاھد من الاعلام الکبار کان اعلم بالفتیا من شریح اخرج الائمة حدیثه (مناوی ۱۰۴) بچپن میں شرپسندوں کے ہاتھوں اغواء ہوئے جس کی وجہ سے ان کا نام مسروق پڑ گیا سرق فی صغرہ ثم وجد فسمی به (جمع ۱۰۳) جلیل القدر تابعین میں سے ہیں امّ المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے رشتہ دار اور شاگرد ہیں۔ قال ابو اسحٰق حجّ مسروق فما نام الا ساجداً اس کی بیوی سے منقول ہے کہ اتنی طویل نماز پڑھتے کہ قدموں میں ورم آ جاتا قد صلی خلف ابی بکر الصدیقؓ ۶۳ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الحفاظ ص ۴۹ ج ۱)

(۱۲۴) ﴿یحیٰ بن سعیدؒ﴾

۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے ورع، زہد، عبادت، تقویٰ اور حفظ میں اپنے زمانے کے امام تھے کان امام زمانه حفظاً وورعاً وزھداً وھوا لذی رسم لاھل العراق رسم الحدیث (مواھب ۱۵۱) حمید اور اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے علم و عمل میں سب سے ممتاز اور سردار تھے کان راساً فی العلم والعمل قال احمد مارایت مثله وقال بندار امام زمانه حفظاً وورعاً وزھداً کان یقف بین یدیه احمد وابن معین وابن المدینی یسئلونه عن الحدیث ھیبةً له واجلالاً (مناوی ۱۰۶) ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کرتے پر لکھا ہوا ہے . بسمِ اللّٰہِ الرحمنِ الرحیم براءۃ لیحیٰ بن سعید (مناوی ۱۰۶) شیخ ابراھیم البیجوریؒ لکھتے ہیں واقام اربعین سنة یختم

القرآن فی کل یوم ولیلة ولم یفته الزوال فی المسجد اربعین سنة وبشر قبل موته بعشر سنین بامان من اللّٰہ یوم القیامة (مواھب ۵۱) ۱۹۸ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۵) ﴿ھشام بن حسّانؒ﴾

ثقة تھے کان من اکابر الثقات امام عظیم الشان قال الذھبی واخطا شعبة فی تضعیفه وحسان صیغة مبالغة من الحسن فیصرف لان نونه حینئذٍ اصلیة فان کان من الحس فلا یصرف للعلمیة وزیادة الالف والنون حینئذٍ ونظیرہ ماقیل لبعضھم ا تصرف عفان قال نعم ان ھجوته ای لانه حینئذٍ من العفونة لا ان مدحته ای لانه من العفة (مواھب ۵۱) فی التذکرہ ھو الامام ابوعبداللّٰہ الازدی الفردوسی روی عن الحسن ومحمد وعکرمة وغیرھم وعنه السفیانان والحماد ان وابوعاصم وغیرھم قال ابن عینة کان اعلم الناس بحدیث الحسن . وکان یدیم الصوم سوی یوم الجمعة من اجل امه فلما ماتت سرد الصوم مات فی اول صفر سنة ثمان واربعین ومائة (تذکرة الحفاظ ص ۱۶۳ ج ۱)

(۱۲۶) ﴿حسن بصریؒ﴾

جلیل القدر تابعی ہیں صاحب فضیلت ہیں وھو امام جلیل القدر وھو افضل التابعین اومن افضلھم (جمع ۱۰۶) ائمہ ستہ نے اور ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے اخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۱۰۶) خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۶) سلوک وتصوف کے بھی امام تھے۔

شیخ عبدالرؤفؒ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ ماجدہ امّ المومنین حضرت امّ سلمہؓ کی خادمہ تھیں بچپن میں حسن بصریؒ رونے لگے تو حضرت امّ المومنین نے انہیں اپنا تھن دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی حتی صار عالما زاھداً فقیھاً فصیحاً تضرب الامثال بنسکه وھو کثیر الارسال والتدلیس (مناوی ۱۰۶) فضیل بن عیاض فرماتے ہیں ادرک الحسن من اصحاب رسول اللہ ﷺ مائة وثلاثین (جمع ۱۰۶) علامہ ذھبیؒ فرماتے ہیں حافظ علامة من بحور العلم فقیه النفس کبیر الشان عدیم النظر الخ مات سنة عشر ومائة (تذکرة الحفاظ ص ۷۲ ج ۱)

(۱۲۷) ﴿عبداللہ بن مغفلؓ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں صحابی مشہور من اصحاب الشجرة (مواهب ۵۲) فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ الشجرة کے نیچے تشریف فرما تھے اور بیعتِ رضوان لے رہے تھے قال کنت ارفع اغصانها عن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم (مناوی ۱۰۷) فتح مکہ کے روز سب سے پہلے داخل مکہ ہوئے اور بلند آواز سے تکبیر کہی بصرہ میں ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۲۸) ﴿حسن بن عرفةؒ﴾

صلوق ثبت من العاشرة خرج له المصنف والنسائی وابن ماجة (مناوی وجمع ۱۰۷) آپؒ عمار بن یونس ابن مبارک وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے قال یحییٰ بن معین ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (تہذیب ص۲۵۴ ج۲)

(۱۲۹) ﴿عبدالسلام بن حربؒ﴾

ابوعبدالرحمٰن کنیّت ہے ثقہ ہیں حافظ ہیں حجة ہیں ابن معین اور ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے من کبار مشیخة الکوفة وثقاتهم ومسند یهم ولد فی حیاة انس بن مالک. خرج له الجماعة (مناوی ۱۰۷) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۰) ﴿یزید بن ابی خالدؒ﴾

ملاعلی قاریؒ اور شیخ مناویؒ نے لکھا ہے کہ یہ نسخہ کی غلطی ہے صحیح بات یہ ہے کہ لفظِ ابن زائد ہے اسلئے کہ ابوخالد تو یزید کی کنیت ہے ابوخالد ان کا باپ نہیں بلکہ باپ خالد ہے۔ نسبت رملی ہے ثقة عابد ورع یحفظ اربع وعشرین الف حدیث (مناوی ۱۰۷) امام لیث' ابن علیہ' وکیع اور خلف سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ابوداؤد' الفریابی' ابن قتیبہ روایت کرتے ہیں۔

امام سجزیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے زمانے میں ان سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا نہیں

دیکھا ہم جب کبھی بھی ان کی محفل میں حاضر ہوتے تو انہیں حدیث بیان کرتے ہوئے پاتے‘ حدیثوں میں کبھی وعدے ہوتے کبھی وعیدیں‘ جب ہم حاضر ہوتے دلوں کی دنیا بدلتی اور رونا نصیب ہوتا۔ ۲۳۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۱) ﴿ابوالعلاء الاودیؒ﴾

نام داؤد بن عمرو الدمشقی ہے منسوب الی اودبن صعب (جمع ۱۰۷) ابوالسلام اور مکحول سے روایت کرتے ہیں ان سے ھیثم اور اھل واسط نے روایت کی ہے ابوزرعۃ نے کہا کہ لاباس بہ دوسرے حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے خرج لہ ابو داؤد وابن ماجۃ والمصنف (مناوی ۱۰۷) قال العجلی وابن معین ھو ثقۃ (تھذیب)

(۱۳۲) ﴿حمید بن عبدالرحمٰنؒ﴾

دادا کا نام عوف اور ماں کا نام ام کلثوم ہے اپنے باپ اور عمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے ان کے بیٹے‘ زھری اور قتادہ نے روایت کی ہے خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۰۷) ۱۷۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۳) ﴿ابوداؤدؒ الطیالسی﴾

سلیمان نام ہے دادے کا نام الجارود ہے البصری ہیں ثقۃ حافظ فارسی الاصل (مواھب ۵۳) روی عنہ البخاری فی التاریخ والترمذی فی الشمائل (جمع ۱۰۸) روی عن ابان بن یزید العطار وجریر بن حازم وغیرھما وعنہ احمد بن حنبل وعلیٰ المدینی عن وکیع قال ابوداؤد جبل العلم وقال العجلی بصری ثقۃ وکان کثیر الحدیث قال یونس بن حبیب قدم علینا ابوداؤد واملٰی علینا من حفظہ مائۃ الف حدیث اخطاء فی سبعین موضعاً فلما رجع الیٰ البصرۃ کتب الینا بانّی اخطأت فی سبعین موضعاً فاصلحوھا (تھذیب ج۴ ص ۱۶۰) ۲۰۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۴) ﴿ھمامؒ﴾

ان کے والد کا نام یحیٰ ہے جبکہ ھمام بن منبہ دوسری شخصیت ہیں العوذی البصری ہیں۔ علماء بصرہ

میں ممتاز علمی مقام تھا أحد علماء البصرة وثقاتها قال أبو حاتم ثقة فی حفظه شئی وقال أبوزرعة لابأس به وربما وهم (مناوی ۱۰۸) أخرج حدیثه الائمة الستة (جمع ۱۰۸) قال احمد هو ثبت فی کل مشائخه حسن عطاء نافع وغیرهم سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ابن مہدیؒ حبان شیبان بن فروخ وغیرہم روایت نقل کرتے ہیں مات فی رمضان سنة اربع وستین ومائة (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۱) ۱۶۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۵) ﴿اسحٰق بن منصورؒ﴾

دادے کا نام بہرام ہے کنیت ابو یعقوب ہے احد الائمة الزهاد المتمسکین بالسنة لکنه یتشیّع (مناوی ۱۱۰) صدوق تکلم فیه تشییع رویٰ عنه الستة (جمع ۱۱۰) روی عن ابن عیینة وعبدالرزاق وابی داؤد الطیالسی وغیرهم وعنه الجماعة سوی ابی داؤدوابوحاتم وابو زرعة قال مسلم ثقة مامون احد الائمة من اصحاب الحدیث قال النسائی ثقة ثبت (تهذیب ج ۱ ص ۲۱۹) ۲۵۱ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۶) ﴿یحییٰ بن موسیٰؒ﴾

بلخی وبجستانی ہیں اصل میں کوفی ہیں ثقة مِن العاشرة رویٰ عن ابن عیینة ووکیع وعنه الحکیم الترمذی وغیره خرج له البخاری وابوداؤد والنسائی (مناوی ۱۱۰) قال ابوزرعة والنسائی ثقة قال موسیٰ بن هارون کان من خیار المسلمین ولقب یحییٰ بخت لانها کلمة کانت تجری علی لسانه (تهذیب ج ۱ ص ۲۵۳) ۲۴۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۷) ﴿عبدالرزاقؒ﴾

باپ کا نام نافع الحمیری ہے یہ عبدالرزاق بن همّام ہیں ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے جن سے تمام صحاح ستہ والوں نے احادیث نقل کی ہیں الامام احد الاعلام ثقة لکنه یخطئی وقد صنف کتباً وقد عمیٰ آخراً کان یتشیّع خرج له الستة (مناوی ۱۱۰) حافظ کبیر مصنف شهیر وکان شیخاً لأجلة أصحاب

الحدیث (جمع ۱۱۰) ۲۱۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۳۸) ﴿محمد بن عمرؒ﴾

دادے کا نام ولید الکندی الکوفی ہے منسوب الی کندة قبیلة من قبائل العرب ومحلة بالکوفة (جمع ۱۱۲) قال ابوحاتم صدوق والنسائی لابأس به (مناوی ۱۱۲) اخرج حدیثه الترمذی والنسائی وابن ماجة (جمع ۱۱۲) ۲۵۶ھ میں انتقال ہوا

(۱۳۹) ﴿یحییٰ بن آدمؒ﴾

ثقة حافظ مِن کبار التاسعة رویٰ عن مالک ومسعر وعنه احمد واسحٰق خرج له الستة (مناوی ۱۱۲) طبقہ رواۃ میں بلند پایہ مقام رکھتے ہیں کتاب الاموال کے مصنف ہیں کتاب چھوٹی ہے مگر نافع ہے روی عن عیسٰی بن طهمان والثوری وجریر بن حازم وعنه احمد وابو کریب قال ابن معین والنسائی ثقة وقال ابوحاتم کان یتفقه وهو ثقة (تهذیب ج ۱۱ ص ۱۵۴) ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۴۰) ﴿شریکؒ﴾

یہ معروف قاضی شریک ہیں النخعی الکوفی ہیں پہلے واسط میں قاضی رہے پھر کوفہ میں، هو شریک بن عبدالله بن ابی شریک النخعی لا شریک بن عبدالله بن ابی نمیر کما وهم فیه بعض الشراح صدوق ثقة حافظ لکن کان یغلط ویخطئی کثیراً خرج له الجماعة (مواهب ۵۵)قال العجلی کوفی ثقة وکان حسن الحدیث وکان اروی الناس عنه ومن سمع منه بعد ماولّی القضاففی سماعه بعض الاختلاط ولد ۹۰ھ ومات سنة سبع وسبعین ومائة (تهذیب ج۴ ص ۲۹۴)

(۱۴۱) ﴿عبید اللہ بن عمرؒ﴾

ثقہ ہیں ثبت ہیں اکابر فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے قلمه احمد بن صالح علی مالک فی الروایة عن نافع (مواهب ۵۵) قلمه ابن معین علی القاسم عن عائشة وعلی الزهری عن عروة عنها (جمع ۱۱۲) ۱۴۴ھ، ۱۴۵ھ یا ۱۴۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۴۲) ﴿نافع رح﴾

حضرت ابن عمرؓ کے مولیٰ اور العدوی ہیں احد الاعلام مِن ائمة التابعین ثقة ثبت اصله مِن المغرب اومِن نیسابور مات سنة سبع اوتسع عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۲ ۱ ۱) روی عن ابی سعید الخدری وعائشة وامّ سلمةوعنه یزید بن حبیب وابو اسحٰق السبیعی قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال البخاری اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر قال ابن خراش ثقة نبیل ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۱۰ ص ۳۶۸) آپؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کی تیس سال خدمت کی فاعطاه ابن عامر فِیّ ثلاثین الف درهم فقال انی اخاف ان تفتننی دراهم ابن عامر اذهب فانت حر وقیل کان لنافع جاریة اسمها کوکب الصبح (تذکرةالحفاظ ج ۱ ص ۱۰۰)

(۱۴۳) ﴿عبداللہ بن عمرؓ﴾

نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے بہت مشہور اور جلیل القدر صحابی ہیں ان کی مرویات کی تعداد ۱۶۰۳ ہے روی له عن رسول الله صلی الله علیه وسلّم الف وستمائة وثلاثون حدیثاً (مواهب ۵۵) کثیر الصدقه تھے ایک ہی مجلس میں تیس ہزار تک خرچ کر ڈالتے تھے ساٹھ حج کیئے اور ایک ہزار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی ولد بعد البعثة بقلیل وهاجرابوه واستصغر یوم احد وهوابن اربع عشرة سنة وحضر الخندق وبیعة الرضوان وهو شقیق حفصة امّ المؤمنین واحد الستةالمکثرین بل قال ابن رسلان هو اکثر الصحابة حدیثاً کان مِن اشد الناس اتباعاً للسنة مات سنة ثلاث او اربع وسبعین (مناوی ۱۱۳) هو احد الاعلام فی العلم والعمل ومناقبه جمة اثنی علیه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ووصفه بالصلاح (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۴۴) ﴿عاصم ابن عمرؓ﴾

بعض حضرات نے یہاں یہ بھی کہا ہے کہ روایت کی سند میں اختلاف ہے سند میں اولین راوی عبداللہ بن عمر نہیں جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق ؓ کے مشہور ومعروف فرزند ہیں اور جن کا

انتقال ۷۷ھ میں ہوا ہے جو عظیم محدث، مفسر اور فقیہ تھے جن کا اجمالی تذکرہ بھی کر دیا گیا ہے بلکہ یہ روایت حضرت عمرؓ کے دوسرے صاحبزادے عاصم سے ہے ان کا سلسلہ نسب عبداللہ بن عمر بن حوص بن عاصم بن عمر بن الخطابؓ ہے یہ ابن عمر دراصل حوص کے بیٹے ہیں جو آپ کی نسل ہیں۔

(۱۴۵) ﴿ابو کریبؒ﴾

نام محمد بن العلاء ہے الھمدانی الکوفی ہیں الثقة احد الاعلام المکثرین ظهر له بالکوفة ثلاثمائة الف حدیث مات سنة ثمان واربعین ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۱۳) سمع ابن عیینة وابن المبارک وحاتم بن اسمٰعیل وعنه الجماعة والفریابی وابن خزیمة قال موسیٰ بن اسحٰق سمعت من ابی کریب مائة الف حدیث قال مطین اوصی ابو کریب بکتبه ان تدفن معه فدفنت (تذکرة الحفاظ ج۲ ص ۴۹۷)

(۱۴۶) ﴿معاویة بن ہشامؒ﴾

القصار الکوفی ہیں قال ابو حاتم صدوق وابو داؤد ثقة وابن معین لیس بذاک وخطأ الذهبی من زعم انه متروک مات سنة اربع ومائتین خرج له البخاری فی الأدب والخمسة (مناوی ۱۱۳)

(۱۴۷) ﴿شیبانؒ﴾

صدوق یهم رمی بالقدر اکثر الروایة عنه مسلم واخرج حدیثه الترمذی والنسائی (جمع ۱۱۳)

(۱۴۸) ﴿عکرمةؒ﴾

حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں والد کا نام عبداللہ ہے احد اوعیة العلم لکنه متهم برأی الخوارج وثقه جمع منهم البخاری. روی عن ابن عباس (مولاه) وعائشة وابی هریرة وغیرهم وحدث عنه خلائق منهم ایوب وابوبشر وعاصم الاحول وافتی فی حیاة ابن عباس قال عکرمة طلبت العلم اربعین سنة وعن الشعبی قال مابقی احد اعلم بکتاب الله من عکرمة . مات سنة سبع ومائة (۱۰۷ھ) بالمدینة (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۹۵) مولیٰ ابن عباس ثبت عالم ولم یثبت تکذیبه عن

ابن عمر وهو من كبار التابعين (جمع ۱۱۳)

(۱۴۹) ﴿محمد بن بشرؒ﴾

احد الاعلام ثقة خرج له الستة (مواهب ۵٦)

(۱۵۰) ﴿علی بن صالحؒ﴾

الكوفى الهمدانی ہیں ایک جماعت نے ان کی توثیق کی ہے قال فی الكاشف وكان رأساً فی العلم والعمل والقراءة .خرج له الجماعة خلاف البخاری (مناوی ۱۱۴) ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۱) ﴿ابو جحیفةؓ﴾

صحابی مشهور كان فی وفاة النبی صلى الله عليه وسلم لم يبلغ روى عنه خمسون حديثاً فی البخاری وفی مسلم ثلاثة وفيهما حديثان (جمع ۱۱۵)

آپ وهب الخیر کے نام سے موسوم تھے وكان علی المرتضیٰ يحبه ويسميه وهب الخير وجعله علی بيت المال قال الذهبی ثقة (مناوی ۱۱۵)

(۱۵۲) ﴿شعیب بن صفوانؒ﴾

الثقفی الكوفی الكاتب قال فی الكاشف قال ابن عدی عامة مايرويه لا يتابع عليه له فی مسلم حديث واحد وقال ابن حجر مقبول (مناوی ۱۱۵) اخرج حديثه البخاری (جمع ۱۱۵)

روى عن ابی اسحق السبیعی وعبدالمالک بن عمير وحمزة الزيات وعنه ابو ابراهيم وابو داؤد الطيالسی قال ابو حاتم يكتب حديثه ولا يحتج به ذكره . ابن حبان فی الثقات سكن بغداد ومات بها فی ايام هارون (تهذيب ج ۴ ص ۳۰۹)

(۱۵۳) ﴿عبدالملک بن عمیرؒ﴾

عمیر مصغّر ہے اللخمی العجلی ہیں ويقال القبطی ' فصيح عالم تغيّر حفظه وربما دلّس قال احمد مضطرب الحديث وقال ابن معين مختلط وثقه جمع (مناوی ص ۱۱۵) اخرج حديثه الستة

(جمع ۱۱۵) ۱۳۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۵۴) ﴿إیاد بن لقیطؒ﴾

العجلی ہیں قال الذهبی ثقة خرج له البخاری فی تاریخه ومسلم وابوداؤد (مناوی ۱۱۵) من الرابعة السدوسی روی عن البراء بن عازب وابی رمثة وعنه ابنه وعبدالملک بن عمیر قال ابن معین والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱ ص ۳۳۸)

(۱۵۵) ﴿ابو رمثةؓ﴾

مشہور صحابی ہیں ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے بعض نے اس کا نام رفاعہ بعض نے خباب بعض نے جندب اور بعض نے خشخاش بتایا ہے التیمی ہیں تیم الرباب واحترز عن تیم قریش قبیلة من بکر (جمع ۱۱۵) والرباب (بکسر الراء) وهم خمس قبائل ضبة وثور وعکل وتیم وعدی غمسوا أیدیهم فی زب وتحالفوا علیه فصاروا یداً واحدقوا الزب ثفل السمن (مواهب ۵۷) گویا قبیلہ تیم ان پانچ قبائل کا وفاق تھا۔

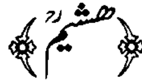
(۱۵۶) ﴿سریج بن النعمانؒ﴾

اصل میں خراسان سے ہیں أخذ عن إبن الماجشون وعنه البخاری ثقة (مواهب ۵۷) اخرج حدیثه البخاری والاربعة (جمع ۱۱۷) روی عن فلیح بن سلیمان والحماد وعنه البخاری وابوزرعة واحمد بن حنبل قال ابن سعد والعجلی هو ثقة قال الدار قطنی ثقة مامون (تهذیب ج ۴ ص ۳۹۷) ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا

(۱۵۷) ﴿حماد بن سلمةؒ﴾

البصری العابد الزاهد المستجاب الدعوة احد الاعلام قال ابن معین اذا رأیت من یقع فیه فاتهمه علی الإسلام وقال ابن عاصم کتب عن حماد بن سلمة بضعة عشر الفاً وقال ابن حجر اثبت الناس فی ثابت لکن تغیراً خیراً خرج له مسلم والاربعة والبخاری فی تاریخه (مناوی ۱۱۷) ۱۶۷ھ

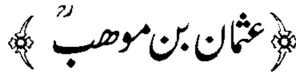
میں انتقال ہوا۔

(۱۵۸) 

مصغّر ہے ابومعاویہ کنیت ہے اسلمی الواسطی ہیں وھو امام ثقة حافظ بغداد (مواھب ۵۸) مدلّس عاش ثمانین سنةً (مناوی ۱۱۸) اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۱۸) قال الامام الذھبی سمع الزھری وعمرو بن دینار وایوب السختیانی وخلقاً کثیراً وحدث عنه شعبه ویحییٰ القطان

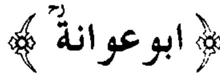
واحمدبن حنبل وغیرھم قال یعقوب الدورقی کان عند ھشیم عشرون الف حدیث قال ابن المبارک من غیّر الدھر حفظه فلم یغیّر حفظ ھشیم ۱۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

(تذکرة الحفاظ ص ۲۴۹ ج ۱)

(۱۵۹) 

صوابه عثمان بن عبدالله بن موھب کماصرح به بعد نسبه لجده وھو التمیمی مولاھم المدنی الاعرج الطلحی اخذ عن ابی ھریرة وابن عمر وطائفة وعنه شعبة وعدة ثقة من الرابعة لم یخرج له من الستة الاالنسائی (مناوی ۱۲۰) قال العجلی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات ۱۶۰ ھ

(تھذیب ص ۱۲۱ ج ۷)

(۱۶۰) 

الحافظ احد الثقات رأی الحسن وابن سیرین قال عفان ھو اصح حدیثا عندنا من شعبة مات سنة ست وسبعین ومائة بالبصرة (تذکرة الحفاظ ص ۲۳۶ ج ۱) اسمه الوضاح الواسطی البزاز احد الاعلام سمع قتاده وابن المنکدر ثقة ثبت خرج له الستة (مواھب ۶۰)

(۱۶۱) 

التی ھی امّ المؤمنین وزوجة افضل الخلق أجمعین اسمھا ھند بنت اُمیة تزوجھا رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم فی شوال وبنیٰ بھافی شوال وماتت فی شوال (مواھب ۶۰)

(۱۶۲) ﴿ابراهیم بن ہارونؒ﴾

البلخی العابد الزاهد صدوق ثقة روی عن حاتم بن اسماعیل وخلق خرج له الحکیم الترمذی وغیره (مناوی أ ۱ ۲ ۱) اخرج حدیثه النسائی فی کتابه (جمع ۱ ۲ ۱) قال النسائی ثقة (تهذیب ۱۵۳ ج ۱)

(۱۶۳) ﴿النضر بن زرارةؒ﴾

ابو الحسن الکوفی نزیل بلخ مستور (جمع ۱ ۲ ۱) زرارۃ کے باپ کا نام عبدالکریم الذھلی ہیں أورَدَهُ الذهبی فی الضعفاء والمتروکین وقال انه مجهول وقال ابن حجر مستور مِن التاسعة خرج له المصنف فی الشمائل فقط (مناوی ۱ ۲ ۱) روی عن عیسٰی بن طهمان و ابی حنیفة و سفیان الثوری وغیرهم وعنه ابراهیم بن هارون وقتیبة بن سعید واحمد وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وذکر ابن سعد انّه ولد علی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم (تهذیب ۳۹۰ ج ۱۰)

(۱۶۴) ﴿ابو جنابؒ﴾

اسمه یحیی بن ابی حیّة الکلبی محدث مشهور ربما ضعفوه لکثرة تدلیسه مِن السادسة اخرج حدیثه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة (جمع ومناوی ۱ ۲ ۱) روی عن ابیه ویزید بن البراء والضحاک وعنه السفیانان وجریر وهشیم. قال ابن معین لیس به بأس الّا کان یدلس قال العجلی یکتب حدیثه وفیه ضعف ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ص۱۷۷ ج ۱۱)

(۱۶۵) ﴿الجهذمةؒ﴾

دحرج کے وزن پر ہے صحابیۃ ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر لیلیٰ رکھا یہ بشیر بن خصاصیہ کی اھلیہ ہیں ان کے شوہر کا نام زحما تھا آپؐ نے اس کو تبدیل کر کے بشیر رکھ دیا کان اسمه زحما فغیّره صلی اللّٰه علیه وسلم وسمّاه بشیرا (مواهب ۶۰) یہ آپؐ کی صحابیۃ اور انصارِ مدینہ سے ہیں۔ روت عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعنها ایاد بن لقیط وسماک بن حرب وغیره (تهذیب ص ۴۳۵ ج ۱۳)

(۱۶۶) ﴿بشیر ابن الخصاصیّہ﴾

نسبہ الی خصاصة بن عمرو بن کعب بن الغطریف الأکبر وهی امّ جلده الاعلیٰ ضیاری بن سلوس واسمها کبشة ووهم من قال إنها امّه وانما هی جلته (مواهب ۶۰)

(۱۶۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمٰن﴾

حافظ الحدیث ہیں جیّد عالم ہیں ثبت ہیں سمرقندی الدارمی ہیں صاحب المسند المشہور ہیں ابو حاتم نے کہاھو امام اهل زمانه خرج له الجماعة ۔ایک جماعت نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۲) روی عن النضر بن شمیل ویزید بن هارون وغیرهما وعنه مسلم وابوداؤد والترمذی والبخاری فی غیر الجامع قال احمد بن حنبل کان ثقة وزيادة واثنی علیه خبر وفی الزهرة روی عنه مسلم ثلاثة وسبعین حدیثا (تهذیب ص ۲۵۹ ج ۵)

(۱۶۸) ﴿عمرو ابن عاصم﴾

الکلابی العبسی البصری الحافظ روی عن خلق کثیر منهم شعبة وعنه البخاری وخلق قال کتبت عن حماد بضعة عشر ألف حدیث قال ابن حجر صدوق خرج له الجماعة فی حفظه شئی اخرج حدیثه الائمة الستة فی صحاحهم ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا (جمع ومناوی ۱۲۲، ۱۲۳) قال ابن معین ثقة وقال النسائی لیس به بأس (تذکرة الحفاظ ص ۳۹۲ ج ۱)

(۱۶۹) ﴿عبداللہ بن محمد بن عقیل﴾

کان احمد وابن راهویه یحتجان به لکن قال ابوحاتم لین الحدیث وقال ابن خزیمة لا أحتج به خرج له البخاری وابوداؤد وابن ماجة (مواهب ۲۱) وعبدالله صدوق (جمع ۱۲۳) وامّ عبدالله، زینب بنت علی روی عن عمر وجابر وعدة وعنه معمر وغیره مات بعد الاربعین (مناوی ۱۲۳) ذکره ابن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل المدینة قال العجلی مدنی تابعی جائز الحدیث قال الترمذی صدوق وقد تکلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه قال خلیفه مات بعد الاربعین ومائة (تهذیب ص ۱۳ ج ۶)

(۱۷۰) ﴿محمد بن حمید الرازیؒ﴾

حمید مصغّر ہے الرازی رے کی طرف نسبت ہے۔ وھی مدینة کبیرة مشھورة مِن بلاد الدیلم ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے روی عن ابن المبارک وروی عنه احمد ویحییٰ .ایک جماعت نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے امام بخاریؒ نے کہا فیه نظر 'ابن حجرؒ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ابن معین نے کہا کہ ,, حسن الرأی تھے (جمع ۱۲۶) خرج له ابوداؤد والمصنف وابن ماجة (مواھب ۶۲) امام ذھبیؒ فرماتے ہیں ۲۴۸ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۲۶) قال ابن حبان ینفرد عن الثقات بالمقلوبات وقال الخلیلی کان حافظاً عالما بھذا لشان رضیه احمد ویحییٰ (تھذیب ج ۹ ص ۱۱۲)

(۱۷۱) ﴿عباد بن منصورؒ﴾

الناجی ہیں کنیت ابوسلمة ہے البصری ہیں بصرہ میں قاضی تھے صدوق رمی بالقدر و تغیّر بآخرہ اخرج حدیثه البخاری فی التعلیق والائمة الاربعة فی صحاحھم واختلف فیه (جمع ۱۲۶) روی عن عکرمة وعطاء وابی رجاء وعنه اسرائیل وحمادبن سلمة قال ابن معین حدیثه لیس بالقوی ولکنه یکتب .

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ آپ بصرہ کے پانچ دفعہ قاضی مقرر ہوئے ۱۵۲ھ میں انتقال فرمایا (تھذیب ج۵ ص ۹۱) وقال فی الکاشف ضعیف والنسائی لیس بالقوی (مناوی ۱۲۶) .

(۱۷۲) ﴿عبداللہ بن صباح الهاشمیؒ﴾

البصری ہیں ثقة مِن کبار السادسة۔ شیخین 'ابوداؤد اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۵۰ھ میں انتقال ہوا۔آپؒ معتمر بن سلیمان یزید بن ھارون وغیرھما سے روایت کرتے ہیں قال ابوحاتم صالح وقال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات وفی الزھرة روی عنه البخاری ستة ومسلم ثلاثة (تھذیب ج ۵ ص ۲۳۳)

(۱۷۳) ﴿عبید اللہ بن موسیٰ﴾

السید الجلیل ابو محمد العبسی ' مشاہیر حفاظِ حدیث میں ہیں تمام قراءتوں پر مکمل عبور تھا انہیں کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا ۔ قال الذهبی احد الاعلام علی تشیعه وبدعته قال ابن حجر ثقة خرج له الستة (مناوی ۱۲۸) ۲۱۰ھ یا ۲۱۳ھ میں انتقال ہوا۔ قال العجلی ثقة و کان عالماً بالقرآن رأسا فيه ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن قانع کوفیّ یتشیّع (تهذیب ج ۷ ص ۴۸)

(۱۷۴) ﴿اسرائیل﴾

یونس کے بیٹے اور ابو اسحٰق کے پوتے ہیں السبیعی ہیں ثقة تکلم فیه بلا حجة (جمع ۱۲۸) ان کی کنیت ابو یوسف الکوفی ہے زیاد بن علاء زید بن جبیر اور عاصم الاحول وغیرھم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے نضر بن شمیل عبد الرزاق اور وکیع وغیرھم روایت نقل کرتے ہیں۔ قال ابو حاتم ثقة صدوق من اتقن اصحاب ابی اسحق امام عجلی نے بھی آپ کو ثقة کہا ہے (تهذیب ج ۱ ص ۲۳۰) ۱۶۰ھ یا ۱۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۷۵) ﴿محمد بن یزید﴾

الکلاعی الشامی حجة ثقة ثبت عابد وعدّ مِن الأبدال خرج له ابو داؤد والمصنف والنسائی (مواهب ۶۴) قال الذهبی حجة مِن الأبدال (مناوی ۱۳۹) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال احمد بن حنبل کان ثبتا فی الحدیث قال ابن معین وابو داؤد والنسائی ثقة ۔ابن حبان نے بھی ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے بڑے مستجاب الدعوات تھے (۱۸۸ھ) یا (۱۹۰ھ) میں وفات پائی

(تهذیب ج ۹ ص ۴۶۵)

(۱۷۶) ﴿محمد بن اسحٰق﴾

مغازی اور سیر کے امام ہیں' احد الاعلام ہیں ۔ کان بحر مِن بحار العلم له غرائب واختلف فی الاحتجاج به وحدیثه فوق الحسن خرج له البخاری فی التعلیق (مواهب ۶۴) اخرج حدیثه

البخاری فی التعلیق والترمذی فی الشمائل وباقی الأئمة الأربعة فی صحاحهم (جمع ۱۲۹) روىٰ عن عطاء وطبقته وعنه شعبة والسفیانان والحماد ان وخلق (مناوی ۱۲۹)

(۱۷۷) ﴿محمد بن المنکدرؒ﴾

تابعی جلیل ثقة متوله بکاء متزهد روىٰ عن ابی هریرةؓ وعائشة وعنه مالک والسفیانان مات سنة ثلاثین ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۲۹) قال ابن عیینة کان من معادن الصدق ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من سادات القراء قال الواقدی یکثر الاسناد عن جابرؓ (۱۶۱ھ) میں انتقال ہوا (تھذیب ج۹ ص۴۱۹)

(۱۷۸) ﴿حضرت جابرؓ﴾

ابن عبداللہ انصاری السلمی ہیں ان مشاہیر صحابہ کرامؓ میں سے ایک ہیں جو کثرت سے روایت کرتے ہیں جہاد بدر اور اس کے بعد ہونے والے جہادوں میں شمولیت فرمائی شام اور مصر بھی گئے ۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے ۹۴ برس کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی صحابہ کرامؓ میں سب سے آخری صحابی تھے جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ صاحب تذکرة الحفاظ لکھتے ہیں الفقیه مفتی المدینة فی زمانه حمل عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم علماً کثیراً نافعًا وله منسک صغیر فی الحج اخرجه مسلم قال جابرؓ استغفرلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لیلة البعیر خمساوعشرین مرة وعنه قال کنت امیح الماء یوم بدر .

(تذکرة الحفاظ ج۱ ص ۴۳، تهذیب ج۲ ص ۴۷)

(۱۷۹) ﴿بشر بن المفضلؒ﴾

ابواسمٰعیل کنیّت ہے کان اماماً حجة ثقة روی عن خلق کثیر (مواهب ۶۴) امام ابن المدینی فرماتے ہیں کہ روزانہ چارسو رکعت نفل نماز پڑھنے کا معمول تھا ایک دن روزہ اور ایک روز افطار کیا کرتے تھے۔ خرج له الجماعة کان عثمانیاً (مناوی ۱۲۹) ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا

۔ روی عن حمید الطویل وابی ریحانۃ ومحمد بن المنکدر وعنہ احمد واسحٰق ومسدد وغیرھم قال احمد بن حنبل الیہ المنتھیٰ فی التثبت بالبصرۃ وقال ابوزرعۃ وابوحاتم والنسائی ثقۃ قال العجلی ثقہ فقیہ البدن ثبت فی الحدیث صاحب سنۃ (تھذیب ج ۱ ص ۲۰۲)

(۱۸۰) ﴿عبداللہ بن عثمانؒ﴾

دادے کا نام خثیم (مصغر) تھا۔ القاری المکی حلیف الزھریین قال ابوحاتم صالح الحدیث مات سنۃ اثنین وثلاثین ومائۃ خرج لہ البخاری فی التعلیق والخمسۃ (مناوی ۱۲۹)

(۱۸۱) ﴿سعید بن جبیرؒ﴾

الاسدی الکوفی ہیں احدالأعلام الکبار (مناوی ۱۳۰) ثقۃ ثبت فقیہ روایتہ عن عائشۃ وأبی موسیٰ مرسلۃ اخرج حدیثہ الائمۃ الستۃ فی صحاحھم وھو تابعی جلیل بل قیل افضل التابعین (جمع ۱۳۰) آپ کے علم' جلالت قدر اور زہد پر تمام علماء کا اتفاق ہے حجاج نے آپ کو شہید کیا اور آپ کی شہادت کا قصہ بھی عجیب ہے جب آپ کو حجاج کے حکم پر ان کے سامنے کھڑا کیا گیا تو حجاج نے آپ سے دریافت کیا۔ اے سعید ! میرے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے فرمایا انت قاسط عادل' تم تو قاسط بھی ہو اور عادل بھی' حجاج یہ سن کر ناراض اور غضبناک ہوا' حاضرین نے عرض کیا۔
محترم! انہوں نے تو آپ کی مدح وتعریف کی پھر ناراضگی اور غصہ کیوں؟ کہنے لگا ارے جاہلو! تم کیا جانو انہوں نے میری شدید مذمت کی ہے انہوں نے مجھے قاسط کہہ کر ظلم سے منسوب کیا ہے اور مجھے ظالم قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واما القاسطون فکانوا لجھنم حطبا اور مجھے عادل کہہ کر مشرک قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ثم الذین کفروا بربّھم یعدلون پھر اُن کے شہید کرنے کا حکم دیا فلماقطعت رأسہ صارت تقول لا الہ الا اللہ جب ان کا سر قلم کیا گیا تب بھی ان کی زبان لا الہ الا اللہ پڑھ رہی تھی وعاش بعدہ خمسۃ عشر یوماً فقط لد عائہ علیہ اللھم لا تسلّط علی احد بعدی (مواھب ۶۴) روی عن ابن عباس وابن زبیر وابن عمر رضی اللہ عنھم وعنہ ابواسحٰق السبیعی وآدم بن سلیمان وایوب وغیرھم قال میمون لقد مات سعید بن جبیر وما علیٰ ظھر

الارض احد الا محتاج الی علمه آپؒ بہت مستجاب الدعوات تھے اصبغ بن زید واسطی نقل کرتے ہیں کہ ان کا ایک مرغ تھا جن کی آواز (بانگ) پر وہ تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے ایک رات اس نے آواز نہیں دی تو آپ بھی بیدار نہیں ہوئے یہ بات آپ پر بہت گراں گزری فرمایا۔ قطع اللّٰہ صوته قال فما سمع له صوت بعدها (تهذيب ج ۴ ص ۱۱) حجاج کے متعلق دعاء کی قبولیت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

(۱۸۲) ﴿ابراهیم بن المستمرؒ﴾

البصری الهذلی العروقی ہیں ابن خزیمہ اور جماعت نے ان سے روایت کی ہے نسائی نے کہا صدوق ہیں۔ خرج له ابوداؤد والمصنف والنسائی وابن ماجة (مواهب ۶۴) ذكره ابن حبان فی الثقات وقال ربما اغرب (تهذيب ج ۱ ص ۱۴۳)

(۱۸۳) ﴿عثمان بن عبد الملکؒ﴾

المكی الموذن مستقیم لین بل قال ابو حاتم منكر الحديث واحمد ليس بذاک مِن الخامسة رأى الحسين وروى عن ابن المسيب وعنه ابو عاصم خرج له ابن ماجة (مناوى ۱۳۰) قال ابن معين ليس به بأس ذكره ابن حبان فی الثقات قلت فی اتباع التابعين كانّه لم يصح عنده سماعه من الصحابة وذكر البخاری انّه رأى ابن عباسؓ (تهذيب ج ۷ ص ۱۲۵)

(۱۸۴) ﴿سالمؒ﴾

یہ سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ہیں مدینہ منورہ کے مشاہیر فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں جلیل القدر تابعی ہیں کان رأساً فی العبادة والزهد كان يلبس الثوب بدرهمين وقد انتهت نوبة العلم اليه واقرانه مثل علی بن الحسين زين العابدين وقاسم ابن محمد مات سنة ست اوسبع ومائة خرج له الجماعة (مناوى ۱۳۰) قال مالک لم يكن احد فی زمانه اشبه منه بمن مضىٰ من الصالحين فی الزهد والفضل وقال احمد واسحٰق اصح الطرق الزهری عن سالم عن ابيه ان کے والد صاحب

فرمایا کرتے

یلوموننی فی سالم والو مھم　　　وجلدة بین العین والانف سالم

مات سنة ست ومائة وقد شاخ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۸۸)

(۱۸۵) ﴿ابن عمرؓ﴾

یہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب ہیں غزوہ خندق' بیعت رضوان اور تمام مشاہد اور جہادوں میں شریک رہے کان اماماً واسع العلم متین الدین وافر الصلاح (مناوی ۱۳۰) زہد وتقویٰ کا نمونہ تھے ۷۳ یا ۷۴ھ میں انتقال ہوا۔ تذکرۃ الحفاظ میں ہے . ومناقبه جمة اثنی علیه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ووصفه بالصلاح وعن ابن الحنفية قال کان ابن عمر حبر هذه الامة قال سعید بن المسیب لوشهدت لاحد انه من اهل الجنة لشهدت لابن عمر وذکرنا فع ان عبداللّٰه تتبع امر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وآثاره وافعاله حتی کانه خیف علی عقله (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۳۷)

(۱۸۶) ﴿الفضل بن موسیٰ رحؒ﴾

ابوعبداللہ کنیت ہے السینانی ہیں قریۂ سینان کی طرف نسبت ہے المروزی ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے ثقاتِ صغار التابعین سے ہیں الذہبی فرماتے ہیں

ماعلمت فیه لیناً الا ماروی عن ابن المدینی انه قال له مناکیر رویٰ عن هشام بن عروة وطبقته وعنه ابن راهویه وخلق مات سنة احدی او ثنتین وتسعین ومائة مِن التاسعة (مناوی ۱۳۱) قال ابن معین وابن سعد ثقة قال ابوحاتم صدوق قال وکیع اعرفه ثقة صاحب سنة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۸ ص ۲۵۷)

(۱۸۷) ﴿ابوتمیلةؒ﴾

ان کا نام یحییٰ بن واضح ہے المروزی الانصاری ہیں۔ اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۳۱) تمیلة بروزن عبیدة کے ہے وتمیلة دابة بریةِ کالهر امام احمد نے فرمایا لا بأس به۔ ابن معین کہتے ہیں ثقة (مناوی

۱۳۱) ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں اوران سے احمد'ابن ابی شیبۃ' اورالدورقی روایت کرتے ہیں قال ابو حاتم ثقة فی الحدیث ادخله البخاری فی الضعفاء وقال صاحب المیزان لم ارله فی الضعفاء للبخاری ذکراً ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۲۵۷)

(۱۸۸) ﴿زید بن حبابؒ﴾

کنّیت ابوالحسن ہے الشکلی 'خراسانی پھرکوفی ہیں حافظ الحدیث ہیں اصحاب ستہ نے ان سے تخریج کی ہے۔قال الذهبی لا بأس به وقال ابن حجر صدوق ویخطئی فی حدیث الثوری (مواهب ۶۵) حسین بن واقد سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے احمد وغیرہ نے روایت کی ہے مات سنة ثلاث ومائتین (مناوی ۱۳۱) آپ اندلسمیں قاضی تھےابن حبان نے آپ کوثقات میں ذکرکیا ہے ۔ قال ابو حاتم صدوق صالح وقال علی بن المدینی والعجلی ثقة (تهذیب ج۳ ص ۳۴۷)

(۱۸۹) ﴿عبدالمومن ابن خالدؒ﴾

الحنفی المروزی ہیں مروکے قاضی تھے۔ابوحاتم نے کہا لابأس به السلیمانی نے کہا فیه نظر . الذهبی نے کہا صدوق. خرج له ابوداؤد وقال الحافظ العراقی ولیس له عند المولف الا هذا الحدیث من السابعة خرج له ابوداؤد والمصنف (مناوی ۱۳۱) مذکورہ تینوں راوی عبدالمؤمن سے روایت کرتے ہیں۔حسن ابن بریدہ اورعکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور آپؒ سے ابوتمیلہ' فضل بن موسیٰ وغیرہ روایت نقل کرتے ہیں ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۶ ص ۳۸۳)

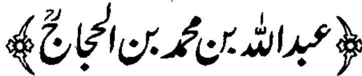
(۱۹۰) ﴿زیاد بن ایوب البغ ادیؒ﴾

زیاد'عمّاد کے وزن پر ہے ابوھاشم کنّیت ہے طوسی ہیں دلو یہ ان کا لقب ہے مگر لقب سے وہ غضبناک ہوجاتے تو پھران کا لقب احمد پڑ گیا (مناوی ۱۳۲) ثقہ ہیں حافظ الحدیث ہیں اخرج حدیثه الشیخان والترمذی والنسائی (جمع ۱۳۲) روی عن عبداللّٰه بن ادریس ومروان بن معاویة وعنه البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی قال المروزی عن احمد اکتبوا عنه فانه شعبة الصغیر وقال ابو اسحٰق

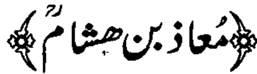
الاصبحانی لیس علی بسیط الارض احد اوثق من زیاد بن ایوب قال ابو حاتم صدوق (۲۵۲ ھ) میں وفات پائی (تهذیب ج۳ ص ۳۰۶)

(۱۹۱) 

قال الزین العراقی ویحتاج الحال الی معرفة حالها ولم ارمن ترجمّها (مناوی ۱۳۲)

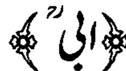
(۱۹۲) 

ابن خزیمہؒ وغیرہ نے ان سے علم حدیث اخذ کیا ہے صرف ترمذی ہی ان سے تخریج کرتے ہیں۔ صدوق اخرج حدیثه الترمذی فقط (جمع ۱۳۳) ۲۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ ابو یحییٰ آپؒ کی کنیّت اور الصواف سے مشہور تھے روی عن ابی عامر العقدی وابی معمر وعنه الترمذی وموسیٰ ابن هارون روی عن البزار وقال هو ختن معاذ بن هشام روی عن الترمذی حدیث اسماء بنت یزید کان کمّ رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الرسغ (تهذیب ج٦ ص ٧)

(۱۹۳) 

مُعاذ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے اخرج حدیثه الستة ' البصری ہیں ابن عدی نے کہا صدوق ہیں لیس بحجة وربما غلط ۲۰۰ھ میں انتقال ہوا (جمع ' مناوی ۱۳۳)

ابتدائی سکونت یمن میں تھی پھر بصرہ کو مسکن بنایا روی عن ابیه وابن عون وشعبة وعنه احمد واسحٰق وابن المدینی ذکرہ ابن حبان فی الثقات ابن قانع فرماتے ہیں ثقہ اور مامون ہیں آپؒ فرماتے ہیں میں نے قتادہ سے دس ہزار حدیثیں سنی ہیں (تھذیب ج۱۰ ص ۱۷۸)

(۱۹۴) 

مراد هشام ہیں وهو ابن ابی عبدالله ' الدستوائی نسبت ہے کیونکہ الدستوائية کپڑا بیچا کرتے تھے تو اسی طرف منسوب ہو گئے یہ ایک خاص قسم کا کپڑا ہے جو بلادِ اھواز کے ایک خاص شہر سے طلب کیا جاتا تھا اس شہر کا نام دستواء تھا۔ کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء روی عن قتادة ویونس

الاسکاف وعنه شعبة بن الحجاج واسم ابیه سنبر الربعی قال العجلی بصری ثقة ثبت فی الحدیث حجة الدانه یری القدر (تهذیب ج ۱ ا ص ۴۰) قال فی الکاشف کان یطلب العلم للّٰہ وقال ابوداؤد الطیالسی کان هشام امیر المؤمنین فی الحدیث (مواهب ٦٧) ۱۵۴ھ میں انتقال ہوا

(۱۹۵) ﴿ بدیلؒ ﴾

اسم مصغّر ہے ابن میسرۃ سے مزید توضیح کردی گئی ہے تاکہ دوسروں کے ساتھ التباس نہ ہو کیونکہ بدیل کی ایک جماعت ہے۔ العقیلی بھی مصغر ہے یہ ابن میسرہ کی صفت ہے۔ وثقه جماعة وفی نسخ ابن صلیب بالتصغیر والصواب الاول لانه لم یثبت ابن صلیب (مواهب ٦٧) روی عن انس وعبداللّٰه بن شقیق وعطاء وعنه قتادة وشعبة قال ابن سعد وابن معین والنسائی ثقة وقال ابوحاتم صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات فی الطبقة الثالثة قال البخاری عن علی ابن المدینی مات ۱۳۰ ھ (تهذیب ج ۱ ص ۳۷۱)

(۱۹۶) ﴿ شہر بن حوشبؒ ﴾

شہر ' فلس کے وزن پر اور حوشب ' جعفر کے وزن پر ہے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثابت وغیرہ روایت کرتے ہیں ابن معینؒ اور احمدؒ نے ان کی توثیق کی ہے ابن حجرؒ نے کہا صدوق ربما وهم وقال ابن هارون ضعیف (مواهب ٦٧) ۱۱۱ یا ۱۱۲ھ میں انتقال ہوا ۔ صدوق کثیر الارسال اخرج حدیثه البخاری فی تاریخه والخمسة فی صحاحهم وقال المصنف فی جامعه حدیث حسن غریب (جمع ۱۳۴) آپؒ کی کنّیت ابوسعید اور شامی لقب ہے امام نسائی نے فرمایا لیس بالقوی وقال العجلی شامی تابعی ثقة روی عن اسماء احادیث حسانا (تهذیب ج ۴ ص ۳۲۴)

(۱۹۷) ﴿ حضرت اسماءؓ ﴾

باپ کا نام یزید ہے انصاریہ صحابیہ ہیں کنّیت ام سلمۃ ہے ان سے مرویات کی تعداد ۸۱ ہے امام بخاریؒ نے ان سے الادب المفرد میں تخریج کی ہے وروی عنها الاربعة ۔ علامہ بیجوریؒ فرماتے ہیں قتلت یوم

الیرموک تسعة بخشبةٍ وقتلت ایضاً جماعة مِن الروم کمافی التقریب (مواھب ٦٧)

(۱۹۸) ﴿عروۃ بن عبداللہ بن قشیرؒ﴾

الجعفی ہیں ابن حجرؒ نے کہا ثقہ ہیں ابن سیرین اور ایک طائفہ سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ خرج لہ ابوداؤد وابن ماجة (مواھب ٦٨) ابومھل الکوفی سے مشہور تھے ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابوزرعة ثقة (تھذیب ج٧ ص ١٦٧)

(۱۹۹) ﴿معاویہ بن قرۃؒ﴾

کان عالماعاملاً ثقة ثبتاً ولد یوم الجمل ومات سنة ثلاث عشرة ومائة خرج له الجماعة (مناوی ١٣٥) روی عن ابیه ومعقل بن یسار وابی ایوب الانصاری وعنه ثابت البنانی وبسطام بن مسلم قال یحییٰ بن معین ثقة وکذا قال العجلی والنسائی وابوحاتم . قال مطر الاعنق عن معاویة بن قرة لقیت من الصحابة کثیراًمنهم خمسة وعشرون من مزینة قال ابن حبان کان من عقلاء الرجال (تهذیب ج١٠ ص ١٩٥)

(۲۰۰) ﴿ابیہؒ﴾

یعنی قرۃ بن ایاس ابن ہلال المزنی مراد ہیں صحابی ہیں۔ نزل بالبصرة ومات سنة اربع وستین خرج له الائمة (مناوی ١٣٥) ابومعاویۃ کنیت تھی حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے معاویہ نے روایت کی قتل فی حرب الازارقة مع عبدالرحمٰن بن عیسیٰ فی زمن معاویة وذکرہ ابن سعد فی طبقة الخندقیین (تھذیب ج٨ ص ٣٣١)

(۲۰۱) ﴿عبد بن حمیدؒ﴾

حمید مصغر ہے ان کا نام عبدالحمید ہے بعض نے کہا نصر ہے۔ ثقة حافظ ذوتصانیف . (مواھب ٦٨) علی بن عاصمؒ نضر بن شمیل اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں ان سے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ ۲۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۲) ﴿محمد بن الفضلؒ﴾

کنیت ابوالنعمان ہے نسبت السدوسی البصری ہے حافظ ہیں مکثر ہیں اور ثقہ ہیں لکنہ اختلط آخراً فترک الاخذ عنہ خرج لہ الجماعۃ (مواہب ۶۸) ۲۲۴ھ میں انتقال ہوا۔ آپ عارم کے ساتھ معروف تھے جریر بن حازم ومھدی بن میمون سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بخاریؒ وغیرہ روایت کرتے ہیں وفی الزھرۃ روی عنہ اکثر من مائۃ حدیث قال الدارقطنی تغیر بآخرہ وما ظھر لہ بعد اختلاطہ حدیث منکر وھو ثقۃ وقال العجلی بصری ثقۃ رَجل صالح (تھذیب ج۹ ص ۳۵۷)

(۲۰۳) ﴿حبیب بن الشھیدؒ﴾

طبیب کے وزن پر ہے تابعی صغیر ثقۃ ثبت خرج لہ الستۃ (مواہب ۶۴) الازدی البصری ہیں صغیر ادرک ابا الطفیل (مناوی ۱۳۷) ۱۴۵ھ میں انتقال ہوا۔ وروی عن الحسن بن ثابت وعمرو بن دینار وعنہ شعبۃ والثوری وقال ابن معین والنسائی والعجلی والدار قطنی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تھذیب ج۲ ص ۱۶۲)

(۲۰۴) ﴿سعید بن ایاس الجریریؒ﴾

جریری نسبت ہے۔ مصغراً أحد اٰبائہ وھو احد الثقات الأثبات وثقہ جمع تغیّر قلیلاً ولذا ضعفہ یحییٰ القطان خرج لہ الجماعۃ (مواہب ۷۰) قال ابن معین ھو ثقۃ وقال ابوحاتم الرازی من کتب عنہ قدیماً ھو صالح حسن الحدیث (جمع ۱۳۹) روی عن ابی الطفیل وابی عثمان النھدی وعبداللّٰہ بن بریدۃ وعنہ بشر بن المفضل و ابوقدامۃ والثوری قال العجلی بصری ثقۃ واختلط بآخرہ ۱۴۴ھ میں وفات پائی (تھذیب ج۴ ص ۶)

(۲۰۵) ﴿ھشام بن یونسؒ﴾

الکوفی اللولوی ہیں ثقہ ہیں ابوداؤد اور خود مصنف ان سے روایت کرتے ہیں ۲۵۲ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۴۵) آپؒ حفص بن غیاث محاربی اور ابن عیینۃ وغیرھم سے روایت کرتے ہیں۔ قال

النسائی ثقة وقال المطین کان صدوقاً ذکرہ ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۵۲)

(۲۰۶) ﴿القاسم بن مالک المزنیؒ﴾

الکوفی ہیں المزینة قبیلہ کی طرف منسوب ہیں احمدؒ ابن عرفہ اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ خرج لہ الشیخان والنسائی وابن ماجة قال ابن حجر صدوق فیه لین (مواهب ۷۱) اخرج حدیثه الجماعة الا ابا داؤد (جمع ۱۴۰) ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا۔ قال ابوداؤد عن احمد کان صدوقا ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت ذکرہ ابن سعد فی اهل الکوفة وقال کان ثقة صالح الحدیث بقی الیٰ بعد التسعین ومائة (تهذیب ج۸ ص ۲۹۸)

(۲۰۷) ﴿عون بن ابی جحیفةؒ﴾

شعبہؒ سفیان اور دیگر کئی محدثین ان سے روایت کرتے ہیں ووثقوہ خرج له الستة (مواهب ۷۱) قال ابن معین وابوحاتم والنسائی ثقه ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال خلیفة مات فی آخر ولایة خالد علی العراق وقال ابن قانع مات ۱۱۶ھ (تهذیب ج۸ ص ۱۵۱) ۱۱۶ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۰۸) ﴿علی بن خشرمؒ﴾

المروزی ہیں حافظ ہیں مسلم نسائی اور ابن خزیمہؒ ان سے روایت کرتے ہیں نسائی نے ثقہ کہا ہے ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا (مناوی ۱۴۲) وهو ابو الحسن الحافظ قریب بشر الحافی روی عن حفص بن غیاث وعیسیٰ بن یونس وعنه مسلم والترمذی والنسائی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال النسائی ثقة وفی الزهرة روی عنه مسلم تسعة (تهذیب ج۷ ص ۲۷۸)

(۲۰۹) ﴿عبیداللہ بن ایادؒ﴾

بن لقیط السدوسی ابو السلیل الکوفی روی عن ابیه وکلیب بن وائل وعبداللّٰه بن سعید وعنه ابن المهدی وابن المبارک ذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین ثقة وکان عریف قومه قال النسائی والعجلی ثقة ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ج۷ ص ۴) صدوق خرج له الستة الا ابن ماجة لکن لینه البزار (مواهب ۷۲)

(۲۱۰) ﴿عفان بن مسلمؒ﴾

الباهلی الصغار البصری الثقة الثبت الذی قال فی حقه یحییٰ القطان وما ادراک ما یحییٰ القطان اذا وافقنی عفان لا ابالی من خالفنی قال الذهبی وقد آذیٰ ابن عدی نفسه بذکره له فی الضعفاء لکنه تغیّر قبل موته بایام مات سنة عشرین ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۴۴) روی عن داؤد وشعبة وابوعوانة وعنه البخاری وابوبکر بن ابی شیبه واحمد بن حنبل قال العجلی عفان بصری ثقة ثبت صاحب سنة وقال ابوحاتم امام متقن . قال حنبل بن اسحٰق وامر المامون اسحق بن ابراهیم الظاهری ان یدعو عفان الی القول بخلق القرآن فان لم یجب فاقطع عنه رزقه وهو خمس مائة درهم فی الشهر فاستدعاه فقرأ قل هو اللّٰه احد حتی ختمهافقال مخلوق هذا قال یا شیخ ان امیر المومنین یقول ان لم یجب اقطع رزقه فقال وفی السماء رزقکم وما توعدون وخرج ولم یجب (تهذیب ج۷ ص ۲۰۵)

(۲۱۱) ﴿عبداللہ بن حسان العنبریؒ﴾

تمیمی ہیں ابوالجنید کنیّت ہے حبّان سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے الحوضی روایت کرتے ہیں ۔ قال فی الکاشف ثقة وفی التقریب مقبول مِن السابعة بخاری نے اپنی تاریخ میں اورابوداؤد نے اپنی صحیح میں ان سے روایت کی ہے(مواهب ۷۳)

(۲۱۲) ﴿دحیبةؒ﴾

العنبریة مقبولة مِن الثالثة خرج لها البخاری فی تاریخه وابو داؤد (مناوی ۱۴۴) روت عن جدّها حرملة بن عبداللّٰه العنبری وعن جدة ابیها قیلة بنت مخرمة وعنها عبداللّٰه بن حسان العنبری وهی جدلته ذکرها ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۱۲ ص ۴۴۵)

(۲۱۳) ﴿علیبةؒ﴾

شارحین حدیث نے لکھاہے کہ دحیبة اورصفیة دونوں بہنیں تھیں اوردونوں عبداللہ بن

حسّان العنبر ی کی حقیقی جدّات تھیں ایک مادری جدہ (نانی) اور ایک پدری جدۃ (دادی) اور یہ دونوں علیبة کی بیٹیاں تھیں اسلئے ترمذی ۳۹۹ میں عبداللہ بن حسان العنبر ی کی روایت اس طرح ہے ۔ حدّثتنی جدّتایَ صَفیّۃُ ودحیبة بنتی علیبة والصواب عن جدتیه دحیبة وصفیة (جمع ۱۴۵) اس کی مزید وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ دحیبة اور صفیة دونوں علیبة کی بیٹیاں تھیں پھر دحیبة اور صفیة کی شادیاں ہوئیں۔ دونوں کی اولاد میں سے ایک کا بیٹا اور دوسری کی بیٹی جوان ہوگئیں پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دیا گیا اسی نکاح میں عبداللہ بن حسان العنبر ی پیدا ہوئے جو اس حدیث کے راوی ہیں دحیبة اور صفیة میں سے گویا ایک عبداللہ کی نانی اور دوسری داوی ہے جن سے عبداللہ نے روایت اخذ کی ہے یہ دونوں بہنیں صحابیہ رسول حضرت قیلۃ بنت مخرمہ کی پروردہ تھیں جن سے ان دونوں نے روایت اخذ کی تھی (ملخصاً از جمع ۱۴۵)

(۲۱۴) ﴿قیلۃ بنت مخرمہؓ﴾

صحابیہ رسول ہیں وقیل العنزیة وقیل العنبریة صحابیة لها حدیث طویل فی الصحاح خرج لها البخاری فی الادب وابوداؤد (مناوی ۱۴۵) رَوَی حدیثها عبدالله بن حسان العنبری عن جدتیه صفیة ودحیبة ابنتی علیبة وکانتا ربیبتی قیلة وکانت جدة ابیها جاء ت الی النبی صلی الله علیه وسلم مع حریث بن حسان وافد بنی بکر بن وائل (تهذیب ج۱۲ ص ۴۷۴)

(۲۱۵) ﴿حبیب بن ابی ثابتؒ﴾

ابویحیٰی کنیت ہے الاعور ہیں الاسدی الکاہلی اور الکوفی ہیں صدوق ثقة المجتهد الکبیر الشان احد الاعلام الکبار روی عن ابن عباس وجندب وعنه سفیان وامم مات سنة تسع عشرة ومائة خرج له البخاری فی الادب والخمسة (مناوی ۱۴۸) قال البخاری عن علی بن المدینی له نحو مائتی حدیث قال العجلی کوفی تابعی ثقة وقال ابوحاتم صدوق ثقة وقال ابن عدی وقد حدث عنه الائمة وهو ثقة حجة (تهذیب ج۲ ص ۱۵۶)

(۲۱۶) ﴿سمرۃ بن جندبؓ﴾

جلیل القدر صحابی ہیں صدوق الحدیث ہیں عظیم الامانۃ مِن عظماء حفاظ المکثرین (مواہب ۷۴) مات سنة ثمان او تسع وخمسين وقيل ستين (مناوی ۱۴۸)

روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابى عبيدة وعنه ابناه سليمان وسعد وعبدالله بن بريدة كان الحسن وابن سيرين وفضلاء اهل البصرة يثنون عليه قال ابن سيرين كان عظيم الامانة صدوق الحديث يحب الاسلام واهله قال ابن عبدالبر مات بالبصرة سنه ثمان وخمسين سقط فى قدر مملوءة ماء حارا فكان ذلك تصديقا لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم له ولابى هريرة وثالث معهمايعنى ابا محذورة آخركم موتا فى النار . وقد جاء فى سبب موته غير ماذكر (تهذيب ج۴ ص ۲۰۷)

قدمت به أمه المدينة وهو صغير ' بعد أن توفى أبوه 'وتزوجهاأنصارى ' وكان فى حجره حتى كبر 'وأجازه النبى صلى الله عليه وسلم فى المقاتلة يوم أحد وغزا مع النبى غزوات ' ثم سكن البصرة ' وكان زياديستخلفه عليها إذا سارإلى الكوفة وعلى الكوفة إذا سار إلى البصرة روى له مائة حديث ' اتفق البخارى ومسلم على حديثين .(اتحافات ص ۱۱۱)

(۲۱۷) ﴿یحییٰ بن زکریاؒ﴾

الہمدانی الکوفی ہیں احد الفقهاء الكبار المحدثين الاثبات قيل لم يغلط قط خرج له الستة (مواہب ۷۴) ۱۸۳ھ میں مدائن میں انتقال ہوا۔

روى عن ابيه والاعمش وابن عون وعاصم الاحول وعنه يحيىٰ بن آدم واحمد بن حنبل ويحيىٰ بن معين .

قال ابن المدينى هومن الثقات وقال ايضاانتهى العلم اليه فى زمانه قال ابوحاتم مستقيم الحديث ثقة صدوق قال العجلى ثقة وهو ممن جمع له الفقه والحديث وكان على قضاء المدائن ويعدّ من حفاظ الكوفيين بالحديث متقنا ثبتا صاحب سنة (تهذيب ج ۱۱ ص ۱۸۳)

(۲۱۸) ﴿ ابیؒ ﴾

مراد زکریا ہیں صدوق مشہور حافظ وثقه احمد وقال ابوحاتم لین (مواهب ۷۴) وقال ابوزرعة صویلح یدلس (مناوی ۱۴۹) ۱۴۹ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۱۹) ﴿ مصعب بن شیبہؒ ﴾

العبدی المکی ہیں من الخامسة خرج له مسلم قال ابوحاتم لا یحمدونه والدار قطنی لین واحمد له مناکیر وابوداؤد ضعیف (مناوی ۱۴۹) روی عن ابیه وعمة ابیه صفیة وطلق بن حبیب وعنه ابنه زرارة وابن جریج ومسعر قال یحییٰ ابن معین والعجلی ثقة وقال ابن سعد کان قلیل الحدیث (تهذیب ج ۱۰ ص ۱۴۷)

(۲۲۰) ﴿ صفیةؒ ﴾

یہ شیبة العبدریة کی بیٹی ہے بنوعبدالدار کی طرف نسبت ہے من صغار الصحابة (مناوی ۱۴۹) روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وعائشة وام حبیبة روی عنها ابنها منصور وقتادذکرها ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۲ ص ۴۵۸)

(۲۲۱) ﴿ الشعبیؒ ﴾

مشہور فقیہ ہیں کبار تابعین سے ہیں رویٰ عن خمس مائة صحابی وکان یمازح (مناوی ۱۵۰) یہاں پر شعبی فتح ش کے ساتھ ہے اصل نام عامر بن شراحیل ہے والشُعبی (بالضم) هو معاویة ابن حفص الشُعبی نسبة لجده والشِعبی (بالکسر) هو عبدالله بن مظفر الشعبی کلهم محدثون (مواهب ۷۵) علامہ ذھبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں "الشعبی علامة التابعین ابوعمرو" کے عنوان سے تقریباً دس صفحات میں آپؒ کا تذکرہ فرمایا ہے هو من شعب همدان مولده فی اثناء خلافة عمر فی ما قیل کان اماما حافظا فقیها متقنا ثبتا وکان یقول ما کتبت سوداء فی بیضاء ..وهو اکبر شیخ لأبی

حنیفةؒ روی عن ابی هریرة وابن عباس وعائشة وعبدالله بن عمر وعنه اسمٰعیل بن ابی خالد والاعمش وابوحنیفة وخلق قال احمد العجلی مرسل الشعبی صحیح عن ابی بکر قال قال لی ابن سیرین الزم الشعبی فلقد رائیته یستفتی والصحابة متوافرون قال عاصم الاحول مارائیت احداً اعلم بحدیث اهل الکوفة والبصرة والحجاز من الشعبی واستعمل ابن هبیرة الشعبی علی القضاء الخ (تذکرة الحفاظ ج۱ ص ۷۹)

(۲۲۲) ﴿عروةؒ﴾

ثقة خرج له الستة (مواهب ۷۵) الثقفی الکوفی ولی امرة الکوفة ثقة مات بعد الستین خرج له الستة (مناوی ۱۵۰) آپؒ کالقب ابویعفور تھا ۷۵ھ میں حجاج نے آپ کو کوفہ کا والی بنایا روی عن ابیه وعائشة وعنه الشعبی ونافع بن جبیر وعباد بن زیاد وغیرهم قال العجلی کوفی تابعی ثقة قلت وذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من افاضل اهل بیته (تهذیب ج۷ ص ۱۷۱)

(۲۲۳) ﴿ابیهؒ﴾

مراد حضرت مغیرة ہیں مشہور صحابی ہیں وکان مِن خدمة المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم خرج له الستة (مناوی ۱۵۰) شهد الحدیبیة وما بعدها وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه اولاده عروہ وحمزة وعقار وغیرهم قال ابن سعد کان یقال له مغیرة الرأی وشهد الیمامة وفتوح الشام والقادسیة . قال ابوالقاسم البغوی کان اول من وضع دیوان البصرة (تهذیب ج۱۰ ص ۲۳۵)

(۲۲۴) ﴿ایوب السختیانیؒ﴾

کبار مشاہیر فقہاء سے ہیں احد المشاهیر الکبار الثقات ثقة ثبت حجة مِن وجوه الفقهاء العباد الزهاد وحجّ اربعین حجة خرج له الجماعة (مناوی ۱۵۲) ۱۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ صاحب تذکرۃ الحفاظ ان کا ترجمہ اس طرح ذکر کرتے ہیں۔ ایوب بن ابی تمیمة کیسان الامام ابوبکر السختیانی البصری الحافظ احد الاعلام . قال ابن المدینی له نحو ثمان مائة حدیث وقال شعبة کان ایوب سیّد العلماء روی عن عمرو بن سلمة وسعید بن جبیر وابی قلابة وعنه شعبة ومعمر والحماد ان

والسفیانان (تذکرة الحفاظ ج۱ ص ۱۳۰)

(۲۲۵) ﴿محمد بن سیرینؒ﴾

البصری ہیں اکابر تابعین میں سے ہیں۔ هوتابعی جلیل مشهور امام فی علم التعبیر اخرج حدیثه الائمة الستة وهو مِن موالی انس کاتبه علی عشرین الفاً فاداها وعتق وکان له اولاد ستة کلهم نجباء محدثو ن وهم محمد ومعبد وانیس ویحییٰ وحفصة وکریمة ومِن نوادر الاسانید روی محمد عن یحییٰ عن انیس حیث وقع فی الاسناد ثلاثة اخوة (جمع ۱۵۳) تیس صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کان ثقة ماموناً فقیهاً اماماً ورعاً فی فقهٍ فقیهاً فی ورعه قال ابن عون لم ار فی الدنیا مثله ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا۔ (مناوی ۱۵۳) صاحب تذکرۃ الحفاظ لکھتے ہیں۔ کان فقیها اماما غزیر العلم ثقة ثبتا علامة فی التعبیر رأسا فی الورع وامّه صفیة مولاة لابی بکر الصدیق رضی الله عنه (تذکرة الحفاظ ج۱ ص ۷۸)

(۲۲۶) ﴿جعفر بن سلیمان الضبعیؒ﴾

بنی ضبعۃ قبیلہ کی طرف نسبت ہے بعض نسخوں میں ضبیعی بھی آیا ہے ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ صدوق زاهد لکنه ینسب الی التشییع (جمع ۱۵۵) کان مِن العلماء الزهاد علی تشییعه بل رفضه وثقه ابن معین وضعفه ابن القطان وقال احمد لا باس به (مناوی ۱۵۵) علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں روی عن ثابت البنانی وابن جریج وعطاء بن السائب وعنه الثوری وعبدالرحمٰن بن مهدی ومالک بن دینار قال ابن حبان کان جعفر من الثقات فی الروایاتِ غیر انه ینتحل الی اهل البیت ولم یکن بداعیة الی مذهبه قال البزار امّا حدیثه فمستقیم (تهذیب ج۲ ص ۸۱)

(۲۲۷) ﴿مالک بن دینارؒ﴾

هو تابعی مشهور (جمع ۱۵۵) بصرہ کے علماء اور زھاد سے ہیں نسائی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے ائمہ اربعۃ نے تخریج کی ہے بخاریؒ نے ان سے اپنی تاریخ میں تخریج کی ہے روی عـــن

انس مات سنة ثلاثين ومائة (مناوی ۱۵۵) چونکہ صحابی منقطع ہے اسلئے یہ حدیث مرسل ہے فالحديث مرسل (جمع ۱۵۵) كان ابوه من سبى سجستان وقيل من كابل روى عن انس بن مالک وابن سيرين وعطاء بن ابی رباح وعنه ابان بن يزيد وصدقة بن موسىٰ ذكره ابن حبان فى الثقات وقال كان يكتب المصاحف بالاجرة ويتقوت باجرته (تهذيب ج۱۰ ص ۱۳)

(۲۲۸) ﴿ دلہم بن صالحؒ ﴾

دلہم، جعفر کے وزن پر ہے ابوداؤدؒ نے کہا لا باس به ابن معین نے کہا کہ ضعیف ہے، شعبی وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ خرج له ابوداؤد وابن ماجة والبخاری (مواهب ۷۸) کندہ قبیلہ سے ہیں اسلئے الکندی الکوفی سے معروف ہیں روى عن عطاء وعكرمة وعنه وكيع وابونعيم وعبيدالله بن موسىٰ قال ابوحاتم هو احب الیّ من بكير بن عامر (تهذيب ج۳ ص ۱۸۴)

(۲۲۹) ﴿ حجیر بن عبداللہؒ ﴾

اخرج حديثه ابوداؤد والترمذى وابن ماجة (جمع ۱۵۶) قال الذهبى يجهل وحسن له المصنف وفى التقريب مقبول من الثامنة خرج له ابوداؤد (مناوی ۱۵۶) روى عن عبدالله بن بريدة وعنه دلهم بن صالح اخرجوا له حديثا واحدًا فى المسح على الخف وحسنه الترمذى ذكره ابن حبان فى الثقات (تهذيب ج۲ ص ۱۸۹) ابن بریدہ کا تذکرہ صفحہ۱۵۲ پر گذر چکا ہے۔ ابن بريدة وهو الصواب، وفى بعض النسخ ابوبريدة وغلطه القسطلانى (اتحافات ۱۱۹)

(۲۳۰) ﴿ الحسن بن عیاشؒ ﴾

الاسدی الکوفی ہیں ان کی معین نے توثیق کی ہے۔ اخرج حديثه مسلم والترمذى والنسائى (جمع ۱۵۷) مات سنة اثنين وثلاثين ومائة قال الحافظ الزين العراقى وليس للحسن بن عياش عند المولف الا هذا الحديث الواحد (مناوی ۱۵۷) روى عن الاعمش ومغيرة وابى اسحق الشيبانى وعنه ابن المبارک وابن مهدى ويحيىٰ بن آدم قال النسائى والعجلى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات

له فی صحیح مسلم حدیث واحد فی الجمعة وقال الطحاوی ثقة حجة (تهذیب ج۲ ص ۲۷۰)

(۲۳۱) ﴿خالد الحذاءؒ﴾

الحذاء کا معنیٰ پارہ دوز یعنی موچی، جوتے بنانے والا ایک لفظِ خصاف بھی بولا جاتے ہیں جوتوں کی مرمت کرنے والے اس نام سے امام خصافؒ بھی مشہور ہوئے ہیں۔

مگر خالد موچی نہیں تھے بلکہ موچیوں کے بازار میں موچیوں کے ساتھ ان کی نشست و برخاست تھی ویسمٰی به لقعوده فی سوق الحذائین (مناوی ۱۵۹) بعض کہتے ہیں کہ موچیوں کے خاندان سے شادی کی تھی اولکونه تزوج منهم اولکونه کان کثیراً ما یقول احذ هذا الحذو علی هذا الحدیث لالکونه حذاء (مناوی ۱۵۹) شیخ عبدالرؤف لکھتے ہیں ثقة امام حافظ تابعی جلیل القدر کثیر الحدیث واسع العلم مات سنة احدی واربعین ومائة خرج له الجماعة وقدعیب بدخوله فی عمل السلطان (جمع ۱۵۹) خرج له الجماعة (مواهب ۸۱) ۸۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۳۲) ﴿یعقوب بن ابراھیمؒ﴾

ابویوسف المدنی روی عن ابیه وشعبة وعنه ابن معین واسحق قال ابن سعد کان ثقة ماموناً یقدم علی اخیه فی الفضل والورع والحدیث قال العجلی ثقة ۲۰۸ھ میں وفات ہوئی (تهذیب ج۱۱ ص ۳۳۳) ثقة مکثر خرج له الجماعة ویعقوب بن ابراهیم فی الرواة کثیر جدا وکان ینبغی تمییزه (مناوی ۱۶۰)

(۲۳۳) ﴿ابواحمد الزبیریؒ﴾

هو محمد بن عبدالله بن الزبیر الاسدی الکوفی روی عن یحییٰ بن ابی الهیثم وعیسیٰ بن طهمان وسفیان الثوری وعنه ابنه طاهر واحمد بن حنبل وبندار قال النصر بن علی سمعت احمد الزبیری یقول لا ابالی ان یسرق منی کتاب سفیان انی احفظه کله وقال ابن نمیر هو صدوق فی الطبقة الثالثة من اصحاب الثوری ما علمت الاخیر ا مشهور بالطلب ثقة صحیح الکتاب وقال

ابو حاتم عابد مجتهد حافظ للحديث له اوهام مات سنة ثلاث ومائتين (تهذيب ج۹ ص ۲۲۷) زبیری ان کے جدامجد زبیر کی طرف نسبت ہے الکوفی ہیں اخرج حديثه الستة (جمع ۱۶۰) ثقة ثبت لكنه يخطى فى حديث الثورى مات سنة ثمان ومائتين من التاسعة (مناوى ۱۶۰)

(۲۳۴) ﴿عیسیٰ بن طھمانؒ﴾

یہ ابوبکر البصری ہیں طھمان عطشان کے وزن پر ہے نزيل الكوفة عن انس وناس وعنه يحيىٰ بن آدم وقبيصة وعروة ووثقوه وفى التقريب صدوق خرج له البخارى والنسائى (مناوى ۱۶۰) قال ابو حاتم ثقة لابأس به يشبه حديثه حديث اهل الصدق مابحديثه بأس ابن حبان يتفرد بالمناكير (تهذيب ج۸ ص ۱۹۳)

(۲۳۵) ﴿سعید بن ابی سعید المقبریؒ﴾

ان کا نام کیسان تھا مقبری کی نسبت اس لئے کی جاتی ہے کہ نسبة لزيارة القبور اوحفظها او لكون عمر جعله على حفرها فالمقبرى صفة لابى سعيد وهو كثير الحديث ثقة وقال احمد لاباس به لكنه اختلط قبل موته بثلاث سنين وروايته عن عائشة وام سلمة مرسلة مات سنة ثلاث وعشرين ومائة او قبلها او بعيدها خرج له الجماعة (مناوى ۱۶۱) قال ابن المدينى وابن سعد والعجلى وابوزرعة والنسائى ثقة قال ابن معين هو اثبت الناس فى سعيد بن ابى ذئب روى عن سعد وابى هريرة وعنه مالك وابن اسحق وابن ابى ذئب وغيرهم كان ابوه مكاتبا لامرأة (تهذيب ج۴ ص ۳۴)

(۲۳۶) ﴿عبید بن جریجؒ﴾

التيمى روى عن ابن عمر وابن عباس وابى هريرة وعنه زيد بن عتاب وسليمان بن موسىٰ قال ابوزرعة والنسائى ثقة ذكره ابن حبان فى الثقات له عندهم حديث واحد عن ابن عمر فى لبس النعل السبتية قلت وقال العجلى مكى تابعى ثقه (تهذيب ج۷ ص ۵۷) اخرج حديثه الشيخان وغيرهما وهو مدنى تابعى (جمع ۱۶۱)

(۲۳۷) ﴿ابن ابی ذئبؒ﴾

نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے الامام الکبیر الشان ثقة فقیه فاضل عالم باسل کامل روی عن عکرمة ونافع وخلف وعنه معمر وابن المبارک وابن وهب وامم کان عظیم الشان وقال احمد کان افضل من مالک ولما حج المهدی ودخل المسجد النبوی قاموا الاابن ابی ذئب فقیل له قم لامیرالمومنین قال انما تقوم الناس لرب العالمین فقال المهدی دعوه قامت منی کل شعرة (مناوی ۱۶۲) قال ابن حبان فی الثقات کان من فقهاء اهل المدینة وعبّاد هم وکان من اَقْوَل اهل زمانه للحق قال الخلیلی ثقة اثنی علیه مالک حدیثه فخرج فی الصحیح اذا روی عنه الثقات فشیوخه شیوخ مالک لکنه قدیروی عن الضعفاء ۱۵۸ ھ میں وفات ہوئی (تهذیب ج۹ ص ۲۷۰)

(۲۳۸) ﴿صالحؒ﴾

هو ابن النبهان روی عن ابی الدرداء وعائشة وابی هریرة وعنه موسیٰ وابن عقبة وابن ابی ذئب وابن جریج قال مالک لیس بثقة وقال احمد بن حنبل قد روی عنه اکابر اهل المدینة وهو صالح الحدیث ما اعلم به بأسا ذکره ابوالولید الباجی فی رجال البخاری (تهذیب ج۴ ص ۳۵۷)

ثقة ثبت مگر آخر عمر میں مزاج میں تغیّر آ گیا تھا اسلئے یأتی باشیاء تشبه الموضوعات فاستحق الترک وکان قبل تغیره ثبتاً (مناوی ص ۱۶۲) ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

یہ حضرت التوامة کے مولیٰ تھے وهی امرأة لها صحبة وهی مِن صغار الصحابة (مواهب ۸۲) وسمیت توأمة لانها کانت مع اخت فی بطن وهی اخت ربیعة ابن امیة (جمع ۱۶۲)

(۲۳۹) ﴿السدیؒ﴾

یہ السدی الکبیر سے مشہور ہیں والسدة باب الدار نسب الیها لبیعه المقانع بباب مسجد الکوفة واسمه اسماعیل بن عبدالرحمن (مناوی ۱۶۲) اور ایک دوسرے السدی الصغیر ہیں جن کا نام حفید السدی ہے السدی الکبیر ثقہ ہیں وثقه احمد خرج له الجماعة الا البخاری (مواهب ۸۲) ۱۲۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۴۰) ﴿من سمع﴾

شیخ البیجوریؒ فرماتے ہیں قال العسقلانی ولم ار فی روایة التصریح باسم من حدث السدی واظنه عطاء بن السائب فانه اختلط آخرا(مواهب ۸۲)

(۲۴۱) ﴿عمرو بن حریثؓ﴾

القرشی المخزومی ہیں صغیر صحابی ہیں خرج له الجماعة (مواهب ۸۳) قال الواقدی مات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو ابن عشرة وروی عنه ابنه جعفر وخلیفة واصبغ وعطاء بن السائب وغیرهم (جمع ۱۶۲)

(۲۴۲) ﴿الاعرجؒ﴾

احمد کے وزن پر ہے نام عبدالرحمٰن باپ کا نام ہرمز ہے ابوداؤد المزنی کے لقب سے مشہور ہیں ثقة ثبت عالم (مناوی ۱۶۳) اسکندریہ میں ۱۱۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابی هریرة وابی سعید وابن عباس وعنه زید بن اسلم وصالح بن کسیان والزهری قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن لهیعة عن ابی النضر کان الاعرج عالما بالانساب والعربیة (تهذیب ج۶ ص ۲۶۰)

(۲۴۳) ﴿محمد بن مرزوق ابوعبداللہؒ﴾

الباہلی ہیں جبکہ محمد بن مرزوق بن عثمان البصری ۔ دوسرے صاحب ہیں اس دوسرے صاحب سے اصحاب ستہ میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے لم یرو عنه احد من الستة کما فی التقریب (مواهب ۸۵) جبکہ ابوعبداللہ الباہلی سے مسلمؒ ابن ماجہ اور ابن خزیمہ روایت کرتے ہیں مات سنة ثمان واربعین ومائتین (مناوی ۱۶۸) اس کی نسبت دادا کی طرف کی گئی ہے جیسے کہ علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ یہ دراصل محمد بن محمد بن مرزوق بن بکیر الباہلی ہیں قال ابوحاتم صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات وفی الزهرة روی عنه (م) سبعة احادیث وذکره منسوبا الی جده (تهذیب ج۹ ص ۳۸۲)

(۲۴۴) ﴿عبدالرحمٰن بن قیس ابومعاویہؒ﴾

الضبی الزعفرانی ہیں کنیہ ابوزرعۃ وغیرہ (مناوی ۱٦۸) کذا ذکرہ ابن حجر فی التقریب اخرج حدیثہ الستۃ (جمع ۱٦۸) قال ابن حجر سکن بغداد ثم نیسابور روی عن ھشام وشعبۃ وحمید الطویل وعنہ ابوداؤد الطیالسی ومحمد بن مرزوق واحمد بن منصور قال ابن عدی عامۃ ما یرویہ لہ یتابعہ علیہ الثقات (تھذیب ج٦ ص ۲۳۲)

(۲۴۵) ﴿عبداللہ بن وھبؒ﴾

اخرج حدیثہ النسائی وابن ماجۃ ایضاً (جمع ۱٦۸) احد الاعلام الاثبات صاحب التصانیف خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱٦۹) ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیہ وعنہ ابراھیم بن عمر وداؤد بن قیس وابوالھذیل وغیرھم قال بن معین ھو اقدم من اخیہ عبدالرحمن (تھذیب ج٦ ص ٦۷)

(۲۴٦) ﴿ابوعوانۃؒ﴾

ھو الوضاح ثقۃ ثبت مِن السابعۃ خرج لہ الجماعۃ (مناوی ۱۷۰) روی عنہ الستۃ (جمع ۱۷۰) ھو وضاح بن عبداللہ الیشکری کان من سبی جرجان رأی الحسن وابن سیرین وسمع من معاویۃ بن قرۃ حدیثا واحدا وروی عن اشعث بن ابی الشعثاء وقتادۃ وغیرھم وعنہ شعبۃ وحبان بن ھلال وسعید بن منصور وغیرھم قال ابن سعد کان ثقۃ صدوقا وقال العجلی ابوعوانۃ بصری ثقۃ (تھذیب ج ۱۱ ص ۱۰۳)

(۲۴۷) ﴿ابوبشرؒ﴾

امام ترمذی فرماتے ہیں ان کا نام جعفر بن ابی وحشیہ ہے اختلف فیہ ثقۃ وضعفاً (جمع ۱۷۲) ھو جعفر بن ایاس الیشکری الواسطی بصری الاصل ثقۃ مات سنۃ خمس وعشرین ومائۃ وقیل سنۃ ستۃ وعشرین ومائۃ (مناوی ۱۷۱) روی عن عباد بن بشر وسعید بن جبیر وعکرمۃ وعنہ

الاعمش وایوب وشعبة قال ابوزرعة والعجلی والنسائی ثقة وقال ابن معین طعن علیه شعبة فی حدیثه عن مجاهد قال من صحیفة (تهذیب ج۲ ص ۷۱)

(۲۴۸) ﴿حفص بن عمر بن عبید الطنافسیؒ﴾

الطنافس کے ساتھ منسوب ہیں منسوب الی طنافس جمع طنفسة. البساط الذی له حمل وحصیر مِن سعف قدره ذراع فکان النسبة للعمل اوالبیع اشعاراً بانه صار علما له بالغلبة واشتهر به وهو ثقة (جمع ۱۷۲) روی عن زهیر بن معاویة وعنه علی بن المدینی ومحمود بن غیلان قلت قال العجلی کوفی ثقة (تهذیب ج۲ ص ۳۵۲)

(۲۴۹) ﴿محمد بن عبداللہ الانصاریؒ﴾

اس نام کے تین افراد ہیں والمسمیٰ بهذا الاسم ثلاثة (جمع ۱۷۴) یہ ان میں سب سے بڑے ہیں ان کے دادے کا نام المثنیٰ ہے دوسرے کے دادے کا نام حفص ہے تیسرے کے دادے کا نام ''زیاد'' ہے اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۴) قاضی البصرة قال ابوزرعة صالح الحدیث وابن معین ثقة ثبت (مناوی ۱۷۴) ۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیه وسلیمان التیمی وحمید الطویل وعنه البخاری وقتیبة بن سعید ومحمد بن بشار وغیر هم قال الاحوص عن ابن معین ثقة وقال ابوحاتم صدوق قال النسائی لیس به بأس وذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۹ ص ۲۴۴)

(۲۵۰) ﴿ابی یعنی عبداللّٰه بن المثنیؒ﴾

صدوق کثیر الغلط مِن السادسة خرج البخاری والنسائی (مناوی ۱۷۴) الانصاری البصری روی عن ثمامة بن عبداللّٰه والحسن البصری وثابت البنانی وعنه ابنه محمد وابوقتیبة ومسدد وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وقال ربمااخطأ وقال العقیلی لایتابع علی اکثر حدیثه (تهذیب ج۵ ص ۳۳۸)

(۲۵۱) ﴿ثمامةؒ﴾

ابن عبداللّٰه بن انس بن مالک الانصاری البصری قاضیها صدوق وثقه احمد واشار ابن معین

الی تضعیفه عزل سنة عشر ومائة مات بعد ذلک بقلیل خرج له البخاری (مناوی ۱۷۴)روی عن جده انس والبراء بن عازب وعنه ابن اخیه عبدالله بن المثنی وحمید الطویل وحماد بن سلمة قال احمد والنسائی ثقة وقال العجلی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۲۶)

(۲۵۲) ﴿نصر بن علی الجہضمیؒ﴾

ابوعمرو کنیت ہے ملک عراق کے شہر بصرہ میں ایک محلّہ بنام الجہاضمہ ہے نسبة الی جهاضمة محلة بالبصرة (جمع ۱۷۵) وکان احد الحفاظ الاعلام الثقات طلب للقضاء فقال استخیر فدعا علی نفسه فمات خرج له الجماعة (مواهب ۸۸)روی عن ابیه ویزید بن زریع وعبد الاعلیٰ وعیسیٰ بن یونس وغیرهم روی عنه الجماعة وابوزرعة وابوحاتم قال النسائی وابن خراش ثقة قال ابوبکر بن ابی داؤد کان المستعین بعث الی نصر بن علی لیولیه القضاء فقال لامیر البصرة ارجع فاستخیر اللّٰه تعالیٰ فرجع الیٰ بیته فصلی رکعتین ثم قال اللهم ان کان لی عندک خیر فاقبضنی الیک فنام فنبهوه فاذا هو میت مات ۲۵۰ھ (تهذیب ج۱۰ ص ۳۸۴)

(۲۵۳) ﴿نوح بن قیسؒ﴾

الحرانی ہیں نسبة الی حران وهی قبیلة مِن الازد وهو بصری صدوق (جمع ۱۷۵) صالح الحال حسن الحدیث وکان یتشیع ووثقه احمد لکن نقل عن یحییٰ تضعیفه وقال البخاری لم یصح حدیثه مات سنة ثلاث اواربع وثمانین ومائة خرج له مسلم والاربعة خلا البخاری (مناوی ۱۷۵) روی عن اخیه خالد بن مقیس وثمامة وایوب وابن عون وعنه یزید بن هارون وعفان ومسلم بن ابراهیم قال ابوداؤد ثقة بلغنی عن یحییٰ انه ضعفه وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن شاهین فی الثقات قال ابن معین هو شیخ صالح الحدیث (تهذیب ج۱۰ ص ۴۳۲)

(۲۵۴) ﴿خالد بن قیسؒ﴾

یہ رباح البصری کے بیٹے ہیں ثقة، صدوق و قال البخاری لا یصح حدیثه مِن التاسعة خرج له مسلم وابوداؤد (مناوی ۱۷۵)روی عن عطاء وعمرو بن دینار وقتادة وابومسلمة وعنه اخوه نوح بن

قیس وعلی بن نصر الجهضمی ومسلم بن ابراهیم قال ابن معین ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی ثقة (تهذیب ج ۳ ص ۹۷)

(۲۵۵) ﴿سعید بن عامرؒ﴾

الضبعی ہیں ابومحمد کنیت ہے البصری ہیں اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۶) احد الاعلام ثقة مامون صالح ربما وهم مِن التاسعة مات سنة ثمان ومائتین خرج له الستة (مناوی ۱۷۶) روی عن شعبة وهمام بن یحییٰ وسعید بن ابی عروبة وعنه احمد وعلی بن المدینی وبندار وغیرهم قال یحییٰ بن سعید هو شیخ المصر منذ اربعین سنة وقال ابوحاتم کان رجلا صالحا وکان فی حدیثه بعض الغلط وهو صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات مولده ۱۲۲ھ مات ۲۰۸ھ (تهذیب ج۴ ص ۴۴)

(۲۵۶) ﴿حجاج بن منہالؒ﴾

السلمی البصری ہیں ابومحمد کنیت ہے اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۷۷) ثقة مِن التاسعة ورع عالم مات سنة ست او سبع عشرة ومائتین (مناوی ۱۷۷) روی عن جریر بن حازم والحمادین وشعبة وعنه ابوموسیٰ وبندار والفضل بن عباس قال ابوحاتم ثقة فاضل وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال العجلی ثقة رجل صالح (تهذیب ج۲ ص ۱۸۲)

(۲۵۷) ﴿ابن جریجؒ﴾

المکی ہیں مشہور فقیہ ہیں احد الاعلام اول من صنف فی الاسلام قال یحییٰ هو اثبت مِن مالک مات سنة خمسین ومائة (مناوی ۱۷۷) هو عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ابوالولید روی عن حکیمة بنت رقیقة وابیه عبد العزیز وعطاء بن ابی رباح وکثیرین وعنه الاوزاعی واللیث ویحییٰ بن سعید الانصاری وغیرهم قال علی بن المدینی نظرت فاذا الاسناد تدور علی ستة فذکرهم ثم قال فصار علم هو لاء الی من صنف فی العلم منهم من اهل مکة عبدالملک بن جریج . قال المیمونی سمعت ابا عبدالله غیر مرة یقول کان ابن جریج من اوعیة العلم وقال ابوعاصم کان من العباد وکان یصوم الدهر الا ثلاثة ایام من الشهر (تهذیب

ج۶ ص ۳۵۷)

(۲۵۸) ﴿ عبداللہ بن نمیرؒ ﴾

الهـمـدانی ابوهشام الکوفی ثقة مِن التاسعة خرج له الجماعة (مناوی ۱۷۸) اخرج حدیثه الستة (جـمـع ۱۷۸) روی عـن اسماعیل بن ابی خالد والاعمش وهشام بن عروة وعنه ابنه محمد وابـوخیثـمة وعـلی بن المدینی وابو کریب قال ابوحاتم کان مستقیم الدهر وقال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۶ ص ۵۲)

(۲۵۹) ﴿ محمد بن سہل البغدادیؒ ﴾

التیمی مولاهم ابوبکر اخرج حدیثه مسلم والترمذی والنسائی (جمع ۱۸۵)

(۲۶۰) ﴿ یحییٰ ابن حسانؒ ﴾

ثقة امام رئیس خرج له الجماعة الاابن ماجة مات سنة ثمان ومائتین (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۱) ﴿ سلیمان بن بلالؒ ﴾

ثقة امام جلیل ولی خراج المدینة مات سنة اثنین وسبعین ومائة خرج له الکل (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۲) ﴿ شریک بن عبداللہؒ ﴾

وثقه ابوداؤد وقال ابن معین لا باس به . (مناوی ص۱۸۵)

(۲۶۳) ﴿ ابراھیم بن عبداللہؒ ﴾

ابن حنین ثقة مات بعد المائة خرج له الستة (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۴) ﴿ عن ابیہ ﴾

مراد عبداللہ بن حنین ہیں ثـقة مِـن الثـالثة خـرج لـه الـجـمـاعة له صحبة کان یخدم المصطفیٰ ثم وهبه للعباس (مناوی ۱۸۵)

(۲۶۵) ﴿ احمد بن صالحؒ ﴾

المصری ہیں لہ نسبة الی مصر ثقة حافظ تکلم فیه لکن اثنیٰ علیه غیر واحد روی عنه البخاری وابوداؤد (مواهب ۹۱)

(۲۶۶) ﴿ ابورافعؒ ﴾

نام عبدالرحمٰن ہے حماد بن سلمہ کے شیخ ہیں قال البخاری فی حدیثه منا کیر مِن الرابعة روی له الاربعة (مناوی ۱۸۶)

(۲۶۷) ﴿ ابراھیم بن الفضلؒ ﴾

ای ابن سلیمان المخزومی لا ابراهیم بن الفضل بن سوید ومانحن فیه شیخ مدنی روی عنه المصنف وابن ماجة قال ابن معین ضعیف لا یثبت حدیثه لیس بشئی وقال جمع متروک وقال احمد لیس بقوی (مواهب ص ۹۲)

(۲۶۸) ﴿ ابوالخطابؒ ﴾

نام زیاد بن حافظ ہے ثقة ہیں حافظ ہیں خرج له الستة (مواهب ۹۲)

(۲۶۹) ﴿ عبداللہ بن میمونؒ ﴾

ضعیف بالاتفاق (جمع ۱۸۷) قال البخاری ذاهب الحدیث وقال ابوحاتم متروک وقال ابوزرعة واه وقال ابن حبان لا یجوز الاحتجاج به خرج له المصنف (مواهب ۹۲)

(۲۷۰) ﴿ جعفر بن محمدؒ ﴾

ای الصادق لقب به لکمال صدقه وورعه اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ ومسلم والاربعة وامه ام فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر وامها اسماء بنت ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی الصدیق مرتین (مواهب ۹۲) لقب بالصادق لکمال صدقه اخرج حدیثه البخاری فی التاریخ ومسلم والاربعة کانت له مواعظ جلیلة (ونصائح غالیة قال یوماً لسفیان الثوری اذا انعم الله

علیک بنعمة فاحببت بقاء ها فاکثر من الحمد والشکر علیها واذا استبطأت الرزق فاکثر مِن الاستغفار واذا اکربک امرمِن سلطان وغیره فاکثر مِن ذکر لاحول ولاقوة الا باﷲ مانها جناح الفرج وکنز مِن کنوز الجنة (اتحافات ۱۴۱)

(۲۷۱) ﴿عن ابیہ﴾

ای محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الملقب بالباقر لانه بقر العلم ای شقه وعلم اصله وفرعه وجلیّه وخفیّه وامه ام عبداﷲ بنت الحسن بن علی بن ابی طالب وهوتابعی جلیل سمع جابرا وانساً وروی له البخاری ومسلم (جمع ۱۸۷)

(۲۷۲) ﴿الصلت بن عبداللہؒ﴾

بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اخرج حدیثه ابوداؤد والترمذی (جمع ۱۸۷) من السادسة وثقوه (مناوی ۱۸۷)

(۲۷۳) ﴿ابن ابی عمرؒ﴾

نام محمد ہے یحییٰ کے فرزند ہیں ینسب الی جده (جمع ۱۸۸)

(۲۷۴) ﴿ایوب بن موسیٰؒ﴾

ای ابن عمرو بن سعید بن العاص الاموی اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۸۸) قال الازدی لا یقوم اسناد حدیثه قال الذهبی ولا عبرة بقوله مع توثیق احمد ویحییٰ مِن السادسه (مناوی ۱۸۸)

(۲۷۵) ﴿محمد بن عیسیٰؒ﴾

ان کی کنیت ابوجعفر ہے وهو ابن الطباع اخرج حدیثها البخاری فی التعلیق الاربعة (جمع ص ۱۹۰) یہ حکاک یعنی نگینہ بنانے والے نقاش الخاتم تھے یہ حافظ مکثر اور اور فقیہ تھے امام ابوداؤد کا ارشاد ہے ان کو چالیس ہزار احادیث یاد تھیں وقال ابوحاتم ثقة مامون مارائینا احفظ للابواب منه

روی له الستة (مواهب ص ۹۴)

(۲۷۶) ﴿عباد بن العوامؒ﴾

ابوحاتم نے ان کو ثقہ کہا ہے وقال احمد حديثه عن ابن ابی عروبة مضطرب (مناوی ۱۹۰)

(۲۷۷) ﴿سعید بن عروبہؒ﴾

اپنے وقت کے امام تھے ان کی بہت سی مولفات ہیں قدری تھے خرج له الستة (مناوی ۱۹۰) ۱۵۷ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۸) ﴿محمد بن عبید المحاربیؒ﴾

المحاربی عرب کے ایک قبیلہ المحارب کی طرف نسبت ہے امام ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ۲۴۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۷۹) ﴿عبدالعزیز بن ابی حازمؒ﴾

قال احمد لم يكن يعرف بطلب الحديث ولم يكن بالمدينة بعد مالك افقه منه ويقال ان كتب سليمان بن بلال وقعت اليه ولم يسمعها وقال ابن معين ثقة مات سنة اربع وثمانين ومائة خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۰)

(۲۸۰) ﴿سعید بن ابی الحسنؒ﴾

یہ حضرت حسن بصریؒ کے بھائی ہیں ثقہ ہیں خرج له الجماعة' اوساط التابعين سے ہیں اخرج حديثه الستة وهذا الحديث مرسل لانه من اوساط التابعين لكن يشهد له الحديث المتقدم (جمع ۱۹۳) ۱۰۰ھ میں انتقال ہوا۔ روى عن على وابن عباس وعبدالرحمن بن سمرة وعنه اخوه الحسين وقتادة وسليمان قال ابوزرعة والنسائی ثقة وذكره خليفة فى الطبقة الثانية من قراء اهل البصرة قال العجلى تابعی ثقة (تهذيب ج۴ ص ۱۵)

(۲۸۱) ﴿ابو جعفر محمد بن صدران البصری﴾

صدوق ثقة خرج له ابوداؤد والترمذی والنسائی (مناوی ۱۹۴) هو ابن ابراهیم بن صدران المؤذن وقد ینسب الی جده روی عن علی بن عبدالاعلیٰ ومعتمر بن سلیمان وطالب بن حجیر روی عنه ابوداؤد والترمذی والنسائی قال ابوداؤد ثقة وقال النسائی لا بأس به ذکره ابن حبان فی الثقات مات ۲۴۳ھ (تهذیب ج۹ ص ۱۱)

(۲۸۲) ﴿طالب بن حجیر﴾

امام بخاری نے ان سے ادب مفرد میں تخریج کی ہے اور ترمذیؒ نے بھی وارتضاه المصنف وضعفه القطان (مواهب ۹۴) قال الذهبی صدوق مِن السابعة (مناوی ۱۹۴) العبدی البصری روی عن هودة بن عبدالله العصری وعنه قیس بن حفص الدارمی ومحمد بن ابراهیم قال ابوزرعة وابو حاتم شیخ ذکره ابن حبان فی الثقات وقال ابن عبد البرهو عندهم من الشیوخ ثقة (تهذیب ج۵ ص ۸)

(۲۸۳) ﴿ہود بن عبداللہ﴾

مقبول من الرابعة یعدّ فی البصریین خرج له البخاری فی الادب المفرد (مناوی ۱۹۴) هو ابن عبدالله بن سعد العبدی العصری روی عن جده مزیدة بن جابر وعنه طالب بن حجیر ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱۱ ص ۶۵)

(۲۸۴) ﴿جدہ﴾

جو والدہ کی طرف سے ہے یعنی نانا ان کا نام مزیدہ بن مالک العصری بن عبدالقیس ہے جمہور کے نزدیک یہی معروف ہے علی ما اختاره الجزری فی تصحیح المصابیح (جمع ۱۹۴)

(۲۸۵) ﴿محمد بن شجاع البغدادی﴾

یہ المرودی ہیں ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے اخرج حدیثه

الترمذی و النسائی (جمع ۱۹۵) واحترز به عن محمد بن شجاع المدائنی وهو ضعیف متروک رمی بالبدعة (مناوی ۱۹۵) ۲۴۴ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۸۶) ﴿ابوعبیدہ الحدادؒ﴾

بخاری ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے ان سے تخریج کی ہے ثقة تکلم فیه الازدی بلا حجة (مناوی ۱۹۵) آپ کنیت سے مشہور ہیں نام عبدالواحد بن واصل ہے بغداد کے رہنے والے تھے روی عن ابن عون وعثمان بن سعد وعنه احمد ابو خیثمة قال العجلی و ابو داؤد ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قلت وثقه الدار قطنی و الخطیب ۱۹۰ھ میں انتقال ہوا . (تهذیب ج٦ ص ۳۹۰)

(۲۸۷) ﴿عثمان بن سعدؒ﴾

الکاتب المودب البصری قال فی الکاشف لینه غیر واحد خرج له ابو داؤد (مناوی ۱۹۵)ضعیف اخرج حدیثه ابو داؤد والترمذی (جمع ۱۹۵) روی عن انس و الحسن البصری و ابن سیرین وعنه شعبة و ابو عبیدة الحداد وروح بن عبادة قال ابو جعفر السبتی عثمان بن سعید الکاتب بصری ثقة وقال الحاکم فی المستدرک بصری ثقة عزیز الحدیث.

(۲۸۸) ﴿ابوسعید عبداللہ بن سعید الاشجؒ﴾

حافظ ثقة امام اهل زمانه قال بعضهم مارایت احفظ منه خرج له الستة (مواهب ۹۷) ۲۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن اسماعیل بن علیة وحفص بن غیاث و ابی اسامة وعنه الجماعة و ابوزرعة و ابو حاتم و ابن خزیمة قال ابو حاتم ثقة صدوق امام زمانه ذکره ابن حبان فی الثقات وفی الزهرة روی عنه (خ) ثمانیة ومسلم سبعین حدیثا (تهذیب ج۵ ص ۲۰۸)

(۲۸۹) ﴿یونس بن بکیرؒ﴾

قال ابن معین صدوق وقال ابو داؤد لیس بحجة بوصل کلام ابن اسحاق بالاحادیث خرج له البخاری فی التعلیق ومسلم و ابو داؤد (مواهب ۹۷) ۱۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ الکوفی الحافظ روی عن

ابی خلدة خالد بن دینار وطلحة بن یحییٰ وعنه ابنه عبداللّٰہ ویحییٰ بن معین وسعید بن سلیمان وعن ابن معین انه ثقة صدوق ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال الساجی وکان صدوقا الا انه کان یتبع السلطان وکان مرجئاً (تهذیب ج ۱۱ ص ۳۸۲)

(۲۹۰) ﴿ یحییٰ بن عبادؒ ﴾

مدنی ثقة خرج له الاربعة (مناوی ۱۹۶) هو یحییٰ بن عباد بن عبداللّٰہ القرشی روی عن ابیه وجده وعمه حمزة وعنه هشام بن عروة وموسیٰ بن عقبة قال ابن معین والنسائی والدار قطنی ثقة وقال ابوحاتم مات قدیما وهو ابن ست وثلاثین ذکرہ ابن حبان فی الثقات .

(تهذیب ج ۱۱ ص ۲۰۶)

(۲۹۱) ﴿ ابیه ﴾

ای عباد اخرج حدیثه الستة (جمع ۱۹۶) هو عباد بن عبداللّٰہ بن الزبیر روی عن ابیه وجدته اسماء وعائشة وعنه ابنه یحییٰ وابن اخیه عبدالواحد بن حمزة قال النسائی ثقة وذکرہ ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال العجلی مدنی تابعی ثقة واما روایته عن عمر بن الخطاب فمرسلة بلا تردد (تهذیب ج ۵ ص ۸۵)

(۲۹۲) ﴿ جدہ عبداللّٰہ بن الزبیرؓ ﴾

احد العبادلة الاربعة وهو مِن کبار متأخری الصحابة عالم زاهد عابد استخلف بعد معاویة وتابعه ممالک الاسلام سوی الشام صلبه الحجاج (جمع ۱۹۶) روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وعن ابیه وعن جده (اب الام) ابی بکرو خالته عائشة وعمر وعثمان وعلی وعنه اولادہ عباد وعامر وام عمر و واخوہ عروة وغیرهم وهو اول مولود فی الاسلام بالمدینة من قریش . حضر وقعة الیرموک وبویع بالخلافة وکانت ولایته تسع سنین وقتله الحجاج بن یوسف سنة ۷۳ھ ـ قیل للشافعی هل سمع عبداللّٰہ بن الزبیر من النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال نعم ومات النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وهو ابن تسع سنین (تهذیب ج۵ ص ۱۸۷)

(۲۹۳) ﴿الزبیر بن العوامؓ﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور عظیم المرتبت صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس حدیث میں حضرت طلحہؓ کے حوالے سے انہوں نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جبکہ خود حضرت طلحہؓ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں ایمان لانے میں خاندان قریش میں ان کا ساتواں نمبر ہے مجلس شوریٰ کے ارکانِ ستہ میں سے ایک تھے جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے سخاوت وفیاضی پر خوش ہوتے تھے ایک مرتبہ سات لاکھ دراہم میں زمین فروخت کر کے تمام رقم فقراء ومساکین میں تقسیم کردی ۳۰ یا ۳۶ھ میں انتقال ہوا۔ حواری رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شهد بدرا وما بعدها وهاجر الهجرتين وهو اول من سلّ سيفا فی سبيل اللّٰہ روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعنه ابناه عبداللّٰہ و عروة ونافع ابن جبير لم يتخلف عن غزوة غزاها رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وهاجر وهو ابن ثمانی عشرة وقال مفيث بن سمی كانَ للزبير الف مملوک يؤدون الخراج ما يدخل بيته من خراجه درهما (تهذيب ج۳ ص ۲۷۴) شیخ ابراھیم البیجوریؒ لکھتے ہیں والصواب اثبات الزبير فی الاسناد وفی بعض النسخ الاقتصار علی عبداللّٰہ بن الزبير وهو خطأ لأن ابن الزبير لم يحضر وقعة احد فيكون قوله فی الحديث قال سمعت النبی يقول اوجب طلحة كذبا محضا لأن مولد ابن الزبير فی السنة الثانية مِن الهجرة وأحد فی الثالثة (مواهب ۹۷)

(۲۹۴) ﴿یزید بن خصیفہؒ﴾

نسبة لجده وهو يزيد بن عبداللّٰہ بن خصيفة الكندی قال جمع ثقة ناسک واما احمد فقال منكر الحديث خرج له الجماعة (مناوی ۱۹۷) روی عن ابيه والسائب بن يزيد وعنه الجعيد بن عبدالرحمٰن ومالک وابوعلقمة قال الاثرم عن احمد وابوحاتم والنسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات (تهذيب ج۱۱ ص ۲۹۷)

(۲۹۵) ﴿مساور الوراقؒ﴾

الكوفی الشاعر صدوق عابد ربما وهم مِن التاسعة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ۲۰۵) بائع

الورق اوصانعه اومنسوب الی ورق الشجر (جمع ۲۰۵)روی عن سیار ابی الحکم وجعفر بن عمرو وشعیب بن یسار مولی ابن عباس وعنه ابن زائدة وابن عیینة ووکیع وغیرهم ذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین ثقة (تهذیب ج۱۰ ص ۹۴)

(۲۹۶) ﴿جعفر بن عمروؒ﴾

المخزومی ثقة من الطبقة الثالثة روی له الجماعة الاالبخاری (مناوی ۲۰۵) روی عن ابیه وعدی بن حاتم وهو جده لامه وعنه مساور الوراق والمسیب بن شریک قلت ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۲ ص ۸۶)

(۲۹۷) ﴿ہارون ابن اسحٰق الهمدانیؒ﴾

نسبة الی قبیلة بالیمن (جمع ۲۰۶) وهو حافظ ثقة متعبد خرج له النسائی وابن ماجة والمصنف (مواهب ۱۰۰) ۲۵۸ھ میں انتقال ہوا۔ روی عن ابیه وحفص بن غیاث وابن عیینة روی عنه البخاری والترمذی والنسائی وغیرهم قال ابن خزیمة کان من خیار عبادالله وذکره ابن حبان فی الثقات قال النسائی ثقة (تهذیب ج۱۱ ص ۳)

(۲۹۸) ﴿یحییٰ بن محمد المدنیؒ﴾

نسبة لمدینة رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاصح واحترز به عن یحییٰ بن محمد المدنی ومانحن فیه صدوق لکن یخطئی خرج له ابوداؤد والمصنف وابن ماجة (مواهب ۱۰۰)

(۲۹۹) ﴿عبدالعزیز بن محمدؒ﴾

المدنیؒ ! حدث من کتب غیره فاخطأ قال النسائی حدیثه عن عبدالله العمری منکر من الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ۲۰۶)روی عن زید بن اسلم وشریک بن عبدالله ویحییٰ بن سعید الانصاری وعنه شعبة والثوری وابن اسحٰق وغیرهم قال احمد بن حنبل کان معروفا بالطلب واذا حدث من کتابه فهو صحیح واذا حدث من کتب الناس وهم وقال النسائی لیس بالقوی قال المزی روی له البخاری مقرونا بغیره ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا (تهذیب ج۶ ص ۳۱۵)

(۳۰۰) ﴿عبیداللہ بن عمرؒ﴾

نسبة الی الجد اذ هو عبیدالله بن عبدالله بن عمر اخو سالم مات قبل اخیه سالم كذا فی الكاشف (جمع ۲۰۶)

(۳۰۱) ﴿ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن الغسیلؒ﴾

آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن سلیمان بن عبدالله بن حنظلة الغسیل بن ابی عامر روی عن حمزة والمنذر والزبیر وعنه عبدالله بن ادریس والحسین بن الولید الزبیری .قال ابوزرعة والنسائی والدار قطنی ثقة وقال ابن عدی وهو مما یغتبر حدیثه ویکتب المتوفی ۱۷۲ھ (تهذیب ج ٦ ص ۱۷۲)غسیل فعیل کے وزن پر ہے صدوق لین مِن السادسة خرج له الجماعة الا النسائی (مناوی ۲۰۹) یہ حضرت غسیل الملائکة کے بیٹے ہیں جن کا نام حنظلہ ؓ تھا جو غسیل الملائکة کے لقب سے معروف ہیں یعنی فرشتوں کا غسل دیا ہوا جس کا واقعہ یہ ہے کہ جب غزوہ احد کے لئے کوچ کا اعلان ہوا تو یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول تھا اس حالت میں شور سنا معلوم ہوا کہ قافلہ جہاد پا بہ رکاب ہے یہ خبر سنتے ہی دوڑ پڑے اور قافلہ جہاد کے ساتھ چل دیئے اتنا موقع نہ مل سکا کہ غسل کر پاتے وہاں پہنچے تو شہید ہو گئے عام شہیدوں کی طرح ان کو غسل نہیں دیا گیا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں واپسی پر آپؐ نے تحقیق فرمائی تب ان کی اہلیہ سے سارا حال معلوم ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں غسیل الملائکة کا لقب عطا فرمایا دراصل یہ حقیقی جذبہ اور دین سے والہیت کا ایک مظہر ہے ان کے لئے دین پر مرمٹنا اور دین کے لئے جان دے دینا بہت آسان تھا اور وہ اسے مقصدِ حیات اور کامیابی سمجھتے تھے۔

(۳۰۲) ﴿حمید بن ھلالؒ﴾

العدوی البصری ثقة توقف فیه الانباری لدخوله فی عمل السلطان وقال ابن قتادة ما كانوا یفضلون احداً علیه فی العلم روی له الجماعة (مناوی ۲۱۰) روی عن عبدالله بن مغفل وعبدالرحمٰن بن

سمرة وانس وعنه ایوب السختیانی وعاصم الاحول قال القطان کان ابن سیرین لا یرضاه قال ابن معین والنسائی ثقة قال ابو هلال ماکان بالبصرة اعلم منه ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج۳ص۴۵)

(۳۰۳) ﴿ ابوبردہؓ ﴾

روی عن ابیه وعلی وحذیفة وعنه اولاده سعید وبلال والشعبی قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث وقال العجلی کوفی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا ۔
(تهذیب ج۱۲ ص ۲۲) ان کا نام عامر یا حارث ہے تابعی ہیں ابوالحسن الاشعریؒ کے جدامجد ہیں بہت بڑے فقیہ اور کوفہ کے قاضی تھے۔ پھر حجاج نے ان کو معزول کر دیا تھا کان من نبلاء العلماء (مناوی ۲۱۰)

(۳۰۴) ﴿ ابیه ﴾

ای عن ابی موسیٰ الاشعری الصحابی الجلیل (اتحافات ۱۶۱) واسمه عبداللّٰه بن قیس (مواهب ۱۰۲) قیل انّه قدم مکة قبل الهجرة فاسلم ثم هاجر الیٰ ارض الحبشة ثم قدم المدینة مع اصحاب السفینتین بعد فتح خیبر استعمله النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی زبید وعدن واستعمله عمر علی الکوفة روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن ابی بکر وعمر وعلی وابن عباس وعنه اولاده ابراهیم وابوبکر وابوبردة قال فیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اوتی هذا مزمارًا من مزامیر آل داؤد قال الشعبی خذوا العلم عن ست فذکره فیهم (تهذیب ج۵ ص ۳۱۷)

(۳۰۵) ﴿ موسیٰ بن عبیدةؒ ﴾

مصغرا هو الزیدی ضعفوه وقال احمد لا تحل الروایة عنه مات سنة ثلاث وخمسین ومائة خرج له ابن ماجة (مناوی ۲۱۳) روی عن اخویه عبداللّٰه ومحمد وایاس بن سلمة وعنه بکار بن عبداللّٰه والثوری وابن المبارک عن ابن حنبل یقول لایکتب حدیثه وقال ابوزرعة لیس بقوی الاحادیث

قال النسائی ضعیف (تهذیب ج۱۰ ص ۳۱۹)

(۳۰۶) ﴿ایاس بن سلمہؓ﴾

بن الاکوع فهی نسبة لجده ثقة خرج له الستة و کان سلمة شجاعارامیا فاضلا شهد بیعة رضوان وغزا مع المصطفیٰ سبع غزوات (مناوی ۲۱۳) روی عن ابیه وابن لعمار بن یاسر وعنه ابناه سعید ومحمد وعکرمة بن عمار قال ابن معین والعجلی والنسائی ثقة قال ابن سعد کان ثقة وله احادیث کثیرة ذکره ابن حبان فی الثقات ۱۱۹ھ میں وفات پائی (تهذیب ج۱ ص ۳۴۰)

(۳۰۷) ﴿مسلم بن نذیرؒ﴾

کوفی یکنی بابی الفیاض قال الذهبی صالح خرج له البخاری فی الادب والنسائی وابن ماجة. (المواهب ۱۰۴) روی عن حذیفة وعنه ابو اسحق السبیعی وزیاد بن فیاض ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان قلیل الحدیث (تهذیب ج ۱۰ ص ۱۲۶)

(۳۰۸) ﴿حذیفة بن الیمانؓ﴾

کان حذیفة صاحب سر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنافقین والفتن اسلم هو وابوه قبل بدر وشهد احدا وقتل ابوه فی المعرکة قتله المسلمون خطأ فوهب لهم دمه (جمع ۲۱۴) مات سنة ست وثلاثین (مناوی ۲۱۴) واسم الیمان دسیل روی حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن عمر وعنه جابر بن عبدالله وجندب بن عبدالله قال العجلی استعمله عمر علی المدائن ومات بعد قتل عثمان باربعین یوما وعن حذیفة خیرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الهجرة والنصرة فاخترت النصرة (تهذیب ج۲ ص ۱۹۳)

(۳۰۹) ﴿ابن لهیعةؒ﴾

کصحیفة عبدالله بن لهیعة الحضرمی الفقیه المشهور قاضی مصر قال الذهبی ضعفوه لکن حدیث ابن وهب وابن المبارک اوابی عبدالرحمان المقری عنه احسن واجودو بعضهم یصحح روایتهم عنه انتهی (المناوی ص ۲۱۷) و صدوق (جمع ص ۲۱۷) وقال بعضهم خلط

بعد احتراق کتبه و ضعفه النووی فی التهذیب مات سنة اربع و سبعین ومائة (مناوی ص ۲۱۷)
هو عبدالله بن لهیعة بن عقبة بن فرعان روی عن الاعرج وابی الزبیر و عنه شعبة و الثوری
والاوزاعی قال روح بن صلاح لقی ابن لهیعة اثنین و سبعین تابعیاً قال ابن المدینی عن ابن مهدی
لااحمل عنه قلیلاً ولا کثیرا قال الثوری عند ابن لهیعة اصول و عندنا الفروع حکی الساجی عن
احمد بن صالح کان ابن لهیعة من الثقات الا انه اذالقن شیئًا حدث به . (تهذیب ج ۵ ص ۳۲۷)

(۳۱۰) ﴿ ابویونسؒ ﴾

قال فی التقریب ثقة (مناوی ص ۲۱۷) هو مولیٰ ابی هریرة لان ابا یونس فی الرواة خمسة
مولیٰ ابی هریرة و هو المراد هنا و اسمه سلیم بن جبیر و مولی عائشة و آخر اسمه سالم بن ابی
حفصة و آخر اسمه حاتم و آخر اسمه الحسن بن یزید۔(مواهب ص۱۰۴)روی عن ابی هریرة و
عن ابی اسید الساعدی و عنه عمرو بن الحارث و حیوة بن شریح وقال النسائی ثقة و ذکره ابن
حبان فی الثقات ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی (تہذیب ج ۴ ص ۱۴۶)

(۳۱۱) ﴿ سعید بن عبدالرحمن المخزویؒ ﴾

المکی ثقة اخرج حدیثه الترمذی والنسائی (جمع ص ۲۲۰) روی عن هشام بن سلیمان وحسین
بن زید وابن عیینة وعنه الترمذی والنسائی وابن خزیمة قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات
(تہذیب ج ۴ ص ۴۹)

(۳۱۲) ﴿ عبادبن تمیمؒ ﴾

الانصاری المزنی المدنی ثقة وقیل ان له روایة (جمع ص ۲۲۰) و ثقه النسائی (مناوی
ص ۲۲۰) روی عن عمه عبدالله بن زید وجلته ام عمارة وابی قتادة و عنه عمرو بن یحیٰ
والزهری قال محمد بن اسحٰق والنسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی تابعی
ثقة .

(تہذیب ج ۵ ص ۷۹)

(۳۱۳) ﴿عمہ﴾

عبداللّٰہ بن زید بن عاصم خرج له الجماعة وهو اخو تميم لامه وقيل لابيه (مناوى ٢٢٠) صحابى شهير روى صفة الوضوء وغير ذلك ويقال هو الذى قتل مسيلمة الكذاب واستشهد بالحرة وروى عنه الستة (جمع ص ۲۲۰) قال ابن سعد بلغنى انه قتل بالحرة وقتل معه ابناه خلاد وعلى.

(تہذیب ج۵ص۱۹۶)

(۳۱۴) ﴿سلمة بن شبيب﴾

النيسا بورى نزيل مكة ثقة من الحادية عشر خرج له مسلم والاربعة. (مناوى ص ۲۲۱) روى عن عبدالرزاق وابى اسامة و عنه الجماعة سوى البخارى قال النسائى ماعلمنا به بأس قال ابونعيم الا صبحانى احد الثقات حدث عنه الا ئمة والقدماء ذكره ابن حبان فى الثقات وقال الحاكم هو محدث اهل مكة والمتفق على اتقانه و صدقه. مات ۲۴۷ھ (تہذیب ج۴ص۱۲۹)

(۳۱۵) ﴿عبدالله بن ابراهيم المدنى﴾

و فى نسخة المدينى متروك الحديث و نسبه ابن حبان الى الوضع لكن اخرج حديثه ابوداؤد والترمذى (جمع ص ۲۲۱) وقال متهم (مناوى ص ۲۲۱) روى عن ابيه واسحق بن محمد و مالك و عنه سلمة بن شبيب والحسن بن عرفة، قال ابن عدى عامة مايرويه لا يتابعه عليه الثقات قال ابن حبان يحدث عن الثقات بالمقلوبات. (تہذیب ج۵ص۱۲۱)

(۳۱۶) ﴿اسحاق بن محمد الانصارى﴾

مجهول تفرد عنه الغفارى خرج له ابوداؤد. (مناوی ص۲۲۱) روى له ابوداؤد الترمذى فى الشمائل (تہذیب ج۱ص۲۱۸)

(۳۱۷) ﴿ربيح بن عبدالرحمن﴾

مقبول اخرج حديثه ابوداؤد وابن ماجة (جمع ص ۲۲۱) قال ابوزرعة اسمه سعيد لقب بربيح (مناوی ص۲۲۲) المدنى روى عن ابيه عن جده وعنه ابنه حكيم و كثير بن زيد وفليح بن سليمان،

قال ابن عدی ارجوانہ لابأ س بہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۲۰۷)

(۳۱۸) ﴿عباس بن محمد الدوریؒ﴾

نسبۃ الی محلۃ من بغداد اوقریۃ من قراھا ثقۃ حافظ کان ابن معین اذاذکرہ قال عباس الدوری صد یقنا و صاحبنا اخرج حدیثہ الا ربعۃ (جمع ص ۲۲۲) ھو مولیٰ بن ھا شم و قال الا صم لم ارفی مشائخی احسن منہ مات سنۃاحدی و سبعین و مأتین (منا وی ص ۲۲۲) الحافظ الا مام ابو الفضل الھاشمی سمع حسین بن علی الجعفی وابا النضر حدثعنہ اھل السنن الا ربعۃ، قال النسائی ثقۃ و قال الاصم لم ارفی مشائخی احسن حدیثامنہ قلت کتابۃ فی الرجال عن ابن معین مجلد کبیر نافع ینبئی عن بصر ہ بھذا الشان (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ص ۵۷۹)

(۳۱۹) ﴿عبدالرحمن بن ابی بکرۃؒ﴾

البصری التابعی وھواول مولود وللفی الاسلام فی بصرۃ روی عنہ الشیخان و غیر ھما (جمع ص۲۲۳) سمع کبار الصحابۃ ورروی عنہ کبارالتابعین اتفقوا علی توثیقہ روی لہ الجماعۃ (مناوی ص۲۲۳)قال العجلی بصری تا بعی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۶ص۱۳۵)

(۳۲۰) ﴿ ابیہ ﴾

ای ابی بکرۃ نفیع بن الحارث صحابی مشھور بکنیتہ نزل من الطائف حین نادی المسلمون من نزل من الحصار فھو حرفنزل الیھم من البکرۃ فسمی بھا .(جمع ص۲۲۳)

(۳۲۱) ﴿علی بن الا قمرؓ﴾

بن عمر و الودعی، کو فی ثقۃ من الرابعۃ خرج لہ الجماعۃ .(مناوی ص۲۲۷)قال ابو حاتم ثقۃ صلوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات .(تہذیب ج۷ص۲۵۱)

(۳۲۲) ﴿محمد بن المبارکؒ﴾

الصوری نزیل دمشق القلانسی القرشی ثقۃ من العاشرۃ خرج لہ الجماعۃ (مناوی ص ۲۳۰) سمع سعید بن عبدالعزیز ومعاویۃ بن سلام وعنہ یحیٰ بن معین والذھلی وثقہ جماعۃ ومن کلامہ

اعمل لله فانه انفع لک من العمل لنفسک وعنه علامة المحبة مراقبة المحبوب وتحری رضاه قال ابوزرعة شهدت جنازته بدمشق سنة خمس عشرة ومائتين. (تذکرہ ج۱ص۲۸۶)

(۳۲۳) ﴿عطاء بن مسلمؒ﴾

الخفاف الحلبی کوفی نزل حلب ضعفه ابوداؤد وقال ابو حاتم لایحتج به مات سنة تسعین ومائة من التلسعة خرج له النسائی وابن ماجة (مناوی ص ۲۳۰)الخفاف ای صانع الخف اوبائعه (مواهب ص ۱۱۱) روی عن الاعمش وجعفربن برقان والثوری وعنه محمد بن المبارک وموسیٰ بن ایوب النصیبی ، عن ابن معین انه ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۷ص۱۸۹)

(۳۲۴) ﴿جعفر بن برقانؒ﴾

بن عبدالله الکلابی قال ابن معین ثقة لیس فی الزهری بذاک مات سنة اربع و خمسین و مائة خرج له البخاری فی تاریخه والجماعة (مناوی ص۲۳۰) قال النسائی لیس القوی فی الزهری وفی غیره لابأس به وذکره ابن المدینی فی الطبقة الثامنة من اصحاب نافع وعن ابن معین انه ثقة (تہذیب ج۲ص۸۴)

(۳۲۵) ﴿عطاء بن ابی رباحؒ﴾

و اسمه (ای اسم ابی رباح) اسلم تابعی جلیل (مواهب ص ۱۱۱) هو ابو محمد القرشی مولاهم المکی احد الاعلام تابعی جلیل سمع العبادلة الاربعة وعائشة وعنه ابو حنیفة واللیث وامم مات سنة اربع عشرة ومائة وقیل خمسة عشرة ومائة وله ثمان وثمانون سنة (مناوی ص۲۳۰)علامہ ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں"هو مفتی اهل مکة ومحدثهم قدوة العلم ابو محمد بن اسلم القرشی قال ابو حنیفة ما رأیت احداً افضل من عطاء وقال جریج کان المسجد فراشه عشرین سنة وقال عبدالله بن عباس یا اهل مکة تجتمعون علیّ وعندکم عطاء. (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۹۸)

(۳۲۶) ﴿فضل بن عباسؓ﴾

صحابی ابن عم المصطفیٰ وردیفه بعرفة مات بطاعون عمواس وهو اکبر ولد العباس خرج له

الستة (مناوی ص ۲۳۰) اردفه رسول الله علیه وسلم فی حجة الوداع وحضر غسل رسول الله صلی الله صلی اللّٰه وعلیه وسلم روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنه اخواه عبدالله وقثم (تہذیب ج۸ ص۲۵۲)

(۳۲۷) ﴿سعد بن ابراہیمؒ﴾

الزهری قاضی المدینة ثقة امام عابد یصوم الدهر ویختم کل یوم "ختمة مات سنة خمس وعشرین ومائة مکثر مشهور ولهم سعد بن ابراهیم قاضی واسط والاول هو المرادهنا لانه الذی یروی عنه ابن عیینة (مناوی ص۲۳۱) رأی ابن عمر وروی عن ابی سلمة وطلحة بن عبیدا لله عن ابن معین ثقة وقال الساجی ثقة اجمع اهل العلم علی صدقه والروایة عنه الامالک. (تہذیب ج۳ ص ۴۰۲)

(۳۲۸) ﴿ابن کعب بن مالکؓ﴾

الانصاری والابن عبدالله اوعبدالرحمٰن وعبدالرحمٰن بن کعب ثقة مکثر مشهور قیل له رؤیة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۱) ومات سنة سبع اوثمان وتسعین ویقال ولد عبدالرحمٰن فی عهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ومات فی خلافة سلیمان بن عبدالملک (جمع ص ۲۳۱) روی عن ابیه واخیه عبداللّٰه وعائشة وجابر وعنه الزهری وسعد بن ابراهیم قال ابن سعد ثقة وهوا کثر حدیثا عن اخیه ذکره ابن حبان فی الثقات . (تهذیب ج ٦ ص ۲۳۳)

(۳۲۹) ﴿عن ابیه﴾

ای کعب بن مالک بن ابی کعب الانصاری السلمی المدنی صحابی مشهور وهوا حد الثلاثة الذین خلفو امات فی خلافة علی رضی اللّٰه عنه (جمع ص ۲۳۲) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم وعن اسید بن حضیرو عنه اولاده عبداللّٰه وعبید اللّٰه وابن عباس وجابر وغیرهم وهو احد السبعین الذین شهدوا العقبة قال ابن سعد آخی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بینه وبین الزبیر وقیل طلحة قال ابن سیرین وکان ثلاثة من الانصار یها جون عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حسان وابن رواحة وکعب. (تهذیب ج ۸ ص ۳۹۵)

(۳۳۰) ﴿الحسن بن علی الخلالؒ﴾

نسبة الی الخل لصنع اوغیره الهمد انی الحلوانی نسبة الی الحلوان ثقة حافظ صاحب تالیف خرج لہ الجماعة الاالنسائی (مناوی ص ۲۳۴) روی عن عبداللہ بن نمیر وابی اسامة ویحیٰی بن آدم قال یعقوب بن شیبة کان ثقة ثبتا قال ابن عدی لہٗ کتاب صنفه فی السنن ذکره ابن حبان فی الثقات . ۲۴۲ھ میں وفات ہوئی۔(تہذیب ج۲ص۲۶۲)

(۳۳۱) ﴿حسین بن علی بن زید الصدائیؒ﴾

نسبة الی صدا ممدودة قبیلة وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص ۲۳۴) صدوق ثقة من الاولیاء مات سنة ثمانیة واربعین ومائتین خرج له ابوداؤد والنسائی و الترمذی (مناوی ص ۲۳۴) روی عن ابیه و حسین بن علی الجعفی قال النسائی ثقة و کان حجاج بن الشاعر یمدحه ویقول هو من الابدال . (تہذیب ج۶ص۳۹۰)

(۳۳۲) ﴿یعقوب بن اسحاق الحضرمیؒ﴾

وهو احد القراء الثلاثة من العشرة (جمع ص۲۳۴) نسبة لحضرموت قبیلة بالیمن وهو مولٰهم مقری البصرة ثقة خرج له الجماعة الاالبخاری (مناوی ص۲۳۴) قال ابو حاتم و احمد صدوق ذکره ابن حیان فی الثقات مات سنة خمس ومائتین. (تہذیب ج۱۱ص۳۳۵)

(۳۳۳) ﴿عبدالرحمن بن یزیدؒ﴾

هو اخو الاسود بن یزید النخعی ابوبکر الکوفی ثقة مات قبل الجماجم خرج له الجماعة . (مناوی ص ۳۳۷) روی عن ابی هریرة و ابن عمر و عنه المنذر بن نعمان وغیره ذکره ابن حبان فی الثقات و عن عبد الله بن بحیر انه قال من افضل صنعاء و کان اعلم بالحلال والحرام .

(تهذیب ج ٦ ص ٢٦٨)

(۳۳۴) ﴿اسود بن یزیدؒ﴾

بن قیس النخعی مخضرم ثقة جلیل مکثر له ثمانون حجة و عمرة و کان یصوم ویختم فی لیلتین

مات سنة اربع و سبعين خرج له الستة رأى الصديق و روى عن علي . (جمع ص ۲۳۷) قال احمد ثقة ذكره جماعة ممن صنف من الصحابة ذكره ابراهيم النخعي فيمن كان يفتي من اصحاب ابن مسعود و قال ابن حبان في الثقات كان فقيها زاهداً .(تهذيب ج ا ص ۲۹۹)

(۳۳۵) ﴿يحيىٰ بن ابی بكيرؒ﴾

العبدي قاضي كرمان ثقة مات سنة ثمان ومأتين خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۳۸) كوفي الاصل سكن بغداد روى عن حريزبن عثمان وابراهم بن طهمان وشعبة و عنه عبدالله بن الحارث وابوبكر بن ابی شيبة قال العجلي شامي تابعي ثقة قال ابو حاتم صلوق ذكره ابن حبان في الثقات. (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۷)

(۳۳۶) ﴿حريز بن عثمانؒ﴾

سمیع کے وزن پر ہے، بفتح الحاء و كسرزاء وتحتية ساكنة فزاى. (جمع ص ۲۳۸) روى عن عبد اللّٰه بن بسر المازني وخالد بن معدان وروى عنه يحيىٰ بن بكير ويزيد بن هارون قال احمد بن حنبل ثقة قال ابن المديني لم يزل من ادركنا من اصحابنا يوثقونه له عند البخاري حديثان مات سنة ثلاث وستين مائة. (تہذیب ج ۲ ص ۲۰۷) حدث بالشام و العراق و له نحو مائتي حديث وقال لرجل انا اشتم عليا والله ماشتمته قط. (تذکرہ الحفاظ ج ۱ ص ۱۷۷)

(۳۳۷) ﴿سليم بن عامرؒ﴾

تصغیر کے ساتھ ہے، الرحبي المشرقي الحمصي ورحبة بطن من حمير له نحو مائتي حديث وكان ثبتًا ناصبيًا مات سنة ثلاث وستين ومائة وغلط من قال له رؤية خرج له مسلم والاربعة (مناوی ص ۲۳۸) سلیم بن عامر ناصبیت میں غالی نہ تھے۔ ناصبیت اگر قلیل ہو اور غلو نہ ہو تو روایت قابل قبول ہوتی ہے اور اگر ناصبیت میں غلو ہو، تو روایت قابل اعتبار نہیں رہتی۔ روى عن ابي امامة وعبداللّٰه بن الزبير وعوف بن مالك وعنه صفوان بن عمرو جرير بن عثمان وعبدالرحمٰن بن يزيد قال العجلي شامي تابعي ثقة وقال ابو حاتم لابأس به وقال النسائي ثقة ذكره ابن حبان في

الثقات مات (۱۳۰ھ)۔(تہذیب ج۴ ص۱۴۷)

(۳۳۸) ﴿ابو امامة الباهلیؓ﴾

صحابی مشهور سکن الشام هو آخر من مات بها من الصحب (مناوی ص۲۳۸)هو صدی بن عجلان روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن عمر وعثمان وعلی وعنه سلیمان بن حبیب المحاربی ومکحول الشامی قال ابن حبان کان مع علی بصفین. (تہذیب ج۴ ص۲۶۸)

(۳۳۹) ﴿عبدالله بن معاویة الجمحیؒ﴾

نسبة لجمح جبل لبنی نمیر علی مافی القاموس وهو ابو جعفر البصری عاش نیفاً علی المائة ومات سنة ثلاث واربعین ومائتین خرج له ابو داؤد والنسائی (مناوی ص۲۳۸) روی عن ثابت بن یزید والحمادین ومهدی بن میمون وعنه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة ذکره ابن حبان فی الثقات قال الترمذی هو رجل صالح. (تہذیب ج۶ ص۳۵)

(۳۴۰) ﴿هلال بن خبابؒ﴾

ابوالعلاء البصری ثقة تغیّر آخراً من الطبقة الخامسة خرج له الاربعة. (مناوی ص۲۳۸) سکن المدائن ومات بهاروی عن ابی جحیفة ویحییٰ بن جعدة وعکرمة مولی ابن عباس وعنه الثوری و سعر وثابت بن یزید عن ابن معین ثقة وقال یحییٰ القطان ثقة مامون قال العقیلی فی حدیثه وهم وتغیر آخراًمات اربع واربعین ومائة . (تہذیب)

(۳۴۱) ﴿عبد الله بن عبد المجید الحنفیؒ﴾

البصری نسبة لبنی حنیفة قبیلة من ربیعة سکنوا الیمامة علی عهد المصطفیٰ ثقة لم یثبت ان یحییٰ بن معین ضعفه خرج له الجماعة . (مناوی ص۲۳۹)

(۳۴۲) ﴿عبدالرحمن یعنی عبدالله بن دینارؒ﴾

روی عن ابیه وزید بن اسلم وعنه القطان وعلی بن الجعد قال ابو حاتم وغیره فیه لین وقال ابن

معین فی حدیثه ضعف. (مناوی ص ۲۳۹)

(۳۴۳) ﴿ابو حازمؒ﴾

الاعرج سلمة بن دینار المدنی مولی الاسود بن سفیان ثقة عابد من الثالثة خرج له الجماعة مشهور بالروایة من سهل (مناوی ص۲۳۹) قال ابن خزیمة لم یکن فی زمانه احد مثله ومناقب ابی حازم کثیرة وکان ثقة فقیها ثبتا کثیر العلم کبیر القدر وکان فارسیا وامه رومیة ارّخ جماعة موته فی سنة اربعین ومائة. (تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۱۳۳)

(۳۴۴) ﴿سهل ابن سعدؓ﴾

بن مالک بن خالد الانصاری الخزرجی الساعدی له ولابیه صحبة وهو آخر من مات من الصحب بالمدینة مات سنة ثمان وثمانین اوّ احدی وتسعین. (مناوی ص۲۳۹) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وابی بن کعب وعنه ابن عباس والزهری وابو حازم قال ابن حبان اسمه حزنا فسماه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سهلاً. (تہذیب ج۴ ص۲۲۲)

(۳۴۵) ﴿عباد بن عباد المهلبیؒ﴾

نسبة الی المهلب بصیغة المفعول وهو ابن ابی صفرة ثقة ربما وهم خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۶) هو الامام الصدوق العتکی ابو معاویة الازدی حدث عن ابی جمرة الضبعی وهشام بن عروة وعنه احمد بن حنبل وقتیبة و مسدد قال ابن معین ثقة وقال هو اوثق واکثر حدیثا من حماد بن العوام، قال ابن سعد لم یکن بالقوی فی الحدیث مات سنة احدی وثمانین ومائة.

(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۲۶۱)

(۳۴۶) ﴿المجالدؒ﴾

الهمدانی لیس بالقوی تغیر آخراً من السادسة خرج له الجماعة الا البخاری (مناوی ص۲۴۳) هو ابن سعید روی عن الشعبی وقیس بن ابی حازم وعنه ابنه اسماعیل وشعبة وسفیان وغیرهم قال النسائی لیس بالقوی ووثقه مرة قال یعقوب بن سفیان تکلم الناس فیه وهو صدوق مات سنة اربع

واربعین ومائة. (تہذیب ج۱۰ص۳۷)

(۳۴۷) ﴿الشعبیؒ﴾

ھو عامر بن شراحیل الکوفی احد الاعلام من التابعین ولد فی خلافة عمر قال ادرکت خمس مائة من الصحابة وقال ما کتبت سودآء فی بیضاء قط ولا حدثت بحدیث الاحفظته مات سنة اربع ومائة ولہ ثنتان وثمانون سنة کذا فی اسماء الرجال لمؤلف المشکاة (جمع ص۲۴۳)صاحب تذکرہ الحفاظ نے آپ کے حالات تقریباً دس صفحات پر لکھے ہیں، فرماتے ہیں:

روی عن ابی ھریرة وعباس وعائشة و عنه اسمعیل بن ابی خالد وابو حنیفة وھو اکبر شیخ لابی حنیفة وعن ابن المدینی قال قیل للشعبی من این لک ھذا العلم کله قال بنفی الاعتماد و السیرفی البلاد و صبر کصبر الجمادو بکور کبکور الغراب عن ابن سیرین قال قدمت الکوفة وللشعبی حلقة عظیمة واصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یومئذٍ کثیر..وعن الشعبی انا مبغض لمن بغض عثمان وعلیًا. (تذکرہ الحفاظ ج۱ص۷۹)

(۳۴۸) ﴿عبداللّٰه بن عمرو ابو معمرؒ﴾

ھو کنیّة عبداللّٰه بن عمرو ھو المقری الحافظ ثقة حجة مات سنة اربع وعشرین ومائتین رمی بالقدر وخرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۴)

روی عن عبدالوارث بن سعید وعبدالوھاب الثقفی وعنه البخاری وابو داؤد عن ابن معین ثقة قال العجلی ثقة وکان یری القدر وقال ابو حاتم صدوق متقن ذکرہ ابن حبان فی الثقات .

(تہذیب ج۵ص۲۹۴)

(۳۴۹) ﴿عبدالوارثؒ﴾

بن سعید بن ذکوان الحافظ ثقة مقری فصیح خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۴) حدث عن ایوب السختیانی وایوب بن موسیٰ وطائفة وعنه مسددو قتیبة وبشر بن ھلال قال ابو عمر الجرمی مارأیت فقیھا افصح من عبدالوارث مات سنة ثمانین و مائة. (تذکرة الحفاظ ج ا ص ۲۵۷)

(۳۵۰) ﴿ابو قلابةؒ﴾

اسمه عبدالله بن زید (جمع ص ۲۴۸) کهدایة الجرمی نسبة للجرم لولادة او اسکنٰی من الثالثة هرب من القضاء فسکن داریاو مات بالشام ثقة فاضل کثیر الارسال قال العجلی فیه نصب خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۴۸) روی عن ثابت الضحاک الانصاری وسمرة بن جندب وانس بن مالک و عنه ایوب وخالد الحذاء وابو رجاء سلمان ذکره ابن سعد فی الطبقة الثانیة من اهل البصرة وقال کان ثقة کثیر الحدیث وکان دیوانه بالشام وقال ایوب کان والله من الفقهاء ذوی الالباب ما ادرکت بهذا المصرر جلاً کان اعلم بالقضاء من ابی قلابة قال العجلی تابعی بصری ثقة مات ۱۰۴ھ او ۱۰۷ھ۔ (تہذیب ج۵ص۱۹۷)

(۳۵۱) ﴿زهدمؒ﴾

کجعفر نسبة لقبیلة جرم کفلس ابو مسلم البصری ثقة من الثالثة خرج له البخاری وغیره (مناوی ص ۲۴۷) زهدم بن مضرب الجرمی ابو مسلم البصری روی عن ابی موسیٰ وعمران بن حصین وابن عباس رضی الله عنهم وعنه ابو قلابة والقاسم بن عاصم ذکره ابن حبان فی الثقات له فی الکتب حدیثان وقال العجلی تابعی ثقة. (تہذیب ج۱ص۲۹۴)

(۳۵۲) ﴿سفینةؓ﴾

وسمّی سفینة لکثرة ما کان یحمل فی السفر (وقال له النبی صلی الله علیه وسلم انت سفینة وهو مولٰی رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان صحابیا جلیلا وله احادیث (مواهب ص ۱۲۱) یکنی اباعبدا لرحمٰن ویقال کان اسمه مهران اوغیره (جمع ص ۲۴۹) مات بعد السبعین خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ص ۲۴۹)

وکان عبداً لام سلمة فاعتقته وشرطت علیه ان یخدم النبی صلی الله علیه وسلم روی عن علی وام سلمة وعنه ابناه عبدالرحمٰن وعمرو والحسن البصری . تہذیب التہذیب میں علامہ ابن حجرؒ نے آپ کے ناموں میں مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔ مهران، نجران، رومان ، قیس، سنبه، عمر ،

عبس، سلیمان، ایمن، طهمان، متعب وغیرهم. (تہذیب ج۴ص۱۱۰)

(۳۵۳) ﴿القاسم التمیمیؒ﴾

وهو ابن عاصم التمیمی مقبول من الرابعة (جمع ص۲۵۰) احد الفقهاء السبعة قال ایوب مارأیت افضل منه خرج له الجماعة (مناوی ص۲۵۰) روی عن رافع بن خلیج وزهلم بن مضرب وسعید بن المسیب وحمید الطویل وخالد الحذاء ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۸ص۲۸۶)

(۳۵۴) ﴿عبداللّٰه بن عیسٰیؒ﴾

بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی الانصاری ثقة تشیع من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۵۱) روی عن جده عبدالرحمٰن وابیه عیسٰی و سعید بن جبیر وعنه عمه محمد السفیانان وشعبة قال ابن معین ثقة وقال النسائی ثبت ذکره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی ثقة مات ۱۳۵ھ. (تہذیب ج۵ص۳۰۸)

(۳۵۵) ﴿عطاء الساحلیؒ﴾

فی التقریب شامی انصاری سکن الساحل مقبول من الرابعة. (جمع ص۲۵۱) روی عن ابی اسید بن ثابت الانصاری وعنه عبداللّٰه بن عیسٰی ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال البخاری لم یقم حدیثه وذکره العقیلی فی الضعفاء. (تہذیب ج۷ص۱۹۷)

(۳۵۶) ﴿ابی اسید الانصاریؒ﴾

اسمه عبداللّٰه بن ثابت اوغیره قال الزین العراقی ولیس له عند المولف الاهذا الحدیث الواحد ولیس فی الکتب الستة غیره. (مناوی ص۲۵۱)

روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعنه عطاء الشامی قال ابو حاتم یحتمل ان یکون عبداللّٰه بن ثابت خادم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم روی عنه الشعبی قال جاء عمر بصحیفة التوراة الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم. (تہذیب ج۱۲ص۱۴)

(۳۵۷) ﴿حفص بن غیاثؒ﴾

ابو طلق بن معاویة النخعی قاضی الکوفة وقاضی الجانب الشرقی قال یعقوب بن شیبة ثبت اذا حدث من کتابه مات سنة اربع وتسعین خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۵۴)

روی عن جده و اسماعیل بن ابی خالد و سلیمان التیمی وعنه احمد واسحٰق وعلی قال ابن کامل والاّه الرشید قضاء الشرقیة ببغدادثم عزله وولاّه قضاء الکوفة قال العجلی ثقة مولاهم فقیه. (تہذیب ج ۲ ص ۳۵۸)

(۳۵۸) ﴿اسماعیل بن خالدؒ﴾

بن طارق البجلی مولاهم حافظ امام وکان طحانا مات سنة ست واربعین ومائة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۵۴) روی عن ابیه وابی جحیفة وعمرو بن حریث وهولاء صحابة وعنه شعبة والسفیانان وابن المبارک قال البخاری عن علی له نحو ثلاث مائة حدیث وقال ابن مهدی وابن معین والنسائی ثقة وقال ابونعیم ادرک اسماعیل اثنی عشر نفسا من الصحابة منهم من سمع منه ومنهم من رأه روية. (تہذیب ج ۱ ص ۲۵۴)

(۳۵۹) ﴿حکیم بن جابرؒ﴾

بن طارق من الطبقة الثالثة خرج له النسائی وابن ماجة (مناوی ص ۲۵۴) ارسل عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وروی عن ابیه وعمر و عثمان وطلحة وعنه اسمٰعیل بن ابی خالد وطارق بن عبدالرحمٰن قال ابن معین ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وقال مات فی آخر امارة الحجاج وقال النسائی والعجلی ثقة. (تہذیب ج ۲ ص ۳۸۲)

(۳۶۰) ﴿احمد بن ابراهیم الدورقیؒ﴾

البغدادی الحافظ روی عن هیثم ویزید بن زریع والناس وعنه مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجة وخلق وله تصانیف مات سنة ست واربعین ومائتین ذکره الذهبی وغیره وهو مع شهرة خفی علی جمع من الشراح فقالو لم نجد ترجمته. (مناوی ص ۲۵۶) قال ابو حاتم صدوق وقال

العقيلی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات وقالی الخليلی فی الارشاد ثقة متفق عليه.

(تهذيب ج ۱ ص ۹)

(۳۶۱) ﴿ابو اسامة حماد بن اسامةؒ﴾

الكوفی الحافظ مولی ابن هشام كان حجة اخبارياً عنده ستمائة حديث عن هشام عاش ثمانين سنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۵۶) روی عن هشام بن عروة وبريد بن عبدالله وعنه الشافعی واحمد بن حنبل ويحيیٰ وعن احمد ابو اسامة ثقة كان اعلم الناس بامور الناس واخبار اهل الكوفة وقال عبدالله بن عمر بن ابان سمعت ابا اسامة يقول كتبت باصبعی هاتين مائة الف حديث ذكره ابن حبان فی الثقات . (تهذيب ج ۳ ص ۳)

(۳۶۲) ﴿الحسن بن محمد الزعفرانیؒ﴾

البغدادی صاحب الشافعی روی له البخاری والاربعة ودرب الزعفرانی ببغداد منسوب اليه وثقه النسائی وغيره. (مناوی ص ۲۵۷) روی عن ابن عيينة وابی معاوية ووكيع وعنه الجماعة سوی مسلم قال النسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات وسئل عن العقيلی فقال ثقة من الثقات مشهور ولم تتكلم فيه احد بشیء قال ابن عبدالبر يقال انه لم يكن فی وقته اوضح منه ولد البصير باللغة مات. (۲۵۹ھ) تہذیب ج ۲ ص ۲۷۵)

(۳۶۳) ﴿حجاج بن محمدؒ﴾

المصيصی الاعور الترمذی الحافظ نزل البغداد ثم المصيصة قال احمد ما كان اضبطه واشد تعاهده للحروف رفع من امره جدا قال ابو داؤد بلغنی ان ابن معين كتب عنه نحوامن خمسين الف حديث خرج له الستة.(مناوی ص ۲۵۷) روی عن حريز بن عثمان وابن ابی ذئب وابن جريج وعنه احمد و يحيیٰ بن معين وحمزة الزيات وجماعة قال علی المدينی والنسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد كان ثقة صدوقا ان شاء الله وكان قد تغير فی آخر عمره (مات ۲۰۶ھ)(تہذیب ج ۲ ص ۱۸۰)

(۳۶۴) ﴿ابن جریجؒ﴾

عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج القرشی الاموی المکی الفقیه احد الاعلام قال ابن عیینة سمعته یقول مادون العلم تدوینی احد (مناوی ص ۲۵۷)روی عن حکیمة بنت رقیقة وابیه عبدالعزیز والزهری وعنه ابناه عبدالعزیز ومحمد الاوزاعی واللیث قال ابن خراش کان صدوقا وقال العجلی مکی ثقة وقال ابو عاصم کان من العباد و کان یصوم الدهر الاثلاثة ایام من الشهر . قال علی المدینی نظرت فاذا الاسناد تدور علی ستة فذکر هم ثم قال فصار علم هولاء الی من صنف فی العلم منهم من اهل مکة عبدالملک بن جریج. (تہذیب ج ۲ ص ۳۵۷)

(۳۶۵) ﴿محمد بن یوسفؒ﴾

ابن واقدبن عثمان الضبی مولاهم الفریابی محدث قیساریة الشام عاش اثنین وتسعین سنة ومات سنة اثنی عشر ومائتین خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۵۷)ادرک الاعمش وروی عن فطر بن خلیفة وجریر ابن حازم ونافع روی عنه البخاری والباقون قال العجلی الفریابی ثقة وقال النسائی ثقة روی عنه البخاری ستة وعشرین حدیثا. (تہذیب ج ۹ ص ۳۷۲)

(۳۶۶) ﴿عطاء بن یسارؒ﴾

الهلالی ابا محمد المدنی القاضی من کبار التابعین وعلمائهم خرج له الجماعة واتفقوا علی توثیقه (مناوی ص ۲۵۷) مولٰی میمونة زوج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم روی عن ابی ذروابی الدرداء وعبادة بن الصامت وعنه ابو سلمةبن عبدالرحمٰن وهلال بن علی وزید بن اسلم قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث. ذکره ابن حبان فی الثقات وکان صاحب قصص وعبادة وفضل (مات ۱۰۳ھ)۔(تہذیب ج ۷ ص ۱۹۴)

(۳۶۷) ﴿مسعرؒ﴾

بن کدام ابو سلمة الهلالی الکوفی له الف حدیث قال القطان مارأیت مثله قال ابو شعبة کنا نسمیه المصحف من اتقانه مات سنة خمس و مائة (مناوی ص ۲۵۸)حدث عن عدی بن ثابت و

قتادۃ و عمر و بن مرۃ و طبقتھم و عنه سفیان بن عیینة و یحیٰ بن آدم و ابو نعیم ......قال احمد بن حنبل ثقة مثل شعبة و مسعر و قال و کیع شک مسعر کیقین غیرہ و عن الحسن بن عمارۃ ان لم ید خل الجنة الامثل مسعر فان اھل الجنة لقلیل۔(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۱۸۸)

(۳۶۸) ﴿ابو صخرۃ رح﴾

جامع بن شداد المحاربی ثقة مات سنة سبع و عشرین و مائة خرج له الستة (مناوی ص ۲۵۸)روی عن صفوان بن محرف و طارق بن عبداللّٰه و ابی بردۃ و عنه الا عمش و مسعر و شعبة قال البخاری عن علی له نحو عشر ین حدیثا و قال ابن معین و ابو حاتم و النسائی ثقة و قال العجلی شیخ عال ثقة من قد ماء شیو خ الثوری۔(تہذیب ج ۲ ص ۴۹)

(۳۶۹) ﴿المغیرۃ بن عبداللّٰه رح﴾

ابن ابی عقیل یشکری الکوفی ثقة من الطبقة الر ابعة خرج له مسلم و ابوداؤد و النسائی (مناوی ص ۲۵۸) روی عن ابیه و المغیرۃ بن شعبة وعلة و عنه ابو صخرۃ و علقمة بن مر ثد و زبید الیمامی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت و قال العجلی کو فی ثقة۔(تہذیب ج ۱۰ ص ۲۳۶)

(۳۷۰) ﴿واصل بن عبدالاعلیٰ رح﴾

ابن ھلال الاسدی الکوفی ثقة مات سنة اربع واربعین و مائتین خرج لهٗ مسلم و الا ربعة (مناوی ص ۲۶۲)روی عن ابی بکر بن عیاش وو کیع و ابی اسامةروی عنه الجماعة سوی البخاری و ابو حاتم و ابوزرعة قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات.

(تہذیب ج ۱۱ ص ۹۲)

(۳۷۱) ﴿محمد بن فضیل رح﴾

ابن غزوان کعطشان الضبی مولاھم الحافظ ابوعبدالرحمن الکوفی صدوق ثقة تشیع مات سنة اربع و تسعین و مائة خرج لهٗ الجماعة (مناوی ص ۲۶۲) روی عن ابیه و اسماعیل بن ابی خالد و عاصم الاحول روی عنه الثوری و احمد بن حنبل و قتیبة و عن ابن معین انه ثقة و قال ابو زرعة

صـدوق من اهل العلم وقال النسائی لیس به باس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت صنف مصنفات فی العلم. (تهذیب ج ۹ ص ۳۵۹)

(۳۷۲) ﴿ابو حیان التیمیؒ﴾

اسـمـه یـحییٰ بـن سـعـیـد الکوفی امام عابد زاهدمات سنة خمس و اربعین و مائة خرج له الستة (مـناوی ص ۲۶۲)روی عـن ابیه و ابی زرعة و الشعبی و الضحاک و عنه ایوب السختیانی والا عـمـش و شـعبة و الثوری قـال ابن معین ثقة وقال العجلی ثقة صالح مبر ز صاحب سنة ذکره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج ۱۱ ص ۱۸۸)

(۳۷۳) ﴿ابوزرعةؒ﴾

کبـرـدـة بن عمرو الکوفی اسمه هرم او عمرو او عبد الله او عبدالرحمن من الطبقة الثالثة خرج لـه الستة ولهـم ابـوزرعة الرازی و ابو زرعة اللمشقی و ابوزرعة الشیبانی (مناوی ص ۲۶۲) رای عـلیـا وروی عن ابی هریرة و معاویة و ثابت بن قیس و عنه عمه ابراهیم بن جریر و طلق بن معاویة ..ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن خراش صلوق ثقة. (تہذیب ج ۱۲ ص ۱۰۹)

(۳۷۴) ﴿زهیرؒ﴾

وزهیـر فـی الرواة جماعة فلذافسّره الراوی ابی داؤد یعنی ابن محمد ولم یقل زهیر بن محمد رعایة لحق امانة شیخه واداءً له کما سمعه وزهیر هذا هوا لتیمی المروزی ابو المنذر نزل الشام ثـقة لغوی و لبعضهم عنه منا کیر مات سنة اثنین و ستین مائة (مناوی ص ۲۶۲) قدم الشام وسکن الـحجاز روی عن زید بن اسلم و شریک بن ابی نمرو عاصم الاحول و عنه ابو داؤد الطیالسی و روح بـن عبـادـة و عبـد الـرحـمـن بن مهدی قال حنبل عن احمد ثقة و قال العجلی جائز الحدیث قال النسائی لیس به باس. (تہذیب ج ۳ ص ۳۰۲)

(۳۷۵) ﴿سعید بن عیاضؒ﴾

الکوفی صلوق من الثانیة خرج له البخاری فی تاریخه و النسائی (مناوی ۲۶۲)

(۳۷۶) ﴿عبد اللہ بن مسعودؓ﴾

من السابقين البدريين، شهد سائر المشاهد، وهو صاحب النعل والوسادة و يظهر انه كان فى آخر حياته من اثرياء. (اتحافات ص۲۲۱) وهو صاحب النعل والو سادة و الخدمة والولوج قال فى الكشاف روى انه خلف تسعين الف دينار سوى الرقيق والماشية مات بالمدينة سنة اثنين. (مناوى ص ۲۶۳) علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان ابن مسعود الامام الربانی رضی اللّٰه عنه آپؓ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ابو عبد الرحمن ابن ام معبد الهذلى صاحب رسول صلى الله عليه وسلم خادمه و من كبار البدريين ومن نبلاء الفقهاء والمقرئين كان ممن يتحرى فى الاداء ويشدد فى الرواية ويزجر تلامذته عن التهاون فى ضبط الالفاظ ...... اسلم قبل عمرو حفظ من فى رسول الله صلى الله عليه و سلم سبعين سورة ...... الخ، وقد نظر عمر مرة الى ابن مسعود و قد قام فقال كنيف ملئى علما وعن عبدالله بن مسعود الاقتصاد فى السنة افضل من الاجتهاد فى البدعة (قال الذهبى) يمكن ان يجمع سيره ابن مسعود فى نصف مجلد فلقد كان من سادة الصحابة. (تذکرۃ الحفاظ ص۱۳)

(۳۷۷) ﴿مسلم بن ابراهیمؒ﴾

الازدى الفراهيدى الحافظ ابو عمر والبصرى قال ابن معين ثقة مامون مات فى صفر سنة اثنين وعشرين و مأتين وهو اكبر مشائخ ابى داؤد. (مناوی ص۲۶۴) سمع من ابن عوف و شعبة و مالک بن مغول و ابان بن يزيد و عنه الدارمى و البخارى و ابوداؤد و امم سواهم، قال ابو اسمٰعيل الترمذى سمعته يقول كتبت عن ثمان مائة شيخ ماجزت الجسر. (تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۳۹۴)

(۳۷۸) ﴿ابان یزیدؒ﴾

العطار البصرى ابويزيد قال احمد ثبت فى كل المشائخ خرج له الستة الا ابن ماجة. (مناوى ص ۲۶۴) روى عن يحى بن سعيد الانصارى وهشام بن عروة و عمر بن دينار ، عنه و عنه ابن المبارک والقطان و مسلم بن ابراهيم وغير هم قالاحمد ثبت فى كل المشائخ وقال ابن

معین و النسائی ثقة و کان یر ی القدر ولا یتکلم فیه ذکرهٔ ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج ۱ص ۸۷)

(۳۷۹) ﴿ابو عبیدؓ﴾

مولی النبی اللّٰہ علیه وسلم و قد جاء اسمه عبید و عبیدة وهو صحابی جلیل له هذا الحدیث فی هذا لکتب ۔(اتحافات ص۲۲۲)انه طبخ للنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قدر افقال ناولنی الذراع (الحدیث) و عنه شهر بن حوشب قلت ذکره الحاکم ابو احمد فیمن لم یقف علی اسمه ۔ (تہذیب ج ۱۲ص ۱۷۶)

(۳۸۰) ﴿فلیح بن سلیمانؒ﴾

بن ابی المغیرة الا سلمی المدنی و قیل فلیح لقبه واسمه عبد الملک قال ابن معین وابو حاتم والنسائی لیس بالقوی مات سنة ثمان و ستین و مائة خرج له الستة (مناوی ۲۶۵)روی عن ابی طوالة والزهری و نافع مولیٰ ابن عمر و عنه زیادة بن سعد وابن المبارک وابن وهب و غیر هم قال النسائی ضعیف و قال مرة لیس بالقوی ۔(تہذیب ج ۸ص ۲۷۲)

(۳۸۱) ﴿عبدالوهاب بن یحیٰی بن عبادؒ﴾

قال ابو حاتم شیخ ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی یحتج به وابن معین لم یکن بذاک وابن المدینی لیس ممن حدث عنه و النسائی ضعیف ولیس له عند المصنف الا هذا الحدیث الواحد ۔(مناوی ۲۶۵)

(۳۸۲) ﴿شیخًا من فهمٍ﴾

هو ابو حیّ فالمعنیٰ من اولا دهم وهی قبیلة زاد ابن ماجة فی روایة اظنه یسمّی محمد بن عبدالله قال زین الحافظ و قیل ان اسم الشیخ المذکور محمد بن عبدالرحمٰن (مناوی ص ۲۶۷) مقبول من الرابعة واکثر ما یأتی فی الا سناد عن شیخ من فهم غیر مسمی . (جمع ص ۲۶۷)

(۳۸۳) ﴿ابو بکر بن عیاشؒ﴾

وهو مشهور بكنيته واسمه شعبة و قيل اسمه محمد او عبد الله او سالم او رؤبة او مسلم او خداش اور مطرف او حماد او خبيب عشر ة اقوال و هو المقر ى صاحب عاصم القارى المشهور (جمع ۲٦۷) ثقة عابد من السابعة ساء حفظه لما كبر خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲٦۷)

والصحيح ان اسمه كنيتة روى عن ابيه و ابى اسحق السبيعى و حميد الطو يل و عنه الثورى وابن المبارك وابوداؤد الطيا لسى و غير هم قال صالح بن احمد عن ابيه صدوق صالح صاحب قرآن و خبر ذكر ابن حبان فى الثقات، مات هو و هارون الر شيد فى شهر واحد سنة ثلاث و تسعين و مائة و كان قد صام سبعين سنة و قامها و كان لا يعلم له با لليل نوم. (تہذیب ج ۱۲ص ۳۷)

(۳۸۴) ﴿ثابت ابی حمزۃؒ﴾

الثمالى نسبة الى ثمالة لقب عوف بن مالك بن اسلم و ثابت كوفى ضعيف رافضى من الطبقة الخامسة روى له النسائى. (مناوی ص ۲٦۷)

(۳۸۵) ﴿ام ھانیؓ﴾

......الخ هى بنت ابى طالب اسمها فاختة و قيل هند لها صحبة و احاديث (جمع ص ۲٦۸) روت عن النبى صلى الله عليه وسلم و عنها مولا ها ابو مرة و عبد الله بن عياش و عطاء و غير هم. و كانت تحت هبيرة بن ابى و هب المخزو مى فولدت له عمر و به كان يكنى و هانئا و يوسف و جعدة ذكر ه الزبير بن بكار و عا شت بعد على مدة قلت حكى هذا التر مذى وغيره و قد خطبها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (تہذیب ج ۱۲ص ۵۰۸)

(۳۸٦) ﴿عمرو بن مرۃؒ﴾

الهمدانى نسبة الى قبيلة هو ابن شراحيل الكوفى الذى يقال لهٗ مرة الطيب ثقة عابد من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲٦۹)

(۳۸۷) ﴿عبداللہ بن عبدالرحمنؒ﴾

ابو طوالة الانصاری البخاری قاضی المدینة ثقة کان یسرد الصوم من الطبقة الخامسة خرج له الجماعة . (مناوی ص ۲۷۰) کان قاضی المدینة فی زمن عمر بن عبدالعزیز روی عن انس و عامر بن سعد وابی یونس مولیٰ عائشة وعنه یحیٰی بن سعید الانصاری و سلیمان بن بلال و فلیح بن سلمان قال احمد وابن معین وابن سعد والترمذی والنسائی والدار قطنی ثقة زاد محمد بن سعد کثیر الحدیث قال ابن خراش کان صدوقا. (تهذیب ج ۵ ص ۲۵۹)

(۳۸۸) ﴿عبدالعزیز بن محمدؒ﴾

بن عبداللّٰه الدرا وردی الجهنی مو لاهم قال ابن معین هو اثبت من فلیح و قال ابوزرعة سیٔی الحفظ مات سنة سبع و ثمانین و مائة خرج له الجماعة . (مناوی ص: ۲۷۱) روی عن زید بن اسلم و شریک بن عبداللّٰه و هشام بن عروة و عنه شعبة و الثوری ابن و هب و غیرهم عن ابن معین ثقة حجة قال النسائی لیس بالقوی قال المزی روی له البخاری مقرونا بغیره و قال ابن حبان فی الثقات مات فی صفر ۱۸۶ ھ. و کان یخطئی . (تهذیب ج ٦ ص ۳۱۵)

(۳۸۹) ﴿سهیل بن ابی صالحؒ﴾

المدنی السمان قال ابن معین هو مثل العلاء بن عبدالرحمن ولیسا بحجة و قال ابو حاتم لا یحتج به و وثقه نا س مات سنة اربعین و مائة و روی له الجماعة الا البخاری لم یر و عنه الا حدیثا مفرداً .(تهذیب ج ۴ ص ۲۳۲)وروی عن ابیه و سعید بن المسیب و عطاء بن یزید و عنه ربیعة والا عمش، قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان سهیل ثقة کثیر الحدیث . (تهذیب ج ۴ص ۲۳۲)

(۳۹۰) ﴿ابیه﴾

السمان الزیات المدنی اسمه ذکوان ثقة ثبت کان یجلب الزیت الی الکوفة من الطبقة الثالثة خر ج له الستة وهو مدنی غطفانی مو لی جو یر یة بنت الا خمش اتفقو ا علی تو ثیقه.

(مناوی ص: ۲۷۱)

(۳۹۱) ﴿وائل بن داوٗدؓ﴾

الکوفی ثقة صدوق من الطبقة الثالثة خرج له الا ربعة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۷۲) روی عن ابراهیم النخعی وابی بردة وعکرمة مولیٰ ابن عباس و روی عنه ابنه بکر بن وائل ومات قبله و شعبة و شیبان ، قال ابن ابی حاتم صالح الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱۱ ص۹۷)

(۳۹۲) ﴿بکربن وائل بن داوٗد التیمیؒ﴾

الکوفی صدوق من الطبقة الثامنة مات قدیما فروی عنه ابوه. (مناوی ص ۲۷۳)روی عن الزهری و عبداللّٰه بن دینار و موسٰی بن عقبة و عنه شعبة وابن عیینة و هشام و قال الحاکم وائل وابنه ثقتان قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات (تهذیب ج ۱ ص ۳۲۸)

(۳۹۳) ﴿صفیةؓ﴾

هذه هی بنت حی ابن اخطب الیهودی وهی من نسل هارون اخی موسٰی (وهی من اجمل النساء قومها. (جمع ص ۲۷۳)قال لهاالنبی صلی اللّٰه علیه وسلم حین اغضبها بعض نسائه "جدک نبّی ، و عمک نبّی" و کانت عر و سا تحت کنانة بنت الربیع بن ابی الحقیق ، قتل یو م خیبر فی المحرم سنة سبع ووقعت فی السبی و اصطفاها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لنفسه، و کانت رأت قبل ان القمر سقط فی حجر ها فتؤول بذلک و کانت الو لیمة من تمر و سویق. (اتحافات ص ۲۲۷)و کانت (الصفیة) عند سلام ابن مشکم ثم خلفه علیه کنانة فقتل عنها یوم خیبر کافراً ولم تلد لاحد منهما شیاً فصارت فی السبی فاخذها دحیة الکلبی فقیل یا رسول اللّٰه هذه بنت سید قو مها ولا تصلح الا لک فعو ضه عنها سبع جوار واعتقها و تزوجها و جعل عتقها صداقها و کانت رأت قبل ذلک ان القمر وقع فی حجر ها فذکرت ذلک لا بیها فلطم و جهها وقال انک لتمدین عنقک الی ان تکونی عند ملک العرب فلم یزل الا ثر بو جهها حتی اتی بها

الی رسول اللّٰہ صلی علیہ وسلم . (مواھب ص ۱۳۲)

(۳۹۴) ﴿الحسین بن محمد البصریؓ﴾

وفی نسخۃ سفیان بن محمد قال میرک و ھی غلط لان سفیان بن محمد لم یذکر فی الرواۃ (جمع ص ۲۷۳) قدم بغداد روی عن یزید بن زریع وفضیل بن سلیمان وعنہ الترمذی والنسائی و حرب الکرمانی و غیرھم قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۲ ص ۳۱۵)

(۳۹۵) ﴿الفضیل بن سلیمانؒ﴾

وفی بعض النسخ الفضل وھو غلط والصواب فضیل کما وجدناہ فی نسخ الشامیۃ (جمع ص: ۲۷۳) البصری صدوق یخطئ کثیرا من الثامنۃ خرج لہ الستۃ . (مناوی ص ۲۷۳) روی عن ابی ملک الا شجعی وابی حازم بن دینار الاعرج وفائذ مولی عبادل و عنہ ابو عاصم الضحاک وعلی المدینی قال عباس الدوری عن ابن معین لیس ثقۃ قال النسائی لیس بالقوی ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال مات سنۃ ست و ثمانین و مائۃ. (تھذیب ج ۸ص ۲۶۲)

(۳۹۶) ﴿فائد مولیٰ عبید اللّٰہ بن علیؒ﴾

روی عن ابی مرۃ و ابراھیم بن عبد الرحمن و عنہ الفضل بن سلیمان وزید بن الحباب والواقدی قال ابو طالب عن احمد لا بأس بہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تھذیب ج۸ص ۲۳۰) و ثقہ ابن معین و خرج لہ ابوداؤد وابن ماجۃ. (مناوی ص ۲۷۳)

(۳۹۷) ﴿مولیٰ رسول ﷺ﴾

صفۃ لا بی رافع وکان قبطیا اسمہ ابراھیم وقیل اسلم و قیل ثابت وقیل ھرمز و غلبت علیہ کنیتہٗ وکان للعباس فوھبہ للنبی صلی اللّٰہ علیہ ولسم فلما بشرہ باسلام العباس اعتقہ (مواھب ص ۱۳۲) وکان اسلامہ قبل بدر روی عنہ خلق کثیر مات قبل قتل عثمان بیسیر. (جمع ۲۷۳)

(۳۹۸) ﴿سلمٰی﴾

وهی زوجة ابی رافع وهی قابلة ابراهیم بن المصطفیٰ صلی اللّٰہ علیه وسلم و غاسلة فاطمة بنت عمیس . (مناوی ص ۲۷۳) وهی خادمة النبیّ صلی اللّٰہ علیه و سلم.وکانت تشرف علی الطبخ فی بیت النبوة فی بعض الاحیان.(اتحافات ص۲۲۸) مولاة النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم روت عن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم و عن فاطمة الزهراء و عنها ابنها عبیداللّٰہ بن علی بن ابی رافع.(تهذیب ج۱۲ ص۴۵۴)

(۳۹۹) ﴿الاسود بن قیسؒ﴾

العبدی ویقال العجلی الکوفی یکنی اباقیس ثقة من الرابعة خرج له الستة (مناوی ص ۲۷۴) روی عن ابیه و ثعلبة بن عباد و نبیح العنزی و غیر هم و عنه شعبة والثوری و زهیر بن معاویة قال ابوحاتم ثقة و قال شریک بن عبداللّٰہ النخعی اما واللّٰہ ان کان لصدوق الحدیث عظیم الامانة مکرماللضیف ذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱ ص ۲۹۸)

(۴۰۰) ﴿نبیح العنزیؒ﴾

منسوب الی بنی عنزة قبیلة من ربیع (جمع ص ۲۷۵) وهوابن عبداللّٰہ العنزی الکوفی ثقة خرج له الا ربعة (مناوی ۲۷۵) نبیح ابن عبداللّٰہ ابو عمروالکوفی روی عن ابن عباس وابن عمر و جابر و عنه الاسود بن قیس وابو خالد الدالانی ، قال ابوزرعة ثقة وقال العجلی کوفی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات صحح الترمذی حدیثه. (تهذیب ج ۱۰ ص ۳۸۲)

(۴۰۱) ﴿عبداللّٰہ بن محمد بن عقیلؒ﴾

بن ابی طالب الهاشمی المدنی امه زینب بنت علی قال ابو حاتم هو عندی لین الحدیث وقال ابن خزیمة لا احتج به مات بعد الاربعین خرج له البخاری فی الادب و ابوداؤد و ابن ماجة (مناوی ص ۲۷۵)امّه زینب الصغریٰ بنت علی روی عن ابیه وابن عمر وانس وجابر و عنه محمد ابن عجلان وحماد بن سلمة والسفیانان ذکره ابن سعد فی الطبقة الرابعة من اهل المدینة و قال

العجلی مدنی تابعی جائز الحدیث وقال ابن عبدالبر هو اوثق من کل من تکلم فیه قال خلیفة مات بعد الا ربعین و مائة (تهذب ج ٦ ص ١٣)

(۴۰۲) ﴿یونس بن محمدؒ﴾

ابن مسلم البغدادی المودب الحافظ ثقة مات سنة ثمان و مائتین خرج له الجماعة. (مناوی ص ٢٧٦) روی عن داوٗد بن الفرات و صالح المری و نافع بن عمر والحمادین وعنه ابنه ابراهیم واحمد و علی المدینی وعن ابن معین انه ثقة قال ابو حاتم صدوق قال یعقوب بن شیبة ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ثمان و مائتین : (تہذیب ج۱۱ ص۳۹۳)

(۴۰۳) ﴿عثمان بن عبدالرحمنؒ﴾

قیل صوابه عبد الرحیم التیمی المدنی ثقة الخامسة روی له الجماعة .(مناوی ص ٢٧٦)

(۴۰۴) ﴿یعقوب بن ابی یعقوبؒ﴾

ثقة ثبت قیس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابوداؤد والنسائی.

(مناوی ص ٢٧٦) هی احدیٰ خالات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم صلّت الی القبلتین . (اتحافات ص۲۳۰)

(۴۰۵) ﴿ام المنذرؓ﴾

انصاریة اسمها سلمة بنت قیس بن عمرو لها صحبة خرج لها ابوداؤد والنسائی (مناوی ص ٢٧٦) هی احدیٰ خالات النبی صلی اللّٰه علیه وسلمؑ صلت الی القبلتین . (اتحافات ص ۲۳۰)

(۴۰۶) ﴿بشر بن السریؒ﴾

ابوعمرو الافوه الواعظ اخذ عنه احمد وامم ثقة مات سنة خمس و سبعین و مائة وکان جهیمًا ثم تاب خرج له الجماعة . (مناوی ص ٢٧٩) سکن مکة روی عن الثوری و حماد بن سلمة و ابن

المبارک و عنه یحیٰی بن آدم و احمد بن حنبل و علی المدینی قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة قال ابوحاتم صالح و قال البخاری کان صاحب المواعظ یتکلم فسمی الافوہ ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تھذیب ج ۱ ص ۳۹۴)

(۴۰۷) ﴿طلحة بن یحیٰی﴾

طلحة بن عبید اللّٰه القرشی التیمی المدنی و ثقة جمع و قال البخاری منکر الحدیث و قال ابوزرعة صالح مات سنة ثمانیة و اربعین و مائة خرج له مسلم والاربعة . (مناوی ص ۲۷۹) روی عن ابیه و مجاهد بن جبر و ابی بردة و غیرهم و عنه السفیانان و ابواُسامة قال یعقوب بن شیبة و العجلی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات . (تھذیب ج ۴ ص ۲۵)

(۴۰۸) ﴿عائشة بنت طلحة﴾

امّها ام کلثوم بنت الصدیق خرج لها الجماعة . (مناوی ص ۲۷۸) کانت فائقة فی الجمال تزوجها مصعب بن الزبیر و اصدقها الف الف درهم فلما قتل تزوجها عمر بن عبد اللّٰه التیمی بمائة الف دینار ثم تزوجها بعد ابن عمهم عمر بن عبید اللّٰه علی مائة الف دینا . (المواہب ص ۱۳۵)

(۴۰۹) ﴿عمر بن حفص بن غیاث﴾

الکوفی ثقة ربما وهم مات سنة اثنین و عشرین و مائتین خرج له الجماعة الاابن ماجة. (مناوی ص ۲۸۰) روی عن ابیه وابی بکربن عیاش و عنه البخاری و مسلم و ابراهیم الجوز جانی ، قال ابو حاتم ثقة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ربما اخطأو قال العجلی و ابوزرعة ثقة. (تھذیب ج ۷ص ۴۳۸۱)

(۴۱۰) ﴿محمد ابن ابی یحیٰی الاسلمی﴾

اسم ابی یحیٰی سمعان صدوق من الخامسة روی له ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و المؤلف فی الشمائل . (مناوی ص ۲۸)

(۴۱۱) ﴿یزید بن امیة الاعورؒ﴾

من الطبقة الخامسة خرج له ابو داوٗدو المولف فی الشمائل . (مناوی ص ۲۸۰) و یقال انه ابن اخی عثمان بن ابی العاص الثقفی روی عن ابن عمر و یوسف بن عبداللّٰه بن سلام و عنه محمد بن ابی یحیٰ الا سلمی قلت اشار ابن حبان الی ضعف حدیثه. (تهذیب ج ۱۱ ص ۲۷۵)

(۴۱۲) ﴿یوسف بن عبداللّٰه بن سلامؒ﴾

اجلسه المصطفی صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجره و سماه وله عن عثمان وابی الدرداء و عنه ابنه وغیره بقی الی سنة مائة و فی نسخ عبداللّٰه بن سلام قبل الاسلام و یوافقه ما فی الشرح المصابیح کان اسم عبد اللّٰه بن سلام حصناً فسماه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عبد اللّٰه و مناقبه کثیرة .
(مناوی ص ۲۸) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و ذکره جماعة ممن الف فی الصحابة ذکره ابن سعد فی الطبقة الخامسة و سا ق حد یثه اقعد نی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجره الحدیث، وقال کان ثقة وله احادیث صالحة و قال العجلی تابعی کو فی ثقة. (تهذیب)

(۴۱۳) ﴿سعید بن سلیمانؒ﴾

الضبی ابو عثمان سعدویه الواسطی البزار نزیل بغداد ثقة حافظ قال ابو حاتم لعله او ثق من عفان و ذکر انه حج ستین حجة و مادلس قط و قال احمد کان یصحف مات سنة خمس و عشرین ومائة وله مائة سنة خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۱) روی عن سلیمان بن کثیر و حماد بن سلمة و عنه البخاری و ابوداؤد والفضل بن عباس و غیرهم قال ابو حاتم ثقة مامون وقال العجلی واسطی ثقة قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات .

(تهذیب ج ۴ ص ۳۸)

(۴۱۴) ﴿عمرو بن دینارؒ﴾

المکی ابو الاشرم اعجمی مولاهم ثقة ثبت من الرابعة خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۸۳)روی عن ابن عباس وابن الزبیر وعنه قتادة و ابن جریج و جعفر الصادق قال ابن عیینة وعمرو بن جریر

کان ثقة ثبتا کثیر الحدیث صدوقا عالما وکان مفتی اھل مکة فی زمانه قال الذھبی ما قیل عنه فی التشیع باطل (مات ۱۲۶ ھ) ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال النسائی ثقة ثبت.

(تہذیب ج۸ ص۲۶)

(۴۱۵) ﴿سعید بن الحویرث رح﴾

المکی اخذ عن ابن عباس وعنه عمرو بن دینار وابن جریج ثقة ذکرہ الذھبی وغیرہ وقال الزین العراقی لیس له ذکر عند المؤلف الافی ھذا الحدیث وقد احتج به مسلم ووثقه ابن معین وابو زرعة والنسائی وابن حبان. (مناوی ص۲۸۳)

(۴۱۶) ﴿قیس بن الربیع رح﴾

الاسدی الکوفی کان شعبة یثنی علیه وقال معین لیس بشیئ وقال ابو حاتم لیس بقوی الصدق وضعفه آخرون وقال ابن عدیٰ عامة روایاته مستقیمة مات سنة بضع وستین ومائة خرج له ابو داؤد و ابن ماجة (مناوی ص ۲۸۴) ھو الذی اسلم وعندہ ثمان نسوة اوتسع نسوة روی عن ابی اسحٰق السبیعی و المقدام بن شریح وعنه ابان بن تغلب والثوری قال ابن حبان تتبعت حدیثه فرائیته صادقا الا انه لما کبر ساء حفظه. (تھذیب ج۸ ص ۳۵۱)

(۴۱۷) ﴿عبدالکریم بن محمد الجرجانی رح﴾

قاضی جرجان له عن ابن جریج وابی حنیفة وعنه الشافعی وقتیبة ھرب من القضاء فجاور بمکة. (مناوی ص ۲۸۴) ذکرہ ابن حبان فی الثقات عن قتیبة له عنده حدیث فی الوضوء قبل الطعام وبعده. (تھذیب ج ۶ ص ۳۳۶)

(۴۱۸) ﴿ابو ھاشم رح﴾

الرمانی الواسطی نسبة الی قصر الرمان بواسط وکان ینزله واسمه یحیٰی بن دینار اوغیرہ من السادسة خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۴) قیل ھو ابن الاسود وقیل ابن ابی الاسود و قیل ابن نافع رای انساً روی عن ابی وائل وعکرمة وسعید بن جبیر وعنه منصور بن المعتمر والثوری

وشعبة.....قال ابو حاتم كان فقيها صدوقا قال احمد وابن معين وابوزرعة والنسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات (مات ۱۲۰ھ). (تهذيب ج ۱۲ ص ۲۸۶)

(۴۱۹) ﴿ زاذانؒ ﴾

•ابی عمرو وابی عبدالله الكندی مولاهم الضرير البزارله عن علی وابن مسعود و يقال سمع عمرو عنه مدة والمنهال ثقة مات سنة اثنين وثما نين خرج له مسلم و الاربعة والبخاری فی تاريخه. (مناوی ۲۸۴) يقال انه شهد خطبة عمر بالجابية قال ابن معين ثقة لا يسئل عن مثله وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث قال العجلی كوفی تابعی ثقة. (تهذيب ج ۳ص ۲۶۱)

(۴۲۰) ﴿ يزيد بن ابی حبيبؒ ﴾

المقری ثقة يرسل من الخامسة خرج له الستة (مناوی ص ۲۸۵)واسمه سويد بالتصغير (جمع ص ۲۸۵)روی عن عبدالله بن حارث وابی الطفيل واسلم بن يزيد وعنه سليمان التيمی وعبدالله بن عياش وحيوة بن شريح قال ابن سعد كان مفتی اهل مصر فی زمانه وكان حليما عاقلا وكان اول من اظهر العلم بمصر والكلام فی الحلال والحرام ومسائل ذكره ابن حبان فی الثقات.

(تهذيب ج ۱۱ص ۲۷۸)

(۴۲۱) ﴿ راشد بن جندل اليافعیؒ ﴾

المصری ثقة من السادسة نسبة الی يافع اسم موضع او قبيلة من رعين خرج له المصنف (مناوی ۲۸۵) روی عن حبيب بن اوس الثقفی وعنه يزيد بن ابی حبيب ذكره ابن حبان فی الثقات وقال عثمان الدارمی عن ابن معين ثقة روی عنه المصريون. (تهذيب ج ۳ص ۱۹۴)

(۴۲۲) ﴿ حبيب بن اوسؒ ﴾

الثقفی مقبول من الثانية خرج له المصنف (مناوی ص ۲۸۵)روی عن ابی ايوب وعمرو بن العاص روی عنه راشد بن جندل اليافعی ذكره ابن يونس فی من شهد فتح مصر قلت وذكره ابن حبان فی الثقات. (تهذيب ج ۲ص ۱۵۵)

(۴۲۳) ﴿ابو ایوب الانصاریؓ﴾

الخزرجی واسمه خالد بن زیدو کان مع علی بن ابی طالب فی حروبه کلها ومات بالقسطنطنية مرابطاً سنة احدی وخمسین وذلک مع یزید بن معاویة لما اعطاء ابوه القسطنطنية خرج معه فمرض فلما ثقل قال لاصحابه اذا انامت فاحملونی فاذا صافقتم العدو فادفنونی تحت اقدامکم ففعلو او دفنوه قریباً عن سورها وهو معروف الی الیوم معظم یستشفون به فیشفون فکانه اشارة الی ان من تواضع لله رفعه الله روی عنه جماعة. (جمع ص ۲۸۶)شهد بدراً والمشاهد کلها مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونزل النبی صلی الله علیه وسلم عنده حین قدم المدینة شهرا حتی بنی المسجد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی بن کعب وعنه البراء بن عازب وجابر بن سمرة وابن عباس وغیرهم. (تهذیب ج۳ص ۷۹)الصحابی الکبیر شهد بدرا ونزل المصطفیٰ حین قدم المدینة علیه خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۶)

(۴۲۴) ﴿هشام الدستوائیؒ﴾

نسبة الی دستواء بلدة من الاهواز لبیعه من الثیاب التی تجلب منها ربعی بن بکر وائل من اهل البصرة وکان یطلب العلم لله قال ابو داؤد الطیالسی کان هشام امیر المؤمنین فی الحدیث مات سنة اربع وخمسین ومائة خرج له الستة. (مناوی ص ۲۸۶)

روی عن قتادة وبدیل بن میسرة و عنه ابناه عبدالله و معاذ وابن المبارک قال العجلی بصری ثقة ثبت فی الحدیث حجة الا انه یری القدر قلت وذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱۱ ص ۴۴ ۱) قال ابن سعد کان ثقة حجة قال هشام عجبتُ للعالم کیف یضحک. (تذکرة الحفاظ ج ۱ ص ۱۲۴)

(۴۲۵) ﴿عبدالله بن عبید بن عمیرؒ﴾

اللیثی المکی وثقه ابو حاتم مات سنة ثلاث عشرة و مائة خرج له الجماعة الا البخاری (مناوی ص ۲۸۶)

(۴۲۶) ﴿ام کلثوم رض﴾

بنت عقبة بن ابی معیط الاموية صحابية ها جرت سنة سبع تزوجها زید فالزبیر فعبد الرحمٰن بن عوف وهی اخت عثمان لامه (مناوی ص ۲۸۷) روت عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لیس الکاذب من اصلح بین الناس الحدیث وعن بسرة بنت صفوان وروی عنها ابناها ابراهیم وحمید ابنا عبدالرحمٰن بن عوف. (تهذیب ج ۱۲، ص ۵۰۴)

(۴۲۷) ﴿عبد الاعلیٰ رح﴾

بن واصل ابن عبد الاعلی الاسدی الکوفی ثقة من التاسعة خرج له النسائی. (مناوی ۲۸۸) روی عن عبدالله بن ادریس و ابی اسامة و عنه الترمذی و النسائی قال ابو حاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال مطین مات سنة ۲۴۷ھ۔ (تہذیب ج۶ ص۹۲)

(۴۲۸) ﴿عمر بن ابی سلمة رح﴾

المخذومی یکنی ابا حفص ربیب المصطفیٰ من ام سلمة ولد بالحبشة حین هاجر بها ابوه مات سنةثلاث و ثمانین. (مناوی ص ۲۸۸) ابو حفص المدنی روی عن النبی ﷺ و عن امه ام سلمة روی عنه ابنه محمد و سعید بن المسیب و ثابت البنانی، قال الزبیر بن بکار و کان مع علی بن ابی طالب فولاه البحرین و شهد مع علی الجمل و توفی بالمدینة۔ (تہذیب ج۷ ص۴۰۱)

(۴۲۹) ﴿اسماعیل بن ریاح رح﴾

بن عبیدة السلمی عن ابیه وغیره وعنه ابو هاشم الر مانی وغیره و هو من الطبقة الثالثة خرج له ابو داؤد. (مناوی ص ۲۹۰) ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و سئل ابن المدینی عنه فقال لا اعر فه مجهول. (تهذیب ج ۱ ص ۲۵۹)

(۴۳۰) ﴿ریاح عبیدة رح﴾

له عن ابن عمر و ابن سعید و غیره هما وعنه حجاج بن ار طاة و جماعة وثق ذکره فی الکاشف

وغیرہ و لبعض الشراح فیه خبط وخلط فاحذره (مناوی ص۲۹۰) ذکره ابن حبان فی الثقات کا ن من العابدین جلساء عمر بن عبد العزیز۔(تہذیب ج ۳ ص ۲۵۹)

(۴۳۱) ﴿ثور بن یزیدؒ﴾

ابو خالد الحمصی الحافظ کا ن ثبتاً قدریاً اخر جوه من حمص و احرقو اداره مات سنة ثلاث و خمسین و مائة خرج له البخاری و الاربعة۔(مناوی ص۲۹۰)

روی عن مکحول و رجاء بن حیوة و عطاء وعنه صفوان بن عیسٰی و السفیانا ن قال محمد بن عوف و النسائی ثقة وقال ابو حاتم صدوق حافظ وقال العجلی شامی ثقة و کان یر ی القدر .
(تہذیب ج ۲ ص ۳۰)

(۴۳۲) ﴿خالد بن معدانؒ﴾

الکلاعی فقیه کثیر الشان ثبت مهیب مخلص قیل کان یسبح کل یوم اربعین الف تسبیحة خرج له الستة . (مناوی ۲۹۰) روی عن ثوبان و ابن عمر و عنه ثور بن یزید و حریز بن عثمان قال العجلی شامی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان من خیار عباد اللّٰه وقال یزید بن هارون (مات وهو صائم ۱۰۳ ھ) (تهذیب ج ۳ ص ۱۰۳)

ویروی انه کان یسبح فی الیوم سبعین الف مرة و قال لو کان للموت غایة تعر ف ماسبقنی احد الیه الا بفضل قوة۔(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۳)

(۴۳۳) ﴿ابو بکر محمد بن ابانؒ﴾

ابن وزیر البلخی یلقب حمدویه حافظ مکثرو ثقه النسائی و غیره مات سنة اربع و اربعین و مائتین خرج له الجماعة (مناوی ص ۲۹۲)

روی عن ابن عیینة وابن علیة وابن نمیر روی عنه الجماعة سوی مسلم و موسیٰ بن هارون قال النسائی ثقة قال ابو حاتم صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و قال الخلیلی ثقة متفق علیه وفی الزهرة روی عنه البخاری ثمانیة و ثلاثین حدیثا . (تہذیب ج ۹ ص ۴)

(۴۳۴) ﴿ ابو اسامة ﴾

حمادبن اسامة الکوفی القرشی مولاهم المشهور بکنیته ثقة ثبت ربما دلس من کبار التاسعة مات بالشام هارباً من القضاء خرج له الجماعة (مناوی ص ۱۹۳) روی عن هشام بن عروة والا عمش وابن جریج و عنه الشافعی واحمد بن حنبل و هناد بن السری قال احمد ابو اسامة ثقة کان اعلم الناس بامور الناس و اخبار اهل الکوفة قال العجلی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات، قال عبد الله بن عمر بن ابان سمعت ابا اُسامة یقول کتبت باصبعی هاتین مائة الف حدیث. (تہذیب ج۳ص۴)

(۴۳۵) ﴿ زکریابن ابی زائدة ﴾

خالد بن میمون الهمدانی الوداعی روی عن ابی اسحق السبیعی و عامر الشعبی و عنه ابنه یحیٰ و الثوری و شعطة قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث وقال ابن قانع کان قاضیا بالکوفة و قال ابوزرعة صویلح یدلس کثیرا عن الشعبی.(تہذیب ج۳ص۲۸۴)

(۴۳٦) ﴿ سعید بن ابی بردة ﴾

ابن ابی موسیٰ الا شعری الکوفی الحافظ مولیٰ بنی هاشم کان حجة اخباریاً عنده ستمائة حدیث عاش ثمانین خرج له الستة. (مناوی ۲۹۳)روی عن ابیه و انس بن مالک وابی وائل و عنه قتادة و شعبة و زکریا بن ابی زائدة قال ابن معین والعجلی ثقة وقال ابو حاتم صدوق ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (مات۱٦۸ھ)(تہذیب ج۴ص۸)

(۴۳۷) ﴿الحسین بن الاسود البغدادی ﴾

ویقال الحسین بن علی بن الاسود ینسب لابیه والمشهور لجده صدوق یخطئی کثیرامن الحادیة عشر خرج له المصنف فقط. (مناوی ص ۲۹۳)روی عن عبدالله بن نمیر ویونس بن بکیر وابی اسامة وعنه ابوداؤد و الترمذی وابو حاتم وسئل عن ابی حاتم قال صدوق وقال الازدی ضعیف جدا یتکلمون فی حدیثه وذکره ابن حبان فی الثقات (مات ۲۵۴ھ).(تهذیب ج ۲ ص ۲۹۷)

(۴۳۸) ﴿عمرو بن محمدؒ﴾

ابو سعید الکوفی له عن ابی حنیفة وعیسٰی بن طهمان وعتبة وعنه ابن راهویه وعدة وثقوه مات سنة تسع وتسعین ومائة خرج له الخمسة والبخاری فی الادب. (مناوی ص ۲۹۳) قال احمد والنسائی ثقة وقال ابن معین لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال العجلی ثقة جائز الحدیث. (تهذیب ج ۸ص ۸٦)

(۴۳۹) ﴿اسماعیل بن موسیٰ الغزالیؒ﴾

منسوب الی قبیلة بنی فزارة صدوق رمی بالرفض من العاشرة خرج له البخاری فی خلق الافعال وابوداؤد وابن ماجة. (مناوی ص ۲۹۵) روی عن مالک وابراهیم بن سعد وابن عیینة قال مطین کان صدوقا وقال النسائی لیس به بأس وقال ابن حبان فی الثقات یخطئی مات ۲۴۵ھ. (تهذیب ج ۱ص ۲۹۲)

(۴۴۰) ﴿محمد بن عبدالعزیزؒ﴾

الرملی، نسبة للرملة وهی مواضع اشهرها بلد بالشام قال یعقوب الفسوی حافظ ولینه غیره خرج له البخاری والنسائی. (مناوی ص ۲۹۷)روی عن حفص بن میسرة ومحمد بن ادریس الشافعی روی عنه البخاری وعلی بن داؤد قال ابو زرعة لیس بقوی ذکره ابن حبان فی الثقات ولد بواسط ثم انتقل الی الرملة حتی مات بها . (تهذیب ج ۹ ص ۲۷۸)

(۴۴۱) ﴿عبدالله بن یزید بن الصلتؒ﴾

الشیبانی ابو روح القاهری مولی الزبیر قال جریر بن حازم ثقة خرج له النسائی (مناوی ص ۲۹۷)روی عن ابی اسحٰق وعاصم بن رجاء وسفیان الثوری وعنه محمد بن عبدالعزیز الرملی، قال ابوزرعة منکر الحدیث وقال النسائی ضعیف له حدیث واحد فی اکل البطیخ بالرطب. (تهذیب ج٦ص ۷۲)

(۴۴۲) ﴿یزید بن رومانؒ﴾

المدنی قال الذهبی واہ و قال ابو حاتم متروک وروایته عن ابی هریرة مرسلة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۲۹۷)روی عن ابن زبیر وانس وعبد اللّٰه بن هشام بن عروة و عبید اللّٰه و ابو حازم سلمة بن دینار قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی ثلاثین ومائة وکان عالما کثیر الحدیث. (تهذیب ج ۱۱ ص ۳۲۸)

(۴۴۳) ﴿ابراهیم بن المختارؒ﴾

الرازی ضعفوه من الطبقة الثامنة خرج له البخاری فی تاریخه و ابن ماجة. (مناوی ص ۳۰۰) یقال له حبویة روی عن شعبة ومالک وابن اسحٰق وابن جریج وعنه محمد بن حمید الرازی وفروة بن ابی المفراء وعدة قال ابن معین لیس بذاک وقال ابو حاتم صالح الحدیث قلت وذکره ابن حبان فی الثقات. (تهذیب ج ۱ ص ۱۴۱)

(۴۴۴) ﴿ابو عبیدةبن محمد بن عماربن یاسرؒ﴾

اخی سلمة قیل هو مقبول من الرابعة خرج له الاربعة. (مناوی ص ۳۰۰)روی عن ابیه ولؤلؤة مولاة عمته ام الحکیم و جابر بن عبداللّٰه وعنه ابنه عبداللّٰه وسعد بن ابراهیم واسامة بن زید اللیثی قال ابن معین ثقة قال ابی حاتم عن ابیه فی موضع آخر صحیح الحدیث. (تهذیب ج ۱۲ ص ۱۷۸)

(۴۴۵) ﴿الربیع بنت معوذ الانصاریةؓ﴾

من صغار الصحب وابو هامن اکابر هنم قتل یو م بدر روی له الستة واشتهر باسم امه واسم ابیه الحارث بن رفاعة. (مناوی ص ۳۰۰)

روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وعنها ابنتها عائشة بنت انس بن مالک وخالد بن ذکوان وسلیمان بن یسار ، قال ابن ابی خیثمة عن ابیه کانت من المبائعات تحت الشجرة.(تهذیب ج ۱۲ ص ۴۴۷)

(۴۴۶) ﴿علی بن زیدؒ﴾

بن عبداللہ ابن زهير بن عبداللہ بن جدعلن التيمی البصری الضرير احد الحفاظ بالبصرة قال الدار قطنی لا يزال عندی فيه لين وقال منصور ابن زاذان لما مات الحسن قلنا لابن جدعان اجلس مجلسه مات سنة احدی وثلاثين و مائة خرج له فی الادب والخمسة (مناوی ص ۳۰۳)اصله من مكة روی عن انس بن مالک وسعيد بن المسيب والحسن البصری وعنه قتادة والحماد ان وزائدة قال العجلی كان يتشيع ولا بأس به وقال الترمذی صدوق الاآنه ربما رفع الشی ء الذی يوقفه غيره قال ابو زرعة ليس بالقوی. (تهذيب ج۷ص ۲۸۳)

(۴۴۷) ﴿عمر هو ابن ابی حرملةؒ﴾

كدحرجة وقيل ابن حرملة مجهول من الرابعة خرج له ابوداؤد و النسائی (مناوی ص۳۰۳)روی عن ابن عباس حديث الضب وعنه علی بن زيد بن جدعان قال ابوزرعة لااعرفه الافی هذا الحديث وذكره ابن حبان فی الثقات. (تهذيب ج۷ص ۴۷۹)

(۴۴۸) ﴿الحسين المعلمؒ﴾

ابن ذكوان المكتب العوذی نسبة لبنی عود بطن من بنی ازد ثقة ربما وهم خرج له الجماعة. (مناوی ص۳۰۸)روی عن عطاء ونافع وقتادة وعنه ابراهيم بن طهمان وشعبة وابن المبارک وغيرهم قال ابوزرعة ليس به باس قال ابن سعد والعجلی وابوبكر البزار بصری ثقة وذكره ابن حبان فی الثقات. (تہذیب ج۲ص۲۹۳)

(۴۴۹) ﴿عمرو بن شعيبؒ﴾

السهمی قال يحی القطان اذا روی عنه ثقة فهو حجة وقال احمد ربما احتججنا به وقال البخاری رأيت احمد و ابن المدينی واسحاق وعامة اصحابنا يحتجون به مات سنة ثمان عشرة ومائة. (مناوی ص ۳۰۸) روی عن ابيه و زينب بنت ابی سلمة ربيبة النبی صلی اللہ عليه وسلم وسليمان بن يسارو عنه عطاء الزهری وعاصم الاحول قال العجلی و النسائی ثقة قلت عمرو بن شعيب

ضعفه ناس مطلقا و وثقه الجمهور قال الخليفة (وغيره مات ۱۱۸ ھ) (تہذیب ج۸ص۴۳)

(۴۵۰) ﴿ ابیهؒ ﴾

شعيب بن محمد بن عبدالله بن عمرو بن العاص صدوق ثبت من الثالثة خرج له البخارى في القدر والاربعة. (مناوی ص۳۰۸) روى عن جده و ابن عباس و عنه ابناه عمرو و عمر و ثابت البناني ذكره الخليفة في الطبقة الاولىٰ من اهل الطائف و ذكره ابن حبان في الثقات .

(تهذیب ج۴ص۳۱۱)

(۴۵۱) ﴿عن جدهؒ﴾

فالجد عبدالله بن عمرو المكثر الصحابى بن الصحابى ابن الصحابية الافضل من ابيه والاكثر تلقيا واخذا للعلم عن المصطفىٰ . (مناوی ص۳۰۸)

روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن ابى بكر وعمر وعبدالرحمن بن عوف وعنه انس بن مالك ومسروق بن الاجدع وسعيد بن المسيب قال ابو هريرة ماكان احد اكثر حديثا عن رسول الله عليه وسلم الاعبدا لله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب. (تہذیب ج۵ص۲۹۴)

(۴۵۲) ﴿محمد بن طريف الكوفیؒ﴾

ابو جعفر كان ثقة صاحب حديث قال مطين مات سنة اثنين واربعين ومائتين خرج له مسلم وابو داؤد و ابن ماجة. (مناوى ص ۳۰۹)روى عن ابيه وعبدالله بن ادريس و ابى امامةروى عنه مسلم وابوداؤد والترمذى قال ابوزرعة محله الصدق ذكره ابن حبان فى الثقات وفى الزهرة روى عنه مسلم ستة احاديث. (تهذيب ج۹ص۲۰۹)

(۴۵۳) ﴿الاعمشؒ﴾

سليمان بن مهران كعثمان الاسدى الباهلى الكوفى احد الاعلام قال ابن المدينى له الف وثلثمائة حديث عاش ثمان وثمانين سنة قال ابو نعيم مات فى ربيع الاول سنة ثمان واربعين ومائة خرج له الجماعة. (مناوى ص ۳۰۹)روى عن زيد بن وهب واسماعيل بن رجاء و عامر الشعبى وعنه ابو

اسحق السبیعی وھو من شیوخه والسفیانان قال العجلی کان ثقة ثبتا فی الحدیث کان محدث اھل الکوفة فی زمانه عالما بالفرائض ذکره ابن حبان فی ثقات التابعین . (تھذیب ج۴ص ۱۹۵)

(۴۵۴) ﴿عبدالملک بن میسرةؒ﴾

کدحرجة الھلالی العامری الکوفی ثقة من الرابعة خرج له الستة. (مناوی ص ۳۰۹)

روی عن ابن عمرو ابی الطفیل وعطاء وعنه شعبة ومسعر ومنصور بن المعتمر قال ابن معین وابن خراش والنسائی ثقة وقال ابو حاتم ثقة صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات وقال العجلی کوفی ثقة . (تھذیب ج۶ص ۳۷۷)

(۴۵۵) ﴿النزال بن سبرةؒ﴾

کطلحة الھلالی الکوفی ایضاً من الثالثة قیل له صحبة خرج له الجماعة غیر مسلم (مناوی ص ۳۰۹)روی عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن ابی بکر یقال مرسل وعن عثمان وعلی وعنه الشعبی واسماعیل بن رجاء والضحاک، قال العجلی کوفی تابعی ثقة من کبار التابعین وذکره ابن حبان فی الثقات وعن ابن معین النزال ثقة لایسئال عنه. (تھذیب ج۱۰ ص۳۷۸)

(۴۵۶) ﴿یوسف بن حمادؒ﴾

المعنی نسبة لمعن کفلسٍ ثقة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجة مات سنة خمس واربعین ومائتین (مناوی ص۳۱۰)روی عن حماد بن زید وعبدالوارث بن سعید قال النسائی وذکره ابن حبان فی الثقات قال مسلمة بن قاسم بصری ثقة (تھذیب ج۱۱ص۳۶۱)

(۴۵۷) عبدالوارث بن سعیدؒ

قال العصام لم توجد ترجمته واقول ھو عبدالوارث ابن سعید بن ذکوان التمیمی مولاھم التنوری البصری ابو عبیدة الحافظ له عن ایوب وابی التیاح ویحی البکاء وعنه ابنه عبدالصمد وابو معمر المقعدی ومسدد و کان معربا فصیحاً مفوھا ثبتاً صالحا رمی بالقدرمات سنة ثمانین ومائة. (مناوی ص۳۱۰)

(۴۵۸) ﴿ابی عاصمؒ﴾

وفی نسخة ابی عصام وهو البصری قیل اسمه ثمامة وقیل خالدبن عبید العتکی روی له مسلم وابو داؤد والنسائی کذا حققه الجزری وفی نسخة عن ابی عاصم وهو ضعیف .(الجمع ص ۳۱۰)

(۴۵۹) ﴿رشدین بن کریبؒ﴾

العباسی قال البخاری رشدین هذا منکر الحدیث (مناوی ص ۳۱۱) روی عن ابیه وعلی بن عبداللّٰه بن عباس وعنه عیسیٰ بن یونس ومحمد بن فضیل و مروان بن معاویة قال ابن عدی احادیثه مقاربة لم ارفیه منکرا جداو مع ضعفه یکتب حدیثه قال ابو حاتم والنسائی ضعیف. (تہذیب ج۳ ص ۲۴۱)

(۴۶۰) ﴿عن ابیہؒ﴾

ای کریب وهو ثقة ذکره میرک (جمع ص ۳۱۱) ابن ابی مسلم الهاشمی المدنی مولیٰ ابن عباس اللذهبی وثقوه مات سنة ثمان وتسعین بالمدینة خرج له الجماعة. (مناوی ص ۳۱۱) ادرک عثمان و روی عن مولاه وعائشة وام سلمة و ام هانی و عنه رشدین وسلیمان بن یسار قال ابن سعد کان ثقة حسن الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات وقال النسائی ثقة. (تہذیب ج۸ ص ۳۸۸)

(۴۶۱) ﴿یزید بن یزیدؒ﴾

اتفق اسم الولد والاب وهذا کثیر کما وقع لمحمد بن محمد الغزالی وکذا الجزری. (جمع ص ۳۱۲) الازدی الدمشقی کان ثقة صالحاً بکاء خلف مکحولا بدمشق لکنه خرج معهم علی الولید قال هشام بن عمار واخذ مائة الف دینار مات سنة ثلاث وثلاثین ومائة خرج له مسلم وابو داؤد والنسائی. (مناوی ص ۳۱۲) روی عن عبدالرحمن بن ابی عمرة ومکحول ویزید بن الاصم وعنه الاوزاعی وثور بن یزید و السفیانان قال ابن سعد کان ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان من خیار عباد اللّٰه . (تہذیب ج۱۱ ص ۳۲۴)

(۴۶۲) ﴿کبشةؓ﴾

هی کبشة بنت ثابت بن المنذر، الانصاریة، اخت حسان لها صحبة و حدیث ویقال فیها کبیشة

بالتصغیر وقیل کبشة بنت کعب بن مالک الانصاریة زوج عبدالله بن ابی قتادة. (اتحافات ص۲۶۰)
روت عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی الشرب قائما من فم القربة وعنها عبدالرحمن بن ابی
عمرة وهی جلته. (تہذیب ج۶ ص۳۳۳)

(۲۶۳) ﴿عبدالکریم الجزری رح﴾

بن مالک الخضرمی نسبة لقریة من ثمامة کان حافظاً مکثرا مات سنة سبیع وعشرین ومائة خرج
له الجماعة. (مناوی ص ۳۱۳) رأی انسا وروی عن عطاء وعکرمة و سعید بن المسیب وعنه
ایوب السختیانی وابن جریج والسفیانان قال احمد ثقة ثبت صاحب سنة قال ابن سعد کان ثقة
کثیر الحدیث قال ابو زرعة ثقة اخذ عن الاکابر (تهذیب ج۶ ص ۳۳۳)

(۲۶۴) ﴿احمد بن نصر النیساپوری رح﴾

بن زیاد القرشی المقری احد الائمة الزهاد تفقه به جماعة مات سنة خمس واربعین ومائتین.
(مناوی ص۳۱۳) روی عن هدبة بن خالد و ابن ابی عمر روی عن البخاری فی تفسیر سورة الانفال
ولم ینسبه قال الحاکم هو احد الارکان الحدیث قالت قلروی البخاری فی التاریخ الصغیر عن
احمد بن النصر. (تہذیب ج۱ ص۷۵)

(۲۶۵) ﴿اسحٰق بن محمد رح﴾

نسبة لابی فروة جده قال ابو حاتم صدوق ربما لقن للذهاب بصره و قال مرة مضطرب ووهاه ابو
داؤد مات سنة ست وعشرین ومائتین خرج له البخاری و روی الترمذی و ابن ماجة بواسطة قال
ابو حاتم کان صدوقا ولکن ذهب بصره فربما لقن و کتبه صحیحة ذکره ابن حبان فی الثقات
.(تهذیب ج ۱ ص ۲۱۷)

(۲۶۶) ﴿عبیدة بنت نائل رح﴾

من السابعة خرج لها المصنف قال فی التهذیب ذکرها ابن حبان فی الثقات. (مناوی ص ۳۱۴)
روی عن عائشة بنت سعد وعنها اسحٰق بن محمد الفروی والواقدی ومعن بن عیسٰی.

(تهذيب ج١٢ ص٢٦٥)

(٤٦٧) ﴿عائشه بنت سعد بن ابی وقاصؒ﴾

الزهرية المدنية ثقة من الرابعة عمرت حتى ادركها مالك وماتت بالمدينة سنة سبع عشرة ومائة عن اربع وثمانين سنة ووهم من زعم ان لها روية خرج لها البكارى وابوداؤد والنسائى. (مناوى ص ٣١٤)قيل انها رأت ستا من امهات المومنين ذكرها ابن حبان فى الثقات قلت وقال العجلى تابعيةمدنية ثقة. (تهذيب ج١٧ ص ٢٤٦)

(٤٦٨) ﴿ ابيها ﴾

سعد بن ابى وقاص احد العشرة المبشرة بالجنة و آخرهم موتا واول من رمى بسهم فى سبيل الله شهد المشاهد كلها يقال له فارس الاسلام. (مناوى ص ٣١٤) اسلم قديما وهاجر قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم روى عن النبى صلى الله عليه وسلم وعن خولة بنت حكيم وعنه عائشة ام المؤمنين وابن عباس وابن عمر وهو احد الستة اهل الشورى وكان مستجاب الدعوة مشهورا بذلك و كان سابع سبعة فى الاسلام روى الواقدى اسلمت وانا ابن سبع عشرة سنة كذا فى تهذيب الكمال. (تہذیب ج۳ ص۴۱۹)

(٤٦٩) ﴿ محمد بن رافعؒ ﴾

زاہد ہیں حافظ ہیں القشیر ی نسبت ہے، كان مهيبا كبير القدر كثير الحديث (مناوی ج۲ ص۳)سمع ابن عيينة و معن بن عيسىٰ والنضر بن شميل وغيرهم روى عنه البخارى و مسلم و كان فوق الثقة قال زكريا بعث اليه طاهر بن عبدالله بخمسة الاف درهم بعد العصر وهو ياكل الخبز مع الفجل فلم يقبل مات فى سنة خمس واربعين و مائتين۔(جمع ج۲ ص۳)وغير واحد ! اى كثير من المشائخ سوى محمد بن رافع۔(جمع ج۲ ص۳) قالو میں ضمیر محمد بن رافع اور جمیع مشائخ کو راجع ہے۔

(٤٧٠) ﴿ شيبانؒ ﴾

ابن فروخ ابو محمد بن ابى شيبة الحبطى مولاهم الايلى قال عبدان كان عنده خمسون الف

حدیثٍ و قال ابوزرعة صدوق مات سنة خمس و ثلاثین و مائتین خرج له ابوداؤد و اکثر عنه مسلم۔(مناوی ج۲ص۴)

(۴۷۱) ﴿عبداللہ بن المختارؒ﴾

البصری لابأس به قال شعبة کان اصغر منی و قال ابن معین ثقة خرج له الجماعة الا البخاری۔ (مناوی ج۲ص۴)

(۴۷۲) ﴿موسیٰ بن انسؒ﴾

قال العصام لم اجد ترجمته و اقول هو موسٰی بن انس قاضی البصرة له عن ابیه و ابن عباس و عنه ابن عوف و شعبة ثقة نقل ترجمته الذهبی وغیره ۔(مناوی ج۲ص۴)

(۴۷۳) ﴿ابن ابی فدیکؒ﴾

نام محمد بن اسماعیل ہے۔الدیلی ہیں ، قال الذهبی صدوق و هو شیخ الشافعی۔(مناوی ص۴)

(۴۷۴) ﴿عبداللہ بن مسلمؒ﴾

الهزلی المدنی المقری قال ابوزرعة لاباس به من الثانیة خرج له المصنف فقط۔(مناوی ص۴)

(۴۷۵) ﴿عن ابیه﴾

مسلم الهزلی المدنی القاضی ثقة فصیح من الثالثة خرج له البخاری فی خلق الاعمال (مناوی ص۴)

(۴۷۶) ﴿ابوداؤد الحفری ؒ﴾

عمرو بن سعد بن عبداللّٰه نسبة لحفر محرکاً موضع بالکوفة قال ابن المدینی لا اعلم انی رأیت بالکوفة اعبد منه و قال ابو حمدون المقری دفناه وترکنا بیته مفتوحا مافی البیت شئی خرج له مسلم و الاربعة۔(مناوی ص۵)

(۴۷۷) ﴿عن رجل﴾

فی نسخة بدله الطفاوی ، منسوب لطفاوة حی من قیس غیلان شیخ لابی نضرة

مجهول ایضاً۔(مناوی ص۵)

(۴۷۸) ﴿محمد بن خلیفۃ﴾

البصری الصیرفی مات سنة احدیٰ و ستین و مائتین خرج له المصنف و ابن خزیمة والمحاملی وغیره ۔(مناوی ص۶)

(۴۷۹) ﴿حجاج الصواف﴾

بن ابی عثمان میسرة اوسالم الصواف ابو الصلت الکندی مولاهم البصری ثقة حافظ خرج له الستة۔(مناوی ص۶)

(۴۸۰) ﴿حنان﴾

الاسدی عم مسرهد والمسدد من السادسة خرج له ابو داؤد

۔مزید تعارف خود امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب میں امام جرح والتعدیل عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم کی کتاب "کتاب الجرح والتعدیل" کے حوالے سے خود کردیا ہے

(۴۸۱) ﴿ابوعثمان النهدی﴾

عبدالرحمن مخضرم اسلم فی عهد المصطفیٰ ولم یره والنهدی نسبة لبنی نهد عاش مائة و ثلاثین سنةً۔(مناوی ص۶)

(۴۸۲) ﴿عمر بن اسماعیل الهمدانی﴾

نزیل بغداد اورده الذهبی فی الضعفاء والمتروکین و قال قال النسائی والدار قطنی متروک من العاشرة ۔(مناوی ص۸)

(۴۸۳) ﴿ابی اسمٰعیل ! الهمدانی ابوعمر الکوفی﴾

نزیل بغداد صدوق مخطئی من الثامنة خرج له البخاری۔(مناوی ص۸)

(۴۸۴) ﴿ بیانؒ ﴾

الکوفی المؤدب ثقة ثبت من الخامسة خرج له الجماعة وهو غير بنان بن بشير المعلم الطاشی فانه مجهول كذا فرق الخطيب ۔(مناوی ص ۸)

(۴۸۵) ﴿ قیس بن ابی حازمؒ ﴾

البجلی الکوفی کبیر هاجر الی المصطفیٰ ففاتته الصحبة بلیال روی له الجماعة اتفقوا علی انه تفرد من بینِ التابعین بالروایة عن العشرة ۔(مناوی ص ۸)

(۴۸۶) ﴿ جریر بن عبداللہؓ ﴾

البجلی صحابی مشهور سید قبیلة بجیلة کان طویلاً جدا یصل الی سنام البعیر و طول نعله ذراع و کان مفرط الجمال و من ثم لقب یوسف هذه الامة و کان المصطفیٰ یتبسم عند رؤیته مات سنة احدی و خمسین ۔(اتحافات ص ۲۶۸، ومناوی ص ۸)

(۴۸۷) ﴿ حمید بن مسعدۃؒ ﴾

الاشعری البصری ابو الاسود الکرابیسی صدوق یهم قلیلا من الثامنة خرج له البخاری فی القدر والنسائی و ابن ماجة ۔(مناوی ص ۱۰)

(۴۸۸) ﴿ اُسامۃ بن زیدؒ ﴾

اللیثی مولاهم ابوزید المدنی قال النسائی وغیره لیس بالقوی مات سنة ثلاث و خمسین و مائة خرج له البخاری فی تاریخه والخمسة ۔(مناوی ص ۱۰)

(۴۸۹) ﴿ ابو قتیبة سلم بن قتیبةؒ ﴾

الخراسانی نزیل البصرة صدوق من التاسعة خرج له البخاری والاربعة ۔(مناوی ص ۱۱)

(۴۹۰) ﴿ الحجاجؒ ﴾

روی عن عطاء بن ابی رباح و عمرو بن شعیب و نافع مولیٰ ابن عمر وعنه شعبة والحماد ان

والثوری وغندر ، قال العجلی کان فقیها و کان احد مفتی الکوفة و قال ابو حاتم صدوق یدلس عن الضعفاء و اما اذا قال حدثنا فهو صالح لا یرتاب فی صدقه و حفظه اذا بین السماع (تہذیب ج۲ ص۱۷۳، تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۱۸۶)

وهو ابن ارطاة ، بفتح اوله ابن ثور بن هبیرة النخعی ابو ارطاة الکوفی القاضی الفقیه قال حماد کان افهم عندنا بحدیثه من سفیان و قال احمد کان من الحفاظ و قال ابو حاتم صدوق مدلس و قال النسائی لیس بقوی و قال غیره هو احد الائمة فی الحدیث و الفقه ولکن اتفقوا علی تدلیسه و ضعفه الجمهور . (مناوی ج۲ ص۱۸) مات ۱۴۵ھ

(۴۹۱) ﴿عبید اللّٰہ بن المغیرة رح﴾

بن معیقیب ابو المغیرة السبائی صدوق من الرابعة خرج له ابن ماجة . (مناوی ج۲ ص۱۹) روی عن عبداللّٰه بن الحارث و منقذ بن قیس و عبید اللّٰه بن عدی و عنه ابن اسحٰق و ابن لهیعة ، و ثقه العجلی قال ابن حجر رح ذکره البخاری فی البیوع حدیث اذا بعت فکل و اذا ابتعت فاکتل ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابو حاتم صدوق مات سنة احدی و ثلاثین و مائة. (تہذیب ج۷ ص۴۵)

(۴۹۲) ﴿عبد اللّٰہ بن الحارث رض﴾

الزبیدی صحابی سکن مصر خرج له ابو داؤد و ابن ماجة. (مناوی ج۲ ص۱۹) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عنه عبید بن المغیرة و سلیمان بن زیاد الحضرمی و عبید بن ثمامة قال ابن یونس توفی سنة ست و ثمانین و کان قد عمی ، ذکر ابو جعفر الطبری انه کان اسمه العاصی فسماه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عبد اللّٰه قال ابو ذکریا بن مندة هو آخر من مات بمصر من الصحابة رضی اللّٰه عنهم. (تہذیب ج۵ ص۱۵۶)

(۴۹۳) ﴿احمد بن خالد نالخلال رح﴾

ابو جعفر البغدادی ثقة من طبقة احمد بن حنبل مات سنة سبع و اربعین و مائتین و روی له النسائی (مناوی ج۲ ص۲۰) هو یحتمل ان یکون بائع الخل او صانعه (جمع ج۲ ص۲۰)

(۴۹۴) ﴿یحییٰ بن اسحاق السیلحانیؒ﴾

قال ابن حجر نسبة لسیلحون قریة (جمع ج۲ص۲۰) قریة بقرب بغداد صدوق ثقة حافظ مات سنة عشرین و مائتین خرج له مسلم والاربعة. (مناوی ج۲ص۲۰) روی عن فلیح بن سلیمان و مبارک بن فضالة و الحمادین و عنه احمد بن حنبل و یزید بن حبان و علی المدینی و غیرهم، قال احمد شیخ صالح ثقة صدوق قال ابن سعد کانه ثقة حافظ الحدیث ـ (تہذیب ج۱۱ص۱۵۶)

(۴۹۵) ﴿المعرور بن سویدؒ﴾

الاسدی ابوامیة الکوفی ثقة من الثانیة عاش مائة و عشرین سنة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص ۲۰) روی عن عمرو بن ابی ذر و ابن مسعود و عنه و اصل الاحدب و سالم بن ابی الجعد و الاعمش قال العجلی تابعی ثقة من اصحاب عبد اللّٰه ذکره ابن سعد من اهل الکوفة و ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۱۰ص۲۰۷)(تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۶۷)

(۴۹۶) ﴿ابو ذرؓ﴾

الغفاری جندب بن جنادة (مناوی ج۲ص۲۰) من غفار صحابی جلیل أسلم بمکة، عذب فی سبیل اللّٰه، توفی بالربذة سنة احدی او اثنین و ثلاثین روی له ۲۸۱ حدیثا. (اتحافات ص۲۷۹) روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عنه انس بن مالک و ابن عباس و عبد اللّٰه بن صامت قال الغزال بن سبرة عن علی مرفوعا ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لهجة اصدق من ابی ذر ـ صلی علیه ابن مسعود و مناقبه و فضائله کثیرة. (تہذیب ج۱۱ص۹۸)

(۴۹۷) ﴿ابراهیمؒ﴾

ابراهیم فی الشمائل ستة ولا یعلم ایّهم هذا (مناوی ج۲ص۲۳)

(۴۹۸) ﴿عبیدةؒ﴾

کحنیفة السلمانی فیکون نسبة لسلمان حی من مراد او من قضاعة و هو عبیدة بن عمرو او عبیدة بن قیس الکوفی اسلم فی حیاته صلی اللّٰه علیه وسلم قال ابن عیینة کان یوازی شریحاً فی العلم

والقضاء مات سنة اثنين و سبعين و قيل غير ذلک (مناوی ج۲ ص۲۳) روی عن علی و ابن مسعود و ابن الزبير وعنه عبد اللّٰه بن سلمة ابراهيم النخعی و محمد بن سيرين ، عن ابن معين ثقة لا يسئال عن مثله عده علی بن المدينی فی الفقهاء ، اسلم قبل و فاة النبی صلی اللّٰه عليه وسلم بسنتين و لم يلقه. (تہذیب ج۷ ص۷۸)

(۴۹۹) ﴿علی بن ربیعةؒ﴾

بن نضلة البجلی ثقة من كبار الثالثة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۲۵) روی عن علی بن ابی طالب والمغيرة بن شعبة و عنه الحكم بن عتيبة و سعيد بن عبيد و ابو اسحٰق السبيعی قال ابن المغيرة والنسائی ثقة و قال العجلی كوفی تابعی ثقة ـ (تہذیب ج۷ ص۲۸۲)

(۵۰۰) ﴿عبداللّٰه بن عونؒ﴾

بن ارطبان رای انس بن مالک و روی عن ثمامة بن عبد اللّٰه و انس بن سيرين و محمد بن سيرين و عنه الاعمش والثوری و شعبة والقطان قال العجلی بصری ثقة رجل صالح و قال ابن حبان فی الثقات كان من سادات اهل زمانه عبادة و فضلا و ورعا و نسكا و صلابة فی السنة و شدة علی اهل البدع قال النسائی ثقة مامون. (تہذیب ج۵ ص۳۰۳) البصری مولٰی عبداللّٰه بن معقل المدنی احد الاعلام قال هشام بن حسان لم ترعينای مثله و قال قرة كنا نعجب من ورع ابن سيرين فانساناه ابن عون مات سنة احدی و خمسين و مائة خرج له الجماعة. (مناوی ج۲ ص۲۶)

(۵۰۱) ﴿محمد بن محمد بن الاسودؒ﴾

الزهری مستور من السادسة و خرج له المصنف. (مناوی ج۲ ص۲۶) روی خالد و عامر بن سعدين ابی وقاص و ابی سلمة و عنه ابن عون و ابو المقدام هشام بن زياد۔ (تہذیب ج۹ ص۳۸۲)

(۵۰۲) ﴿عامر بن سعدؒ﴾

بن ابی وقاص الزهری المدنی مات سنة ثلاث او اربع و مائة اخرج له الستة (مناوی ج۲ ص۲۶) سمع اباه و عثمان وغيره و عنه الزهری وغيره ذكره صاحب المشكاة فی التابعين. (جمع ج۲ ص

۲۷) روی عن ابیه و عثمان و عباس و ابی ایوب الانصاری و عنه ابنه داؤد و سعید بن المسیب و مجاهد وغیرهم ، ذکره ابن حبان فی الثقات و قال غیره کان ثقة کثیر الحدیث و قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن سعد مات ۱۰۴ھ (تہذیب ج۵ ص۵۶)

(۵۰۳) ﴿ابو التیاح﴾

یزید بن حمید مصغراً الضبعی احد الأئمة ثقة عباد مات سنة ثمان و عشرین و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۳۰) روی عن انس و ابی عثمان والحسن البصری و عنه سعید بن ابی عروبة و شعبة والحماد ان قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات سنة ثمان و عشرین ومأته. (تہذیب ج۱۱ ص۲۸۰)

(۵۰۴) ﴿علی بن الحسن بن شقیق﴾

المروزی العبدی مولاهم کان من حفاظ کتب ابن المبارک مات سنة خمس عشرة ومائتین خرج له الجماعة (مناوی ج۲ ص۳۴) روی عن الحسین بن واقد و ابن المبارک و ابراهیم بن طهمان وعنه محمود بن غیلان وغیره قال ابوداؤد عن احمد لم یکن به بأس الا انهم تکلموا فیه فی الارجاء و قدرجع عنه توفی سنة خمس عشرة و مأتین. (تہذیب ج۷ ص۲۶۳)

(۵۰۵) ﴿خالد بن عبداللّٰه﴾

بن عبدالرحمن بن یزید البطحان الواسطی المدنی مولاهم ثقة عابد یقال اشتریٰ نفسه من اللّٰه ثلاث مرات یتصدق بوزن نفسه فضة مات سنة تسع و سبعین و مائة خرج له الستة (مناوی ج۲ ص۳۵) روی عن اسماعیل بن ابی خالد وحمید الطویل و ابن عون و عنه زید بن الحباب و وکیع و یحییٰ القطان قال الترمذی ثقة حافظ قال ابوحاتم ثقة صحیح الحدیث (تہذیب ج۳ ص۸۷)

(۵۰۶) ﴿المبارک بن فضالة﴾

بفتح الفاء البصری مولی آل الخطاب العدوی قال عفان ثقة من النساک و قال ابوزرعة اذا قال ثنا فهو ثقة و قال النسائی ضعیف مات سنة خمس و ستین و مائة خرج له ابن ماجة (مناوی ج۲ ص

۳۸)روی عن الحسن البصری و هشام بن عروة و حمید نالطویل و عنه شیبان بن فروخ و علی بن الجعد و آخرون قال ابو طالب عن احمد کان مبارک بن فضالة یرفع حدیثا کثیرا و قال العجلی کتبت حدیثه و لیس بقوی جائز الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب ج۱۰ص۲۷)

(۵۰۷) ﴿الحسنؒ﴾

ای البصری لأنه المراد عند الاطلاق فی اصطلاح المحدثین فالحدیث مرسل(مواہب ص ۱۷۷) و هو الامام شیخ الاسلام ابو سعید البصری حدث عن عثمان و المغیرة بن شعبة و عنه قتادة و حمید نالطویل و مبارک بن فضالة قال ابن سعد کان جامعاً عالماً وقیعا حجة ماموناً عابد انا سکا جمیلا و سیما مات سنة عشر و مأته و له ثمان و ثمانون سنة(تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۷۱)

(۵۰۸) ﴿المقدام بن شریحؒ﴾

بن هانئ بن یزید الحارثی الکوفی ثقة من السادسة خرج له الجماعة(مناوی ج۲ص۴۱)روی عن ابیه و قمیر امرأة مسروق و عنه ابنه یزید و الاعمش و شعبة و الثوری قال احمد و ابوحاتم والنسائی ثقة زاد ابوحاتم صالح ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب:ج۱۰ص۲۵۵)

(۵۰۹) ﴿عن ابیهؒ﴾

ای شریح بن هانئ الحارثی ادرک زمن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و کنی علیه السلام اباه هانئ بن یزید فقال انت ابو شریح و شریح من جملة اصحاب علی کرم اللّٰه وجهه وهو ممن ظهرت فتواه من زمن الصحابة روی عنه ابنه المقدام(جمع ج۲ص۴۱) روی عن ابیه وعمر و علی و بلال و ابی هریرة و عنه ابناه المقدام و محمد والشعبی و الحکم بن عتیبة ذکره ابن سعد فی الطبقة الاولیٰ من تابعی اهل الکوفة و قال ابن معین و النسائی ثقة ذکره المسلم فی المخضر مبین مات ۷۸ھ (تہذیب ج۴ص۲۹۱)

(۵۱۰) ﴿ابن رواحةؒ﴾

اسمه عبد اللّٰه اسلم فی اول سنة من الهجرة و هو انصاری خزرجی شهد المشاهد کلها الا الفتح

فانه مات قبله بمؤتة اميرا و كان من الشعراء الذابين عن الاسلام ككعب بن مالک و حسان(مواہب:۱۷۹) و هو احد النقباء واحد الامراء فى غزوة موتة و بها قتل روى عن النبى صلى الله عليه وسلم و عن بلال المؤذن و عنه ابوهريرة و ابن عباس وانس (تہذیب ج۵ص۱۸۶)

(۵۱۱) ﴿جندب بن سفيانؓ﴾

جندب بن عبدالله بن سفيان البجلى نسبة الى علق بطن من بجيلة ولذا وصف بالعلقى والبجلى و ربما نسب لجده له صحبة خرج له الجماعة(مناوی ج۲ص۴۳)روى عن النبى صلى الله عليه وسلم و حذيفة و عنه الاسود بن قيس والحسن البصرى و صفوان بن محرز قال ابن حبان هو جندب الخير و قال خليفة مات فى فتنة ابن الزبير و ذكره البخارى فى التاريخ فيمن توفى من الستين الى السبعين۔(تہذیب ج۲ص۱۰۱)

(۵۱۲) ﴿يحىٰ بن سعيدؒ﴾

القطان البصرى الاحول الحافظ روى عن سليمان التيمى و حميد الطويل و هشام بن عروة وعنه يحيٰى بن معين و ابوخيثمه و صدقة بن الفضل قال ابن سعد كان ثقة مامونا رفيعا حجة و قال العجلى البصرى ثقة فى الحديث لايحدث الا عن ثقة و قال النسائى ثقة ثبت مرضى و عن يحيٰى بن معين انه اقام يحيٰى القطان عشرين سنة يختم القرآن فى كل ليلة (تہذیب ج۱۱ص۱۹۲) ثقة من السادسة خرج له الجماعة(مناوی ج۲ص۴۵)

(۵۱۳) ﴿حسن بن صباح البزارؒ﴾

الواسطى ثم البغدادى أحد الأعلام قال احمد ثقة صاحب سنة و قال ابوحاتم صدوق له جلالة عجيبة ببغداد مات سنة تسع و اربعين و مأتين خرج له البخارى (مناوی ج۲ص۵۸)روى عن ابن عينية و ابى النضر و وكيع و عنه البخارى و ابوداؤد والترمذى و غيرهم قال احمد ما ياتى يوم على البزار الا وهو يعجل منه خيرا روى عنه النسائى فى سنن الكبرىٰ احاديث فى الحدود وغيره ذكره ابن حبان فى الثقات (تہذیب ج۲ص۲۵۱)

(۵۱۴) ﴿ابو النضرؒ﴾

سالم بن ابی امیة او هو هاشم بن القاسم التیمی المدنی نزیل بغداد ثقة یرسل مات سنة خمس و عشرین و مائة خرج له الستة (مناوی ج۲ص۵۸) روی عن انس و السائب بن یزید و عوف بن مالک و عنه ابنه ابراهیم المعروف ببردان والسفیانان قال ابن سعد ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات قال احمد و ابن معین والعجلی والنسائی ثقه (تہذیب ج۳ص۳۷۲)

(۵۱۵) ﴿ابو عقیل الثقفی عبد اللّٰہ بن عقیلؒ﴾

الکوفی الثقفی نزیل بغداد صدوق من الطبقة الثانیة خرج له الاربعة (مناوی ج۲ص۵۸) روی عن مجالد بن سعید و هشام بن عروة و عمره بن حمزة و عنه ابوالنضر و عاصم بن علی و سریج بن نعمان قال ابوحاتم شیخ قال عبد اللّٰه بن احمد عن ابیه ثقة صالح الحدیث قال ابو داؤد والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج۵ص۲۸۲)

(۵۱۶) ﴿اخیه عبد اللّٰهؒ﴾

بن عروة بن زبیر بن العوام الاسدی ثقة ثابت فاضل بقی الی آخر دولة بنی امیة خرج له الشیخان والنسائی و ابن ماجة (مناوی ج۲ص۵۹) روی عن ابیه والحسن بن علی و حکیم بن حزام و عنه ابنه عمرو و اخواه هشام و عبید اللّٰه و جعفر بن محمد قال احمد بن صالح المصری لیس بینه و بین ابیه فی السن الاخمسة عشرة سنة و قال الدارقطنی ثقة احد الاثبات و قد ذکر المرزبانی فی معجم الشعراء ان الولید بن یزید لما اخذ ابراهیم بن هشام المخزومی والی المدینة و عذبه قال فیه عبد اللّٰه بن عروة من ابیات ....

علیک امیر المؤمنین بشدة　　　علی ابن هشام ان ذاک هو العدل

(تہذیب ج۵ص۳۷۹)

(۵۱۷) ﴿عبد اللّٰه بن یزیدؒ﴾

المخزومی المدنی المقری الاعور مولی الاسد بن سفیان من شیوخ مالک ثقة خرج له الجماعة

و لم يدرک البراء فالخبر منقطع وقولهم عبد الله بن يزيد بن الصلت ضعيف (مناوی ج۲ص۷۳)
روى عن زيد بن عياش و محمد بن عبد الرحمن و عروة بن الزبير و عنه يحيىٰ بن ابی كثير و مالک و صفوان بن سليم قال احمد و ابن معين والنسائی ثقة ذكره ابن حبان فی الثقات و قال العجلی مدنی ثقة مات سنة ثمان و اربعين ومائة (تہذیب ج۶ص۷۵)

(۵۱۸) ﴿ربعی بن حراش رح﴾

ابو مريم العبسی الكوفی قانت للّٰہ لم يكذب قط مات سنة اربع و مائة خرج له الجماعة (مناوی ج ۲ص۷۴) سمع عمر و كان معه بالجابية وعليًا و حذيفة و ابا موسىٰ و طائفة و عنه منصور و ابومالک الاشجعی و غيرهم و كان قد آلیٰ علی نفسه انه لا يضحک حتی يعلم افی الجنة هو او فی النار و هو متفق علی ثقته و امانته والاحتجاج به (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۲۹)

(۵۱۹) ﴿المفضل بن فضالة رح﴾

ابن ابی امية البصری مولیٰ ال عمر بن الخطاب اخو مبارک قال النسائی ليس بقوی من الطبقة الثامنة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص۷۶) هو الامام الحجة القدوة قاضی مصر حدث عن يزيد بن حبيب وعقيل بن خالد وجماعة وعنه ابو صالح كاتب الليث و يزيد بن موهب الرملی و آخرون......قال يحيىٰ بن معين ثقة قال ابوداؤد كان مجاب الدعوة مات سنة احدی و ثمانين و مائة (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۲۵۱)

(۵۲۰) ﴿عقيل رح﴾

مصغر ابن خالد بن عقيل كان حافظًا صاحب كتاب مات سنة احدیٰ و اربعين ومائة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص۷۶) حدث عن القاسم و سالم و عكرمة و روى عنه يحيىٰ بن ايوب والليث و مفضل بن فضالة و اكثر عن الزهری قال رفيقه يونس ما احد اعلم بحديث الزهری من عقيل و قال ابن معين ثقة و كذا و ثقه غير واحد واحتج به ارباب الصحاح ...... مات بمصر فجأة (تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۱۶۱)

(۵۲۱) ﴿حسین بن محمد الجریریؒ﴾

نسبة الی جریر مصغرا مستور من الحادیة عشر خرج له المصنف فقط(مناوی ج۲ص۷۸)روی عن ابراهیم بن اسحق الطالقانی و جعفر بن عون و محمد بن کثیر العبدی و غیرهم و عنه الترمذی و عبد اللّٰه بن محمد و احمد بن علی الآبار ...... قال المزی ذکره ابن عساکر فیمن اسمه الحسن و وهم فی ذلک قلت و قال الخطیب مجهول(تهذیب ج۲ص۳۱۶)

(۵۲۲) ﴿سلیمان بن حربؒ﴾

الازدی البصری قاضی مکة قال ابوحاتم امام من الائمة لایدلس و یتکلم فی الرجال و فی الفقه لعله اکبر من عثمان مارأیت فی یده کتاباً قط حرر مجلسه ببغداد فبلغ أربعین الفاً ولد سنة اربعین و مائة و مات سنة اربع و عشرین و مأتین خرج له الستة(مناوی ج۲ص۷۸)روی عن شعبة و محمد بن طلحة و الحمادین وعنه البخاری و ابوداؤد و روی الباقون بواسطة ابی بکر بن ابی شیبة قال ابوحاتم قد ظهر من حدیثه نحو من عشرة آلاف حدیث و مارأیت فی یده کتاباً قط قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث و قال صاحب الزهرة روی عنه البخاری مائة و سبعة و عشرین حدیثا مات ۲۱۴ھ(تهذیب ج۴ص۱۵۷)

(۵۲۳) ﴿عبد اللّٰه بن رباحؒ﴾

الانصاری المدنی سکن البصرة قال الذهبی امام مات سنة ثمان و عشرین ومائة و ثقوه قتلوه الازارقة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج۲ص۷۸)روی عن ابی بن کعب و عمار بن یاسر و عمران بن حصین و عنه ثابت البنانی و عاصم الاحول و خالد الحذاء ، قال العجلی بصری تابعی ثقة قال ابن سعد کان ثقة وله احادیث و قال النسائی ثقة(تهذیب ج۵ص۱۸۱)

(۵۲۴) ﴿بشر بن معاذؒ﴾

البصری العقدی الضریر صدوق مات بعد الاربعین خرج له النسائی وابن ماجة ۔(مناوی ج۵ص ۸۰) روی عن ابراهیم بن عبد العزیز و بشر بن المفضل و ایوب و ابی عوانة وعنه الترمذی

والنسائی و ابن ماجة و ابن خزیمة قال ابن حبان فی الثقات مات ۲۵۴ھ و قال ابوحاتم صالح الحدیث صدوق و قال مسلمة صالح ۔(تہذیب ج۱ص۱۰۴)

(۵۲۵) ﴿ابو عوانةؒ﴾

کمثانة الوضاح الواسطی ثقة من السابعة خرج له الستة (مناوی ج۲ص۸۰)هو وضاح بن عبد الله الیشکری البزاز رای الحسن و ابن سیرین و سمع من معاویة بن قرة والاسود بن قیس وقتادة روی عنه شعبة ومات قبله والفضل بن مساور قال عفان کان ابو عوانة صحیح الکتاب و کان ثبتا قال ابن سعد کان ثقة صدوقا . (تہذیب ج۱۱ص۱۰۵) و قال احمد بن حنبل هو صحیح الکتاب و اذا حدث من حفظه ربمایهم ۔(تذکرۃالحفاظ ج۱ص۲۳۶)

(۵۲۶) ﴿زیاد بن علاقةؒ﴾

ابوسهل الحرانی العقیلی نائب اخیه محمد علی القضاء ثقة رمی بالنصب من الطبقة الثالثة خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۸۰)

(۵۲۷) ﴿عیسٰی بن عثمان الرملیؒ﴾

النهمی الفاخوری الکوفی نزیل الرملة صدوق یتشیّع مِن التاسعة خرج له البخاری فی الادب ومسلم وابوداؤد و ابن ماجة. (مناوی ج۲ص۸۱) روی عن عمه یحیٰی بن عیسٰی و عنه الترمذی و محمد بن عبد الله و موسٰی بن اسحٰق قال النسائی صالح قال الحضرمی مات ۲۲۱ھ۔(تہذیب ج۸ص۱۹۷)

(۵۲۸) ﴿ابو جمرةؒ﴾

کطلحة نصر بن عمران الضبعی بصری مشهور بکنیته ثقة من الثالثة خرج له الستة اتفقوا علی توثیقه و زعم بعضهم ان له رؤیة ونوزع ۔(مناوی ج۲ص۸۷) روی عن ابیه و ابن عباس و ابن عمر روی عنه ابنه علقمة و ابوالتیاح والمثنٰی قال عبد الله بن احمد عن ابیه ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ابن عبد البر اجمعوا علی انه ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۸۵)

(۵۲۹) ﴿زرارة بن ابی اوفیٰ ؒ﴾

ابو حاجب الحرشی البصری قاضی البصرة ثقة عابد خرج له الستة قرأ المدثر فی الصلاة فلما بلغ فاذا نقر فی الناقور خرمیتاً ۔(مناوی ج۲ص۸۷)له صحبة مات فی زمن عثمان بن عفان ۔(جمع ج۲ص۸۷)روی عن ابی هریرة و عبد اللّٰه بن سلام و تمیم الداری و ابن عباس و عنه قتادة و بهز بن حکیم و ایوب و غیرهم قال النسائی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان من العباد قال ابن سعد مات فجأة سنة ۹۳ھ۔(تہذیب ج۳ص۲۷۸)

(۵۳۰) ﴿سعد بن هشام ؒ﴾

الانصاری المدنی ثقة من الطبقة الثالثة استشهد بمکران خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۸۷) هو ابن عم انس روی عن ابیه و عائشة و ابن عباس و ابی هریرة و عنه حمید بن هلال و زرارة بن اوفیٰ والحسن البصری قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد ثقة انشاء اللّٰه۔ (تہذیب ج۳ص۴۱۹)

(۵۳۱) ﴿عبد اللّٰه بن ابی بکر ؒ﴾

الانصاری المدنی القاضی له عن ابیه وانس و عمرو و عنه السفیانان و فلیح حجة مات سنة خمس و ثلاثین و مائة خرج له الاربعة ۔(مناوی ج۲ص۸۹)

قال ابن معین و ابوحاتم ثقة و قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث عالما و قال العجلی مدنی تابعی ثقة۔(تہذیب ج۵ص۱۴۴)

(۵۳۲) ﴿ابیه﴾

ابی بکر المشهور بابن حزم اکثر ابناه اسحق و هشام الروایة عنه ۔(مناوی ج۲ص۸۹) هو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری الخزرجی المدنی القاضی روی عن ابیه و روی عن خالته عمرة بنت عبد الرحمن و السائب بن یزید و عنه الزهری قال ابن معین و ابن خراش ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱۲ص۴۰)

(۵۳۳) ﴿عبد اللّٰہ بن قیس بن مخرمۃؒ﴾

المطلبی یقال له رؤیة تابعی کبیر والی العراق من قبل الحجاج ایاماً و ولی قاضی المدینة خرج له مسلم والاربعة ۔(مناوی ج۲ص۸۹)روی عن ابیه و زید بن خالد الجهنی و ابی هریرة و عنه ابناه محمد و مطلب و ابوبکر بن محمد ، قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات واستعمله عبد الملک بن مروان علی الکوفة والبصرة ۔(تہذیب ج۵ص۳۱۸)

(۵۳۴) ﴿زید بن الخالد الجهنیؒ﴾

المدنی صحابی مشهور وهو ابو عبد الرحمن او ابو طلحة او ابوزرعة سکن المدینة و شهد الحدیبیة و کان معه لواء جهینة یوم الفتح مات سنة ثمان و ثمانین و له خمس و ثمانون سنة۔ (مناوی ج۲ص۸۹)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن عثمان و ابی طلحة و عائشة و عنه ابناه خالد و ابوحرب و عبد اللّٰه بن قیس۔(تہذیب ج۳ص۳۵۴)

(۵۳۵) ﴿ابو حمزةؒ﴾

طلحه بن یزید (وهذا قول الاکثر (جمع ج۲ص۹۳) له عن حذیفة مرسلاً و عن زید بن ارقم و عمه عمرو بن مرة فقط و ثقه النسائی من الثالثه خرج له البخاری والاربعة۔ (مناوی ج۲ص۹۳) قال الحافظ المنذری طلحة بن یزید ابوحمزة الانصاری مولاهم الکوفی واحتج به البخاری والرجل شیخه هو صلة بن زفر العبسی الکوفی احتج به الشیخان ۔(جمع ج۲ص۹۳) ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال النسائی لما اخرج حدیثه عن رجل عن حذیفة فی صلوٰة اللیل هذا الرجل یشبه ان یکون اصله و طلحة هذا ثقة۔(تہذیب ج۵ص۲۶)

(۵۳۶) ﴿ابوبکر محمد بن نافع البصریؒ﴾

قیل هذا مجهول لانه لم یوجد فی کتب الرجال فلعله محمد بن واسع البصری ۔(جمع ج۲ص ۹۵) هو ابوبکر بن احمد ابی نافع له عن غندر و جماعة و عنه مسلم وعدة قال الذهبی ثقة و زعم شارح انه محمد بن واسع ذهول ۔(مناوی ج۲ص۹۵) وهو مشهور بکنیته مات بعد الاربعین و

مأتین قلت و فی الزہرۃ روی عنہ مسلم اربعۃ وخمسین۔(تہذیب ج۹ص۲۲)

(۵۳۷) ﴿عبد الصمد بن عبد الوارث﴾

التنوری ابوسہل حافظ حجۃ لہ عن ہشام الدستوائی و شعبۃ و عنہ ابنہ و غندر مات سنۃ سبع و مأتین خرج لہ الستۃ ۔(مناوی ج۲ص۹۵) قال ابواحمد صدوق صالح الحدیث و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن سعد کان ثقۃ ان شاء اللہ۔(تہذیب ج۲ص۲۹۱)

(۵۳۸) ﴿ابو المتوکل﴾

الناجی نسبۃ لبنی ناجیۃ اسم فاعل من النجاۃ اسم امرأۃ و ابوالمتوکل علی بن ابی داؤد و یقال ابن داؤد۔(مناوی ج۲ص۹۶)

روی عن ابی سعید الخدری و ابوہریرۃ و ابن عباس و عائشۃ و ام سلمۃ و عنہ ثابت البنانی و قتادۃ و حمید الطویل و غیرہم قال ابن معین و ابوزرعۃ و ابن المدینی والنسائی ثقۃ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات قال مات ۱۰۸ھ قلت و ثقہ العجلی والبزار(تہذیب ج۷ص۲۸۰)

(۵۳۹) ﴿ابی وائل﴾

الاسدی شقیق بن سلمۃ الکوفی قال الذہبی لہ ادراک و سمع عمرو و معاذا و عنہ منصور والاعمش قال ادرکت سبع سنین من سنی الجاہلیۃ مات سنۃ ثلاث و ثمانین و کان من العلماء العاملین اتفقوا علی توثیقہ۔(مناوی ج۲ص۹۶)قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث قال ابن حبان فی الثقات سکن الکوفۃ و کان من عبادہا و لیست لہ صحبۃ قال ابن عبد البر اجمعوا علی انہ ثقۃ (تہذیب ج۴ص۳۱۷)

(۵۴۰) ﴿عبد اللہ بن شقیق﴾

العقیلی مصغرا البصری لہ عن ابی ذر و عمر والکبار و عنہ قتادۃ و ایوب قال احمد ثقۃ ناصبی من الثالثۃ خرج لہ الستۃ ۔(مناوی ج۲ص۹۸) ذکرہ ابن سعد فی الطبقۃ الاولٰی من تابعی اہل البصرۃ و عن ابن معین ثقۃ من خیار المسلمین لایطعن فی حدیثہ و قال الجریری کان عبد اللہ بن

شقیق مجاب الدعوة کانت تمرّ به السحابة فیقول اللهم لاتجوز کذا و کذا حتی تمطر فلا تجوز ذلک الموضع حتّٰی تمطر مات ۱۰۸ھ۔(تہذیب ج۵ص۲۲۳)

(۵۴۱) ﴿المطلب بن ابی وداعةؓ﴾

نسبة لقبیلة من قریش صحابی اسلم یوم الفتح و نزل المدینة و بهامات خرج له الجماعة الاالبخاری۔(مناوی ج۲ص۹۹) امّه اروی بنت الحارث بن عبد المطلب روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن حفصة و عنه اولاده جعفر و عبد الرحمن و کثیر والسائب بن یزید روی له مسلم حدیثه عن حفصة فی صلوة السبحة قاعداً۔(تہذیب ج۱۰ص۱۶۲)

(۵۴۲) ﴿حفصه بنت عمر بن الخطابؓ﴾

کانت تحت خنیس السهمی ثم تزوجها المصطفٰی ﷺ و طلقها و راجعها بامر جبریل علیه السلام۔(مناوی ج۲ص۹۹) هی امّ المؤمنین قیل انها ولدت قبل المبعث بخمسة اعوام و تزوجها النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سنة ثلاث روت عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن ابیها و روی عنها اخوها عبد اللّٰه بن عمرو ابنه حمزة والمطلب بن ابی وداعة ذکر ابن سعد ان عمر اوصی الیها لما احتضر۔(تہذیب ج۱۲ص۴۳۹)

(۵۴۳) ﴿عثمان ابن ابی سلیمانؒ﴾

بن ابی مطعم القرشی النوفلی المکی قاضی مکة و ثقة احمد من الطبقة السادسة خرج له الجماعة (مناوی ج۲ص۱۰۰) روی عن عمه نافع و ابوسلمة بن عبد الرحمن و سعید بن جبیر و عنه اسماعیل بن امیة و ابن جریج و ابن عیینة و غیرهم قال احمد و ابن معین و ابن سعد و ابوحاتم و یعقوب بن شیبة ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان قاضیاً علی مکة ...... قلت زعم ابن سعد ان اسم ابی سلیمان محمد و قال العجلی مکی ثقة۔(تہذیب ج۷ص۱۱۱)

(۵۴۴) ﴿میمون بن مهرانؒ﴾

الجزری ابو ایوب عالم الرقة ثقة عابد کبیر القدر ولد عام اربعین و مات سنة سبعة عشر و مائة

خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۰۲) نشأ بالکوفة ثم نزل الرقة روی عن ابی هریرة و عائشة و ابن عباس و عنه ابنه عمرو و حمید الطویل و جعفر بن برقان و غیرهم

ذکره ابوعروبة فی الطبقة الاولٰی من التابعین و قال العجلی جزری تابعی ثقة و کان یحمل علٰی علّی و قال ابوزرعة و النسائی ثقة و عن ابراهیم بن محمد المستمری صلّی میمون بن مهران فی سبعة عشر یوما سبعة عشر الف رکعة فلما کان یوم الثامن عشر انقطع فی جوفه شئی فمات (تہذیب ج۱۰ص۴۹) رکعتا الفجر سے مراد صبح کی سنتیں ہیں، وأصل الغداة ما بین طلوع الفجر و طلوع الشمس (اتحافات ص۳۲۴)

(۵۴۵) ﴿ابوسلمة یحی بن خلف﴾

الباهلی البصری الجوباری صدوق مات سنة اثنین و اربعین ومأتین خرج له مسلم و ابوداؤد ۔ (مناوی ج۲ص۱۰۲) روی عن عبد الوهاب الثقفی و معتمر بن سلیمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم و ابوداؤد والترمذی و ابن ماجة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال موسٰی بن هارون بلغنا موته بالبصرة سنة ۲۴۲ھ ۔(تہذیب ج۱۱ص۱۷۹)

(۵۴۶) ﴿عاصم بن ضمرة﴾

السلولی و ثقه ابن المدینی و قال النسائی لابأس به مات سنة اربع و سبعین خرج له الاربعة۔ (مناوی ج۲ص۱۰۳)روی عن علی وحکی عن سعید بن جبیر و عنه ابو اسحٰق السبیعی والحکم بن عینیة قال یحیٰی بن سعید عن الثوری کنا نعرف فضل حدیث عاصم علی حدیث الحارث و قال العجلی ثقة۔(تہذیب ج۵ص۴۰)

(۵۴۷) ﴿یزید الرشک﴾

رشک (بالکسر) کبیر اللحیة کو کہتے ہیں . ولقب یزید بن ابی یزید الضبعی احسب اهل زمانه و لقب به لکبر لحیته و قال ابن الجوزی وغیره دخل عقرب لحیته فاقام بها ثلاثة ایام وهو لایشعر لکبر لحیته و استشکل کون معرفتها ثلاثًا واجیب بانه یحتمل انه دخل مکانا کثیر العقارب ثم رأها بعد الخروج منه بثلاثة ایام فعلم انه من ذلک المکان و بانه یحتمل ان احد ارآها

حین دخلت و لم یخبرہ بھا الابعد ثلاثة ایام لیعلم ھل یحس بھا اولا و قال المصنف فی باب الصوم ان الرشک بلغة اھل البصرة ھو القسام فقیل ھو الذی یقسم الدور و کان یقسمھا بمکة قبیل الموسم بالمساحة لیتصرف الملاک فی املاکھم فی الموسم ـ(جمع ج۲ص۱۰۵) روی عن عبد اللّٰہ بن انس و مطرف بن عبد اللّٰہ بن الشخیر و معاذة العدویة وعنه شعبة و معمر قال الدوری عن ابن معین صالح صالح قال ابوزرعة وابوحاتم والترمذی ثقة و قال النسائی لیس به بأس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال کان غیورًا فسمی بالفارسیة الرشک مات ۱۳۰ھ ـ (تھذیب ج۱۱ص۳۲۵)

(۵۴۸) ﴿معاذةؒ﴾

بنت عبد اللّٰہ العدویة ام الصھباء البصریة ثقة من الثالثة خرج لھا الستة۔ (مناوی ص۱۰۵)

روت عن عائشة و علی و ھشام بن عامر و عنھا ابوقلابة و قتادة و یزید الرشک عن ابن معین ثقة حجة ذکرھا ابن حبان فی الثقات و قال کانت من العابدات قال الذھبی بلغنی انھا کانت تحی اللیل و تقول عجبت لعین تنام و قد علمت طول الرقاد فی القبور قال ابن جوزی توفیت سنة ثلاث و ثمانین ـ(تھذیب ج۱۲ص۴۸)

(۵۴۹) ﴿حکیم بن معاویةؒ﴾

الزیادی البصری مستور من العاشرة خرج له مسلم واحترز بالزیادی عن حکیم بن معاویة النمیری ـ(مناوی ج۲ص۱۰۶)روی عن زیاد بن الربیع و عنه ابوموسیٰ والعباس بن یزید البحرانی قلت لم یذکرہ البخاری والا ابن حبان ولا اعرفه۔(تھذیب ج۲ص۳۸۸)

(۵۵۰) ﴿زیاد بن عبید اللّٰہؒ﴾

بن الربیع الزیادی البصری والد محمد مقبول من الثانیة۔(مناوی ج۲ص۱۰۶)روی عن الحسن و ابن سیرین و حمید الطویل و عنه حکیم بن معاویة الزیادی و عبد اللّٰہ بن یوسف الجبیری و داوٗد بن المحبر ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔(تھذیب ج۳ص۳۶۷)

(۵۵۱) ﴿عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ﴾

الانصاری المدنی ثم الکوفی تابعی جلیل کان اصحابه یعظمونه کانّه امیر مات سنة ثمان و ثمانین خرج له الجماعة اتفقوا علی توثیقه و اثنیٰ علیه الاکابر ۔(مناوی ج۲ص۱۰۸)روی عن ابیه و عمر و عثمان و علی و حذیفة و معاذ بن جبل و عنه عیسیٰ و ثابت البنانی قال عطاء بن السائب عن عبد الرحمن ادرکت عشرین ومائة من الانصار صحابة قال عبد اللّٰه بن الحارث ماظننت ان النساء ولدن مثله و قال العجلی کوفی تابعی ۔(تہذیب ج۶ص۲۳۴)

(۵۵۲) ﴿امّ ھانی ؓ﴾

شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہٗ فرماتے ہیں :

''ام ہانیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن تھیں ، جو مکہ میں ہی مقیم رہیں ۔ان کا گھر بیت اللہ شریف کے قریب تھا ۔اس لئے آپ اکثر ان کے گھر میں آیا جایا کرتے تھے ۔ چنانچہ جس رات آپؐ کو معراج پر لے جایا گیا اُس رات بھی آپؐ امّ ہانی کے گھر میں محوخواب تھے ۔ جہاں سے فرشتوں نے آپ کو کمرے کی چھت پھاڑ کر نکالا اور معراج کے سفر پر لے گئے ۔حضور علیہ السلام ام ہانی سے نکاح کرنا چاہتے تھے ،مگر اللہ نے سورۃ احزاب کی آیت ۵۰ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی چچی زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد کے ساتھ نکاح کی صرف اس صورت میں اجازت دی ،جب کہ وہ آپ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آ جائیں ۔ چونکہ ام ہانی نے ہجرت نہیں کی تھی ۔اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے نکاح تو نہ کر سکے ،مگر مکی زندگی میں آپؐ اُن کے ہاں اکثر جایا کرتے تھے ، پھر فتح مکہ کے دن بھی آپؐ نے اسی چچازاد کے ہاں قیام کیا ۔آٹھ رکعات نماز ادا کی جو کہ فتح مکہ کے شکرانے کے طور پر تھی ۔

اس روز آپ کو بھوک بھی لگ رہی تھی ۔آپؐ نے امّ ہانیؓ سے پوچھا کہ گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ روٹی کے چند خشک ٹکڑے حاضر ہیں ۔آپ نے وہی ٹکڑے پانی میں بھگو کر نرم کیے، ان پر نمک اور سرکہ ڈالا اور یہی کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا ۔

یہ اللہ کے آخری نبی ہیں، جنہوں نے فتح مکہ کا جشن سوکھی روٹی کھا کر منایا۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی، کسی کا مال نہیں لوٹا بلکہ عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اب ذرا آج کل کی فاتح قوموں کا حال بھی دیکھ لیں، جب امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم مار کر اس کو فتح کیا تھا تو ان دنوں اخبارات میں آیا تھا کہ امریکی سپاہیوں نے جاپانی عورتوں کے ساتھ اس قدر زیادتی کی تھی کہ کم و بیش سوا لاکھ عورتیں امریکی فتح کے موقع پر حاملہ ہو گئیں۔ یہ تعداد تو معلوم ہو گئی لیکن جن کا علم نہیں ہو سکا، وہ اس کے علاوہ تھیں۔ اس کے علاوہ امریکی افسروں اور سپاہیوں نے خوب عیش و عشرت کی، ناچ گانے کی محفلیں منعقد ہوئیں، شراب و کباب چلے اور اس طرح امریکنوں نے فتح کا جشن منایا۔

(۵۵۳) ﴿محمد بن ربیعه الکلابی﴾

الکوفی ابوعمرو وثقه ابوداؤد و جمعٌ و قال ابوحاتم صالح الحدیث من التاسعة خرج لهٗ الستة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۱) روی عن الاعمش و هشام بن عروة و ابن جریج و عنه احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین و قتیبة ...... قال ابوداؤد ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۹ ص۱۴۳)

(۵۵۴) ﴿فضیل بن مرزوق﴾

الاغر الرقاشی الکوفی ابو عبد الرحمٰن هو المازنی صدوق و ثقه غیر واحد و قیل یهم و یتشیع من السابعة خرج له مسلم و الاربعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۱) روی عن ابی اسحٰق السبیعی و عطیة العوفی والاعمش و عنه زهیر بن معاویة و وکیع قال الثوری ثقة و قال العجلی جائز الحدیث صدوق و کان فیه تشیع و قال النسائی ضعیف۔ (تہذیب ج۸ ص۳۶۸)

(۵۵۵) ﴿عطیةؒ﴾

کهدیة هو المازنی له صحبة خرج له المسلم و الاربعة۔ (مناوی ج۲ ص۱۱۱)

(۵۵۶) ﴿عبیدة و ابراهیمؒ﴾

متعددة (مناوی ج۲ ص۱۱۱) هو ابن معتب الضبی علی ما ذکره الجزری و ابراهیم النخعی۔

(جمع ج۲ ص۱۱۱)

(۵۵۷) ﴿سهم بن منجاب ؒ﴾

بن راشد الضبی الکوفی من السادسة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۲)روی عن ابیه والعلاء الحضرمی و قرثع الضبی و عنه ابراهیم النخعی وابوخلدة عمرو بن دینار ذکره ابن حبان فی الثقات قلت لکنه فرق بین الذی یروی عن العلاء فذکره فی التابعین و بین الذی یروی عن قزعة و قرثع فذکره فی اتباع التابعین و قال العجلی کوفی تابعی ثقة ۔(تہذیب ج۳ص۲۲۹)

(۵۵۸) ﴿قرثع ؒ﴾

الضبی ! صدوق من الثانیة مخضرم خرج له ابوداؤد والنسائی و ابن ماجة . (مناوی ج۲ص۱۱۲) روی عن سلمان الفارسی و ابی موسیٰ الاشعری و عنه علقمة بن قیس و قزعة قال الخطیب کان مخضر ما ادرک الجاهلیة و الاسلام و قتل فی خلافة عثمان شهیدا. (تہذیب ج۸ص۳۲۹)

(۵۵۹) ﴿قزعة ؒ﴾

روی عن ابیه و حمید بن قیس و محمد بن المنکدر و عنه نعمان و ابوعاصم و مدد قال عثمان الدارمی عن ابن معین ثقة و قال احمد مضطرب الحدیث .(تہذیب ج۸ص۳۳۶) و هو ابن سوید بن حجر الباهلی مختلف فیه خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۱۱۲)

(۵۶۰) ﴿محمد بن مسلم ؒ﴾

القطاع الجزری نزیل مکة ابوسعید المودب مشهور بکنیته صدوق یهم من الثانیة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳)

(۵۶۱) ﴿عبد الکریم الجزری ؒ﴾

ابوسعید کان حافظاً مکثرا مات سنة سبع و عشرین ومائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳) رای انسا و روی عن عکرمة و سعید بن المسیب و عنه ایوب السختیانی و ابن جریج و السفیانان قال احمد ثقة ثبت و هو صاحب سنة و قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال ابوعروبة هو ثبت عند العارفین ۔ (تہذیب ج۶ص۳۳۳)

(۵۶۲) ﴿عبد اللّٰہ بن السائب﴾

بن عابد بن عبد اللّٰہ المخزومی المکی ولابیہ صحبۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۲ص۱۱۳) وکان ابوہ شریک النبی صلی اللہ علیہ وسلم روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عنہ عبد اللہ بن عمر اخذ عنہ اھل مکۃ القراءۃ ولمافرغوا من دفنہ قام ابن عباس فوقف علی قبرہ فدعالہ ۔ (تہذیب ج۵ص۲۰۱)

(۵۶۳) ﴿عمر بن علی المقدمی﴾

نسبۃ المقدم اسم مفعول من التقدیم بصری واسطی الاصل ثقۃ یدلس من الثامنۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۱ص۱۱۴)روی عن اسماعیل بن ابی خالد و ھشام بن عروۃ و خالد الحذاء و عنہ ابنہ محمد و احمد بن حنبل و عفان بن مسلم قال ابن سعد ثقۃ وکان یدلس تدلیسا شدیدا ذکرہ ابن حبان فی الثقات کان یدلس۔(تہذیب ج۷ص۴۲۷)

(۵۶۴) ﴿عباس العنبری﴾

من حفاظ البصرۃ نسبۃ لبنی عنبر حی من تمیم خرج لہ البخاری تعلیقا و ابن خزیمۃ مات سنۃ ست واربعین ومائتین خرج لہ الجماعۃ (مناوی ج۲ص۱۱۵)عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل بن توبۃ العنبری ابوالفضل المصری روی عن یحییٰ بن سعید القطان و ابی داؤد الطیالسی قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقۃ مامون و قال مسلمۃ بصری ثقۃ۔(تہذیب ج۵ص۱۰۷)

(۵۶۵) ﴿معاویۃ بن صالح﴾

الحضرمی ابوعبد الرحمن قاضی الا ندلس صدوق یھم مات سنۃ ثمان و خمسین و مائۃ خرج لہ النسائی و ابن ماجۃ ۔(مناوی ج۲ص۱۱۵)

روی عن اسحق بن عبد اللّٰہ و یحییٰ بن سعید الانصاری و مکحول الشامی و عنہ الثوری واللیث بن سعد قال العجلی والنسائی ثقۃ و قال ابوزرعۃ ثقۃ محدث و قال ابن سعد کان ثقۃ کثیر الحدیث۔(تہذیب ج۱۰ص۱۸۹)

(۵۶۶ ﴿العلاء بن الحارثؒ﴾

ابن عبد الوارث الحضرمی ابو وهب الدمشقی صدوق فقیه رمی بالقدر واختلط من الخامسة خرج له مسلم والاربعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۵) روی عن عبد الله بن بشر و مکحول والزهری و عنه الاوزاعی و معاویة بن صالح قال ابن المدینی ثقة قال ابوحاتم لا اعلم احداً من اصحاب مکحول او ثق منه۔(تہذیب ج۸ص۱۵۷)

(۵۶۷ ﴿حرام بن معاویةؒ﴾

الانصاری ثقة من الثالثة خرج له ابوداؤد و ابن ماجة۔ (مناوی ج۲ص۱۱۵)

(۵۶۸ ﴿عبد اللّٰہ بن سعدؓ﴾

الانصاری الحرامی و قیل القرشی الاموی عم حرام بن حکیم صحابی نقل انه شهد فتح القادسیة۔(مناوی ج۲ص۱۱۵) روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وعنه ابن اخیه حرام بن حکیم۔ (تہذیب ج۵ص۲۰۶)

(۵۶۹ ﴿اسماعیل بن جعفرؒ﴾

المدنی الزرقی نسبة لبنی زریق بطن من الانصار ثقة مات سنة ثمانین و مائة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۷) روی عن ابی طوالة و عبد اللّٰہ بن دینار و جعفر الصادق وعنه محمد بن جهضم ویحییٰ بن ایوب و ابومعمر الهذلی قال احمد و ابوزرعة و النسائی ثقة و قال ابن خراش صدوق ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱ص۲۵۱)

(۵۷۰ ﴿منصورؒ﴾

الثقفی ثقة عابد خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۱۹) هو ابو المغیرة بن زاذان الواسطی روی عن انس یقال مرسل و ابی العالیة و عطاء بن ابی رباح و محمد بن سیرین و عنه مسلم بن سعید الواسطی و جریر بن حازم و ابوعوانة قال العجلی رجل صالح متعبد کان ثقة ثبتا و کان یسرع القرأة و کان یحب ان یترسل فلا یستطیع قال النسائی و ابو حاتم ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۲۷۲)

(۵۷۱) ﴿سالم بن ابی الجعدؒ﴾

رافع الغطفانی الاشجعی مولاهم الکوفی ثقة مرسل خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ ص۱۹۹) روی عن عمر ولم یدرکه و عن ثوبان و علی بن ابی طالب و ابی برزة و عنه الحسن والحکم بن عتیبة و عمرو بن دینار قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة مات ۱۰۰ھ ۔(تہذیب ج۳ ص۳۷۳)

(۵۷۲) ﴿عبدةؒ﴾

ابن سلیمان ابومحمد الکلابی المقری احمد نے کہا ثقہ ہے زیادة مع صلاحه و شدت فقرہ ۱۸۰ھ میں انتقال ہوا ۔(حاشیہ ترمذی) روی عن اسماعیل بن ابی خالد و عاصم الاحول و الاعمش والثوری و عنه احمد اسحق و ابراهیم بن موسیٰ الرازی قال العجلی ثقة رجل صالح صاحب قران یقری قلت ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مستقیم الحدیث جدا قال الدار قطنی ثقة ۔(تہذیب ج۶ ص۴۰۵)

(۵۷۳) ﴿محمد بن عمرو بن العطاءؒ﴾

القرشی العامری المدنی و ثقه ابوحاتم و کان ذاهیبة و وقار ۔(مناوی ج۲ ص۱۲۰) روی عن ابن عباس و ابن الزبیر و ابی هریرة و عنه ابوالزناد وموسیٰ بن عقبة قال ابوزرعة والنسائی ثقة و قال ابوحاتم ثقة صالح الحدیث ۔(تہذیب ج۹ ص۳۳۲)

(۵۷۴) ﴿طلق بن غنامؒ﴾

الکوفی ثقة مات سنة احدیٰ عشر و مائتین خرج له البخاری و الاربعة ۔(مناوی ج۲ ص۱۲۲) روی عن ابیه و شیبان و شریک القاضی و عنه البخاری و روی الاربعة بواسطة عثمان بن ابی شیبة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة صدوقا و کان عنده احادیث ۔(تہذیب ج۵ ص۲۹)

(۵۷۵) ﴿زر بن حبیشؒ﴾

مصغرا ابومریم الاسدی ادرک الجاهلیة عاش مائة و عشرین سنة ومات سنة اثنین و ثمانین

خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۲۲)روی عن عمر وعثمان و علی و عائشة و عنه ابراهیم النخعی و عاصم بن بهدلة قال العجلی کان من اصحاب علی و عبد اللّٰه ثقة قال ابوجعفر البغدادی قلت لاحمد فزر و علقمة والاسود قال هولاء اصحاب ابن مسعود و هم الثبت فیه

(تہذیب ج۳ص۳۷۷)

(۵۷۶) ﴿عبد اللّٰه بن داؤدؒ﴾

الواسطی التمار قال البخاری فیه نظر قال العصام تفرد المصنف بالروایة عنه و لیس کما زعم ۔(مناوی ج۲ص۱۲۵)روی عن الحمادین و ابن جریج و اللیث و عنه احمد بن سنان القطان و بشر بن معاذ قال ابو حاتم لیس بقوی فی احادیثه مناکیر قال الدار قطنی ضعیف ۔(تہذیب ج۵ص۱۷۶)

(۵۷۷) ﴿ربیعة الجرشیؒ﴾

بن عمرو او ابن الحارث اختلف فی صحبته ثقة خرج له الاربعة (مناوی ج۲ص۱۲۵)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن سعد و ابی هریرة و عائشة و معاویة و عنه خالد بن معدان و یحییٰ بن میمون و علی بن رباح ...... ذکره ابن سعد فی الثقات الکبریٰ فی الصحابة و فی الصغری فی الطبقة الاولیٰ بعد الصحابة ذکره ابوزرعة اللمشقی فی التابعین و ذکره فی الصحابة ابن مندة و ابو نعیم والبغوی ...... قال ابو المتوکل الناجی کان فقیه الناس فی زمن معاویة۔

(تہذیب ج۳ص۲۲۵)

(۵۷۸) ﴿عبد اللّٰه صالحؒ﴾

بن محمد بن مسلم الجهنی ابو صالح المصری کاتب اللیث کان مکثرا جداقال ابوزرعة کان حسن الحدیث لم یکن ممن یکذب و قال الفضیل الشعرانی مارأیته الا یحدث او یسبح و قال ابن عدی مستقیم الحدیث وله اغالیط و کذبه جزرة مات سنة ثلاث و عشرین و مائتین و عمره ست و ثمانون سنة خرج له البخاری فی التعلیق و ابوداؤد۔(مناوی ج ص۱۳۶)

روی عن معاویة بن صالح و موسیٰ بن علی واللیث بن سعد روی له ابوداؤد والترمذی وابوحاتم الرازی قال النسائی لیس بثقة قال ابن القطان هو صدوق ولم یثبت علیه

مایسقط حدیثه الا انه مختلف فیه فحدیثه حسن۔(تہذیب ج۵ص۲۲۵)

(۵۷۹) ﴿عمرو بن قیس﴾

اثنان احدهما عمرو بن قیس الماضی له عن شریح و زید بن وهب و عنه مسعر و زیادة ثقة مرجی خرج له ابوداؤد و الثانی عمرو بن قیس مستدل له عن عطاء و نافع و عنه ابن وهب و البرسانی و احمد بن یونس رآه واخرج له ابن ماجة فکان ینبغی للمصنف تمییزه۔

(مناوی ج۲ص۱۳۶)

(۵۸۰) ﴿عوف بن مالک الاشجعی﴾

صحابی مشهور من مسلمة الفتح سکن دمشق کما فی تقریب الحافظ ابن حجر تبعاً للذهبی فی الکاشف وغیره ۔(مناوی ج۲ص۱۳۶) روی عن النبی صلی الله علیه وسلم و عن عبد الله ابن سلام و عنه ابومسلم الخولانی و جبیر بن نفیر و عاصم بن حمید قال الواقدی شهد خیبر و نزل حمص و بقی الی خلافة عبد المالک و مات سنة ثلاث و سبعین و ذکر ابن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم آخی بینه و بین ابی الدرداء۔(تہذیب ج۸ص۱۵۰)

(۵۸۱) ﴿یعلی بن مملک﴾

له عن ام الدرداء و ام سلمة وقد وثق ذکره جمع منهم الذهبی و لم یقف علیه العصام (مناوی ج۲ ص۱۳۷)ذکره ابن حبان فی الثقات (تہذیب ج۱۱ص۳۵۶)

(۵۸۲) ﴿یحییٰ بن سعید الاموی﴾

اخو عمرو الاشدق ثقة من الثالثة خرج له البخاری فی الادب و مسلم۔(مناوی ج۲ص۱۳۹)

(۵۸۳) ﴿ابو العلاء العبدی﴾

هلال ابن خباب صدوق تغیّر آخراً من الخامسة (مناوی ج۲ص۱۴۱)سکن المدائن روی عن ابی جحیفة و یحییٰ بن جعدة و عکرمة مولیٰ ابن عباس و عنه الثوری و مسعر و ثابت بن یزید ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئی. (تہذیب ج۱۱ص۶۸)

(۵۸۴) ﴿یحیی بن جعدةؒ﴾

بن هبیرة ابن ابی وهب المخزومی قال الذهبی ثقة خرج له ابو داؤد و ابن ماجة (مناوی ج۲ص۱۴۱) روی عن جدته ام هانی و عن ابی الدرداء و زید بن ارقم و عنه حبیب بن ابی ثابت و عمرو بن دینار و مجاهد و غیرهم قال ابو حاتم والنسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقاة (تہذیب ج۱۱ص۱۲۹)

(۵۸۵) ﴿نوح بن قیس الحدانیؒ﴾

نسبة الی حدان بضم اوله قبیلة من الازد ابوروح البصری قال الذهبی حسن الحدیث و قد وثق مات سنة ثلاث و ثمانین و مائة خرج له مسلم والاربعة (مناوی ج۲ص۱۴۳) روی عن اخیه خالد قیس و ثمامة بن عبد اللّٰہ و ایوب و عنه یزید بن هارون و عفان و مسلم بن اسماعیل قال النسائی لیس به بأس و قال العجلی بصری ثقة قال ابن معین هو شیخ صالح الحدیث (تہذیب ج۱۰ص۴۳۲)

(۵۸۶) ﴿حسام بن مصکؒ﴾

ابوسهل الاسدی البصری ضعیف متروک عن السابعة خرج له المصنف۔(مناوی ج۲ص۱۴۳) روی عن الحسن و ابن سیرین و قتادة و عنه شعبه و نوح بن قیس ...... قال ابو حاتم لین الحدیث یکتب حدیثه ۔(تہذیب ج۲ص۲۱۳)

(۵۸۷) ﴿مطرفؒ﴾

بضم اوله و فتح ثانیه البصری ثقة عابد من الثانیة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۳۴)وهو ابن عبد اللّٰہ بن الشخیر ۔روی عن ابیه و عثمان و علی و ابی ذر و عنه اخوه ابو العلاء یزید و حمید بن هلال و یزید الرشک ذکر ابن سعد فی الطبقة الثالثة من اهل البصرة قال العجلی کان ثقة ولم ینج بالبصرة عن حسد ابن الاشعث الا مطرف و ابن سیرین قال ابن حبان فی الثقات ولا فی حیاة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و کان من عباد اهل السمرة وزهادهم۔(تہذیب ج۱۰ص۱۵۷)

(۵۸۸) ﴿ابیه﴾

عبد اللّٰہ بن شخیر بن عوف بن کعب العامری نزیل البصرة صحابی من مسلمة الفتح خرج له

الجماعة الاالبخاری ادرک الجاهلیة و الاسلام (مناوی ج۲ص۱۴۴) له صحبة روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عنه بنوه مطرف وهانی و یزید قلت ذکره ان سعد فی طبقة مسلمة الفتح و قال ابن مندة و فد فی وفد بنی عامر. (تہذیب ج۵ص۲۲۱)

(۵۸۹) ﴿عطاء بن السائب الثقفی الکوفی﴾

صدوق اختلط من الخامسة خرج له البخاری فی تاریخه والاربعة۔(مناوی ج۲ص۱۴۶) روی عن ابیه و انس و ربما ادخل بینهما یزید بن ابان و ابراهیم النخعی و عنه اسماعیل بن ابی خالد و الحماد ان والسفیانان و شعبة قال عبداللّٰه بن احمد عن ابیه ثقة ثقة رجل صالح قال ابن سعد کان ثقة و قد روی المتقدمون و قد کان تغیر حفظه بآخره۔(تہذیب ج۷ص۱۸۳)

(۵۹۰) ﴿ابیه﴾

السائب بن مالک او ابن زید الکوفی ثقة من الثانیة خرج له البخاری فی تاریخه والاربعة ۔ (مناوی ج۲ص۱۴۶)روی عن سعد و علی والمغیرة بن شعبة و عنه ابنه عطاء وابو اسحٰق السبیعی قال العجلی کوفی تابعی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و جزم بانه ابن زید و قال ابن معین ثقة۔(تہذیب ج۳ص۳۹۰)

(۵۹۱) ﴿عاصم بن عبید اللّٰه﴾

بن عاصم بن عمر بن الخطاب له عن جابر و ابن عمر وعدة و عنه شعبة و مالک والقطان وضعفه ابن معین و قال البخاری وغیره منکر الحدیث خرج له البخاری فی الادب المفرد والاربعة (مناوی ج۲ص۱۵۳)ذکره ابن سعد فی الطبقة الرابعة من تابعی اهل المدینة قال العجلی لاباس به و قال ابن عدی قد روی عنه ثقات الناس واحتملوه وهو مع ضعفه یکتب حدیثه (تہذیب ج۵ص۴۲)

(۵۹۲) ﴿قاسم بن محمد﴾

بن ابی بکر احدالفقهاء السبعة من الثالثة مناقبه لاتحصیٰ وله نحو مائتی حدیث خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص۱۵۳)روی عن ابیه و عمته عائشة و عن العبادلة و ابی هریرة روی عنه ابنه عبد

الرحمٰن و سالم بن عبد اللّٰہ و نافع مولٰی ابن عمر قال العجلی مدنی تابعی ثقة نزہ رجل صالح قال ابن حبان فی ثقات التابعین کان من سادات التابعین من افضل اهل زمانه علما واجباً و فقهاً۔
(تہذیب ج۸ص۲۹۹)

(۵۹۳) ﴿حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ﴾

عثمان بن مظعونؓ هو اخوه (صلی اللّٰہ علیه وسلم) رضاعاً قرشی اسلم بعد ثلاثة عشر رجلًا هاجر الهجرتین و شهد بدراً و کان حرم الخمر فی الجاهلیة و هو اوّل من مات من المهاجرین بالمدینة فی شعبان علی رأس ثلاثین شهرا من الهجرة ولما دفن قال نعم السلف هو لنا و دفن بالبقیع و کان عابدا مجتهدا من فضلاء الصحابة ۔(جمع ج۲ص۱۵۲) و یحتمل ان یکون تقبیل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لعثمان فی وجهه او بین عینیه۔(اتحافات ص۳۵۱)

(۵۹۴) ﴿ابو عامرؒ﴾

عبد الملک بن عمرو القیسی العقدی نسبة لبنی عقدة قبیلة من الیمن البصری الحافظ خرج له الستة۔(مناوی ج۲ص۱۵۳) روی عن ایمن بن نابل و عکرمة بن عمار و فلیح بن سلیمان و عنه احمد و اسحٰق و عباس العنبری و بندار قال النسائی ثقة مامون قال ابو حاتم صدوق قال ابن سعد کان ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۶ص۳۶۳)

(۵۹۵) ﴿هلال بن علیؒ﴾

العامری المدنی ثقة من الخامسة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۵۳)روی عن انس بن مالک و عطاء بن یسار و عنه یحیٰی بن ابی کثیر و فلیح و سعید بن ابی هلال قال ابو حاتم شیخ یکتب حدیثه و قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات قال الواقدی مات فی آخر خلافة هشام بن عبد الملک۔ (تہذیب ج۱۱ص۷۲)

(۵۹۶) ﴿علی بن مسهرؒ﴾

القرشی الکوفی الحافظ کان فقیهاً محدثا مات سنة تسع و ثمانین و مائة و له غرائب خرج

له الستة ۔(مناوی ج۲ص۱۵۵)

وهو قاضی الموصل روی عن هشام بن عروة والاعمش و ابی اسحق الشیبانی و عنه ابوبکر وعثمان ابنا ابی شیبة و خالد بن مخلد قال ابوزرعة صدوق ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ۔(تہذیب ج۷ص۳۳۵)

(۵۹۷) ﴿سعید بن عبد الرحمن المخزومی﴾

المکی له عن ابن عیینة وعدة ثقة مات سنة تسع و اربعین و مائتین خرج له النسائی ۔(مناوی ج۲ ص۱۶۱)روی عن هشام بن سلیمان و حسین بن زید و عبد الله بن الولید و عنه الترمذی و النسائی و ابن خزیمة قال النسائی ثقة و قال مرة لابأس به و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۴۹)

(۵۹۸) ﴿عبید الله﴾

هو متعدد و کان ینبغی تمیزه لیعرف ایهم هو۔(مناوی ج۲ص۱۶۱)

(۵۹۹) ﴿سوید بن عبد العزیز﴾

قال العصام لم توجد ترجمته و اقول هو ابومحمد الدمشقی قاضی بعلبک ثم نائب الحکم بدمشق له عن ابی الزبیر و عاصم الاحول و قرأ علی الدفاوی وغیره وعنه جمع ومحمد بن مصفی قال البخاری فی حدیثه نظر لا یحتمل مات سنة اربع و تسعین و مائة (مناوی ج۲ص۱۶۲) هو سوید بن عبد العزیز بن نمیر السلمی و قیل انه حمصی قال ابن معین لیس بثقة قال البخاری فی حدیثه مناکیر انکرها احمد ۔(تہذیب ج۴ص۲۴۲)

(۶۰۰) ﴿مسلم الاعور﴾

هو ابن کیسان الکوفی الملائی المداینی ابوعبد الله له عن انس و مجاهد و عنه شعبة و علی بن مسهر قال الذهبی واه خرج له البیهقی ۔(مناوی ج۲ص۱۶۳)قال النسائی لیس بثقة قال الساجی منکر الحدیث و کان یقدم علیا علی عثمان و قال ابن المدینی و العجلی ضعیف الحدیث

(تہذیب ج۱۰ص۱۳۲)

(۲۰۱) ﴿ابو داؤد الحفری﴾

نسبہ لمحل بالکوفة ثقة عابد ۔(مناوی ج۲ ص۱٦۷)هو عمر بن سعد بن عبید روی عن الثوری و مسعر و مالک بن مغول و عنہ احمد بن حنبل و علی بن المدینی و ابوبکر و عثمان ابن ابی شیبة قال ابوحاتم صدوق و کان رجلا صالحا قال ابن حبان فی الثقات کان من العباد الخشن قال ابن و ضاح کان ثقة ازهد اهل الکوفة،مات۲۰۳ھ ۔(تہذیب ج۷ ص۳۹۷)

(۲۰۲) ﴿لربیع بن صبیح﴾

کصدیق هوا لسعدی له عن الحسن و عطاء و عنه ابن مهدی و علی بن الجعد کان غزاء عابدا قال ابوزرعة صدوق و ضعفه النسائی خرج له البخاری فی تاریخه والنسائی (مناوی ج۲ ص۱٦۷) قال عبد اللّٰه بن احمد عن ابیه لاباس به رجل صالح قال ابن سعد خرج غازیا الی السند فمات فی البحر و دفن فی جزیرة ۔مات۱٦۰ھ ۔(تہذیب ج۳ ص۲۱۴)

(۲۰۳) ﴿محمد بن عبد اللّٰه بن بزیع﴾

البصری مات سنة سبع و خمسین و مائتین خرج له مسلم ۔(مناوی ج۲ ص۱۸۳) روی عن عبدالوارث بن سعید و فضیل بن سلیمان و بشر بن المفضل و عنه مسلم والترمذی والنسائی و ابن خزیمة قال ابوحاتم ثقة و قال النسائی صالح و قال مرة لاباس به ذکره ابن حبان فی الثقات وقال صاحب الزهرة روی عنه مسلم تسعة احادیث ۔(تہذیب ج۹ ص:۲۲۱)

(۲۰۴) ﴿یحیٰی بن ابی الهیثم﴾

العطار کوفی ثقة من الخامسة خرج له البخاری فی الادب ۔(مناوی ج۲ ص۱۸۴)روی عن ابیه و محمد و یوسف ابنی عبد اللّٰه بن سلام و عنه ابن المبارک و ابن عیینة و وکیع و غیرهم قال ابن معین ثقة و قال ابوحاتم لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۱۱ ص۲۵٦)

(۲۰۵) ﴿یوسف بن عبد اللّٰه بن سلام﴾

المدنی ابو یعقوب صحابی صغیر و زعم العجلی انه تابعی ۔(مناوی ج۲ ص۱۸۴) روی عن النبی

صلی اللّٰہ علیہ وسلم و عن ابیہ و عثمان و علی و ابی الدرداء و عنہ ابنہ محمد و عون بن عبد اللّٰہ و ابن المنکدر ذکرہ ابن سعد فی الطبقۃ الخامسۃ و قال کان ثقۃ و لہ احادیث و قال العجلی کوفی تابعی ثقۃ ذکرہ جماعۃ ممن الف فی الصحابۃ ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۶۵)

(۲۰۶) ﴿عمرةؒ﴾

و ھی فی الرواۃ ستۃ و المراد بھا عمرۃ بنت عبد الرحمن بن سعد ابن زرارۃ کانت فی حجر عائشۃ ام المؤمنین وروت عنھا کثیرا (مواہب ص۲۵۰)روت عن عائشۃ وحبیبۃ بنت سھل وام حبیبۃ حمنۃ بنت جحش و عنھا ابنھا ابوالرجال و اخوھا محمد الانصاری و ابن اخیھا یحییٰ بن عبد اللّٰہ قال ابن المدینی عمرۃ احد الثقات العلماء بعائشۃ الاثبات فیھا وذکرھا ابن حبان فی الثقات و کتب عمر بن عبد العزیز ابی ابن حزم ان یکتب لہ احادیث عمرۃ ۔(تہذیب ج۱۲ص۴۶۶)

(۲۰۷) ﴿عبد اللّٰہ بن یزید المقریؒ﴾

المخزومی المدنی الاعور مولی الاسود ابن سفیان من شیوخ مالک ثقۃ من السادسۃ خرج لہ الجماعۃ ۔(مناوی ج۲ص۱۸۷)روی عن کھمس ابن الحسن و ابی حنیفۃ و ابن عون و عنہ البخاری و علی بن المدینی و ابی خیثمہ قال ابوحاتم صدوق قال النسائی ثقۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن قانع مکی ثقۃ ۔(تہذیب ج۲ص۷۵)

(۲۰۸) ﴿لیث بن سعدؒ﴾

الفھمی مولاھم عالم اھل مصر قال الذھبی و ثقوہ و کان نظیر مالک فی العلم و قیل کان دخلہ فی السنۃ ثمانین الف دینارفما وجبت علیہ زکاۃ قط مات یوم نصف شعبان سنۃ خمس و سبعین و مائۃ عن احدیٰ و ثمانین سنۃ (مناوی ج۲ص۱۸۷)روی عن نافع و ابن ابی ملکیۃ والزھری قال ابوزرعۃ صدوق و قال ابن خراش صدوق صحیح الحدیث و قال ابن حبان فی الثقات کان من سادات اھل زمانھا فقھاً وورعا و علما و فضلاً و سخاء ۔(تہذیب ج۸ص۴۱۲)

(۲۰۹) ﴿خارجه بن زیدؒ﴾

بن ثابت الفقیه ابن زید اخذ عن ابیه و اسامة بن زید و عنه الزهری وغیره مات سنة تسع و تسعین وهو احد الفقهاء السبعة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۱۸۷)ادرک عثمان و روی عن ابیه و عمه یزید و اسامة بن زید و سهیل بن سعد وغیرهم وعنه ابنه سلیمان و ابو الزناد والزهری قال ابو الزناد هو احد الفقهاء السبعة و قال العجلی مدنی تابعی ثقة قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۶۵)

(۲۱۰) ﴿زیاد بن ابی زیادؒ﴾

میسره مولی بنی مخزوم مدنی نزل دمشق کان قانتاً متألها مِن الطبقة الخامسة خرج له مسلم والنسائی۔(مناوی ج۲ص۱۸۹) روی عن مولاه و انس و محمد بن کعب القرظی و عنه عبد اللّٰه بن سعید و اسامة بن زید و موسیٰ بن عقبة قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال کان زاهداً عابدا و یقال انه کان من الابدال مات سنة خمس و ثلاثین و مائة۔(تہذیب ج۳ص۳۱۷)

(۲۱۱) ﴿محمد بن کعب القرظیؒ﴾

تابعی جلیل ثقة حجة قال ابوداؤد سمع من علی و ابن مسعود رضی اللّٰه عنهما ۔(مناوی ج۲ص ۱۸۹) روی عن عباس بن عبد المطلب و علی بن ابی طالب و ابن مسعود و ابی هریرة روی عنه اخوه عثمان والحکم بن عینیة و ابو المقدام قال ابن سعد کان ثقة عالما کثیر الحدیث ورعا و قال العجلی مدنی تابعی ثقة رجل صالح عالم بالقرآن و قال ابن حبان کان من افاضل اهل المدینة علما و فقها مات ۱۰۸ھ۔(تہذیب ج۹ص۳۷۳)

(۲۱۲) ﴿عمرو بن العاصؓ﴾

بن وائل السهمی هاجر فی صفرسنة ثمان وامر علی غزوة ذات السلاسل عاش تسعین سنة ومات لیلة الفطر سنة ثلاث واربعین (مناوی ج۲ص۱۸۹)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم و عائشة و عنه ابنه عبد اللّٰه و قیس بن ابی حازم وعروة بن الزبیر و یقال استعمله النبی صلی اللّٰه علیه

وسلم علی عمان و کان احد امراء الاجناد فی فتوح الشام وافتتح مصر فی عهد عمر بن الخطاب و عمل علیها له و لعثمان ثم عمل علیها زمن معاویة منذ غلب علیها معاویة الیٰ ان مات عمرو و خلف اموالا عظیمة الی الغایة ۔(تہذیب ج۸ ص۵۰)

(۶۱۳) ﴿سلم العلوی﴾

نسبة لقبیلة بنی علی بن ثوبان هو ابن قیس ضعیف من الرابعة خرج له الشارح فی تاریخه و تکلم فیه شعبة و وثقه یحیی۔(مناوی ج۲ ص۱۹۳)

روی عن انس والحسن البصری و عنه جریر بن حازم ومهدی بن میمون وحماد بن زید قال النسائی لیس بالقوی و قال ابن شاهین فی الثقات ذکر لیحیٰ بن معین قول شعبة فقال لیس به بأس حدید البصر کان یری الهلال قبل الناس ۔(تہذیب ج۴ ص۱۱۸)

(۶۱۴) ﴿ابی عبداللّٰه الجدلی﴾

نسبة لجدیلة قبیلة رمی بالتشییع مِن کبار الثالثة خرج له دن ۔(مناوی ج۲ ص۱۹۴)اسمه عبد بن عید و قیل عبد الرحمن بن عبد روی عن خزیمة بن ثابت و سلمان الفارسی و معاویة و عنه ابواسحق السبیعی و ابراهیم النخعی قال العجلی بصری تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قیل لاحمد بن حنبل ابو عبداللّٰه الجدلی معروف قال نعم و وثقه۔(تہذیب ج۱۲ ص۱۶۵)

(۶۱۵) ﴿فضیل بن عیاض﴾

شیخ الشافعی وهو التمیمی الخراسانی الزاهد مات فی محرم سنة سبع و ثمانین و مائة و جاوز الثمانین مناقبه شهر من ان تذکر خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج۲ ص۱۹۶)روی عن الاعمش و منصور و هشام بن حسان و عنه الثوری و هو من شیوخه و ابن عینیة و هو من اقرانه و ابن المبارک قال النسائی ثقة مامون و قال ابن سعد کان ثقة نبیلا فاضلا عابدا و رعا کثیر الحدیث و عن ابن المبارک ما بقی علی ظهر الارض عندی افضل من فضیل و قال العجلی کوفی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۸ ص۲۶۴)

(۶۱۶) ﴿عبد اللہ بن عمرانؒ﴾

ابو القاسم المخزومی العابد الزاهد القرشی المکی صدوق روی عن فضیل و ابراهیم بن سعد وعنه المصنف وکذا ابن صاعد و القضا یری و غیرهما و وهم العصام قال ابوحاتم صدوق مات سنة خمس و اربعین و مائتین ۔(مناوی ج۲ص۲۰۸)ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یخطئی و یخالف ۔(تہذیب ج۵ص۲۹۹)

(۶۱۷) ﴿ابراهیم بن سعدؒ﴾

الزهری ابو اسحاق اخذ عن ابیه والزهری و طائفة و عنه ابن مهدی واحمد و خلق مات سنة ثلاث و ثمانین ومائة ۔(مناوی ج۲ص۲۰۸) قال احمد ثقة و قال ایضا احادیثه مستقیمة و قال ابن ابی مریم عن ابن معین ثقة حجة۔(تہذیب ج۱ص۱۰۵)

(۶۱۸) ﴿عبید اللہؒ﴾

یحتمل انه عبید اللہ بن عیاض فانه یروی عن ابن عباس وغیره و عنه الزهری وغیره و یحتمل عبید اللہ بن ابی رافع کاتب علی فانه یروی عن علی و ابن عباس وعنه الزهری و طائفة وکلاهما ثقة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۰۹) ذکره ابن حبان فی الثقات ، روی البخاری فی الصحیح فی الجهاد والتوحید قصة قتل خبیب و ذکره العجلی فی الثقات و قال مالک تابعی ثقة ۔(تہذیب ج۷ص۳۹)

(۶۱۹) ﴿هارون بن موسیٰؒ﴾

بن ابی علقمة المدنی ای علقمة الفروی عن مالک و عنه ابنه نسبة لفروة جده قال الذهبی صدوق مات سنة اثنین و خمسین ومائتین خرج له النسائی (مناوی ج۲ص۲۱۴)قال ابوحاتم شیخ و قال النسائی لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الدار قطنی هو و ابوه ثقتان (تہذیب ج۱۱ص۱۳)

(۶۲۰) ﴿ ابی ﴾

موسیٰ مجهول من التاسعة خرج له المصنف فقط۔(مناوی ج۲ص۲۱۴)روی عن مالک و هشام

بن سعد و عنه ابنه هارون ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۲۳)

(۶۲۱) ﴿هشام بن سعدؒ﴾

المدینی ابی العباس او ابی سعید قال ابوحاتم لایحتج به و قال احمد لم یکن بالحافظ مات سنة ست و مائتین خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۱۴)روی عن زید بن اسلم و نافع مولٰی ابن عمر و ابی الزبیر و عنه اللیث والثوری و وکیع قال العجلی جائز الحدیث حسن الحدیث قال النسائی ضعیف و قال مرة لیس بالقوی و قال ابن سعد کان کثیر الحدیث یستضعف و کان متشیعاً ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۷)

(۶۲۲) ﴿عبد اللّٰه بن ابی عتبةؒ﴾

الفقیه الاعمٰی اخذ عن عائشة و ابی هریرة و الکبار و عنه الزهری و ابوالزناد و ابن کیسان و خلق و هو معلم عمر بن عبدالعزیز کان من بحار العلم مات سنة ثمان و تسعین خرج له الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص۲۱۷)

ذکره ابن حبان فی الثقات له فی الکتب حدیثان احدهما عند (خ) فی الحج بعد یاجوج وماجوج والآخر عندهم فی الحیاء قلت و قال ابوبکر البزار ثقة مشهور ۔(تہذیب ج۵ص۲۷۲)

(۶۲۳) ﴿موسٰی بن عبد اللّٰهؒ﴾

بن یزید الخطمی نسبة لخطم کرجم قبیلة اخذ عن ابیه و ابی حمید و عنه الاعمش و مسعر قال الذهبی وغیره ثقة و قد خفی امره علی العصام فقال لم اجد من ترجمته ۔(مناوی ج۲ص۲۱۷) قال ابن معین و العجلی و الدار قطنی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۱۰ص۳۱۵)

(۶۲۴) ﴿ورقاء بن عمرؒ﴾

الیشکری ابو بشر الکوفی نزیل المدائن قال الذهبی صدوق صالح و قال غیره فیه لین من السابعة خرج الجماعة۔(مناوی ج۲ص۲۲۱) روی عن ابی اسحٰق السبیعی و زید بن اسلم و ابن المنکدر و عنه شعبة و ابن المبارک و معاذ بن معاذ قال ابوداؤد عن احمد ثقة صاحب سنة قیل له

کان مرجناً قال لا ادری و قال و کیع ورقاء ثقة ۔(تہذیب ج۱۱ص۱۰۱)

(۶۲۵) ﴿ابی جمیلة﴾

میسرة بن یعقوب الطهوی نسبة لطهیة من تمیم تابعی خرج له ابو داؤد والنسائی ۔(مناوی ج۲ص ۲۲۱) صاحب رأیة علی روی عن علی و عثمان و الحسن بن علی و عنه ابنه عبد اللّٰه و عطاء بن السائب و عبد الاعلیٰ ذکره ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب ج۱۰ص۳۴۵)

(۶۲۶) ﴿ابن ابی لیلیٰ﴾

عبدالرحمن الانصاری المدنی ثم الکوفی ۔(مناوی ج۲ص۲۲۳)ولد لست بقین من خلافة عمر روی عن ابیه و عمر و عثمان و علی و حذیفة و غیرهم و عنه ابنه عیسیٰ والشعبی و ثابت البنانی قال العجلی کوفی تابعی قال عطاء بن ابی السائب عن عبد الرحمن ادرک عشرین و مائة من الانصار صحابة وبعض اهل العلم یدخل بینه و بین عمر البراء بن عازب۔(تہذیب ج۶ص۲۳۴)

(۶۲۷) ﴿عبدالقدوس بن محمد﴾

العطار البصری من الحادیة عشر خرج له البخاری ۔(مناوی ج۲ص۲۲۳)روی عن ابیه و عمه صالح و عبد اللّٰه بن داؤد و عنه البخاری و الترمذی والنسائی و ابن ماجة و احمد بن منصور الرمادی قال النسائی ثقة قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مسلمة لابأس به و فی الزهرة روی عنه البخاری اربعة احادیث۔(تہذیب ج۶ص۳۳۰)

(۶۲۸) ﴿آدم بن ابی یاس﴾

الخراسانی الأصل نشأ ببغداد ثقة عابد من التاسعة خرج له البخاری والنسائی وابن ماجة۔(مناوی ج۲ص۲۳۵) نشأ ببغداد وارتحل فی الحدیث فاستوطن عسقلان الیٰ ان مات روی عن ابن ابی ذئب و شعبة و ورقاء و جماعة و عنه البخاری والدارمی و ابو حاتم قال النسائی لابأس به و قال ابو حاتم ثقة مامون متعبد من خیار عباد اللّٰه و قال احمد کان من الستة او السبعة الذین یضبطون الحدیث عند شعبة ۔(تہذیب ج۱ص۱۷۱)

(۶۲۹) ﴿خالد بن عمیرؒ﴾

مصغراً العدوی البصری مخضرم و وهم ذاکره فی الصحب خرج له البخاری والنسائی و ابن ماجة۔(مناوی ج۲ص۲۴۴)

روی عن عتبة بن غزوان و عنه حمید بن هلال و ابونعامة العدوی ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و ممن ذکره فی الصحابة ابوعمر بن عبد البر و ابن قانع و ابوموسیٰ فی الذیل و قال قال عبدان لا ادری اله رویة ام لا ۔(تہذیب ج۳ص۹۶)

(۶۳۰) ﴿شویس ابو الرقادؒ﴾

مصغرا العدوی البصری من الثالثة۔(مناوی ج۲ص۲۴۴)شویس بن حیاش و قیل جیاش روی عن عمرو و عتبة بن غزوان و عنه عاصم الاحول و ابونعامة عمرو بن عیسیٰ العدوی و جعفر بن کیسان ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۳۲۶)

(۶۳۱) ﴿روح بن اسلمؒ﴾

ابوحاتم البصری قال الذهبی ضعیف من التاسعة (مناوی ج۲ص۲۴۶)روی عن ابی طلحة الرأسی و وهیب بن خالد و همام بن یحییٰ و الحمادین و عنه ابوخیثمة و بندار و عبدالله بن عبد الرحمٰن الدارمی سئل ابن معین عنه فقال لیس بذاک لم یکن من اهل الکذب و قال البخاری یتکلمون فیه و قال الدارقطنی ضعیف ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۳ص۲۵۱)

(۶۳۲) ﴿مسلم بن جندبؒ﴾

الهذلی المدنی القاضی ثقة مات سنة ستین ومائة خرج له البخاری۔(مناوی ج۲ص۳۴۸)روی عن الزبیر بن العوام و حکیم بن حزام و ابی هریرة و ابن عمر و روی عنه ابنه عبد الله و زید بن اسلم و یحییٰ بن کثیر ذکره ابن حبان فی الثقات و قال مات سنة ست و مائة و قال العجلی تابعی و قال ابن مجاهد کان من فصحاء الناس و کان معلم عمر بن عبد العزیز و کان عمر یثنی علیه و علی فصاحته بالقرآن۔(تہذیب ص۱۱۲)

(۶۳۳) ﴿روح بن عبادۃؒ﴾

القیسی ابو محمد الحافظ البصری له تألیف مات سنة خمس و مائتین خرج له البخاری فی تاریخه ۔(مناوی ج۲ ص۲۴۹) روی عن ایمن بن نابل و مالک والاوزاعی و ابن جریج و عنه ابوخیثمه و احمد بن حنبل و ابوقدامة السرخسی قال یعقوب بن شیبة و سمعت علی بن عبد اللّٰه یقول من المحدثین قوم لم یزالوا فی الحدیث و لم یشغلوا عنه نشأوا فطلبوا ثم صنفوا ثم حدثوا منهم روح بن عبادة قال الخطیب کان کثیر الحدیث و صنف الکتب فی السنن و الاحکام و جمع التفسیر و کان ثقة۔(تہذیب ج۳ ص۲۵۲)

(۶۳۴) ﴿زکریا بن اسحقؒ﴾

المکی ثقة رمی بالقدر مِن السادسة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ ص۲۴۹)روی عن عمرو بن دینار و ابی الزبیر و ابراهیم بن میسرة و عنه ازهر بن قاسم و روح بن عبادة و ابن المبارک و عبد الرزاق ، قال احمد و ابن معین ثقة قال ابوزرعة و ابوحاتم و النسائی لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات قلت قال ابن سعد کان ثقة کثیر الحدیث۔(تہذیب ج۳ ص۲۸۳)

(۶۳۵) ﴿عمرو بن دینارؒ﴾

المکی ابو محمد الامام اعجمی ثقة ثبت مات سنة ست و عشرین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۴۹)روی عن ابن عباس و ابن الزبیر و ابن عمر و ابی هریرة و عنه قتادة و مات قبله و ایوب و ابن جریج و جعفر الصادق قال النسائی ثقة ثبت و قال ابوزرعة و ابوحاتم ثقة قال ابن عیینة کان ثقة ثبتا کثیر الحدیث صدوقا عالما و کان مفتی اهل مکة فی زمانه ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۸ ص۲۶)

(۶۳۶) ﴿عامر بن سعدؒ﴾

ابن ابی وقاص الزهری المدنی ثقة تابعی کبیر مات سنة ثلاث او اربع و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ ص۲۵۰)

روی عن ابیه و عثمان والعباس بن عبد المطلب و ابی ایوب الانصاری و روی عنه ابنه داوٗد و ابنا اخوته اسماعیل بن محمد واشعث بن اسحٰق قال العجلی مدنی تابعی ثقة و ذکرہ البخاری فیمن قال لاطلاق قبل النکاح عامر بن سعد۔(تہذیب ج۵ص۵۶)

(۶۳۷) ﴿جریرؒ﴾

بن حازم الازدی حضر جنازة ابی الطفیل بمکة و سمع رجاء العطاردی والحسن و عنه ابنه وابن مهدی ثقة لکنه اختلط فحجب اولاده مات سنة سبعین و مائة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۰)
قال العجلی بصری ثقة و قال النسائی لیس به بأس و قال ابوحاتم صدوق صالح و ذکرہ ابن المدینی فی الطبقة الخامسة من اصحاب نافع۔(تہذیب ج۲ص۶۱)

(۶۳۸) ﴿حسین بن مهدیؒ﴾

البصری الاهلی مات سنة سبع و اربعین و مائتین قال ابوحاتم صدوق خرج له ابن ماجة ۔ (مناوی ج۲ص۲۵۰) روی عن عبد الرزاق و حجاج بن نصیر و الفریابی و مسدد و عنه الترمذی و ابن ابی عاصم و ابن ماجة قال ابوحاتم صدوق و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال ابن ابی عاصم مات ۲۴۷ھ۔ (تہذیب ج۲ص۳۲۰)

(۶۳۹) ﴿یعقوب بن ابراهیمؒ﴾

الدورقی ثقة حجة من العاشرة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱) رای اللیث و روی عن الدراوردی و ابن ابی حازم و ابی معاویة روی عن الجماعة و ابوزرعة و ابوحاتم قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال الخطیب کان ثقة متقنا صنف المسند و قال مسلمة کان کثیر الحدیث ثقة مات ۲۵۲ھ۔(تہذیب ج۱۱ص۳۳۴)

(۶۴۰) ﴿اسماعیل بن علیةؒ﴾

ثقة حافظ من الثانیة خرج له الجماعة و علیة اسم امه وابوہ ابراهیم و کان یکرہ ان یقال له ابن علیة متفق علی توثیقه و جلالته قال شعبة ابن علیة سید المحدثین و ریحان الفقهاء ۔(مناوی ج۲ص

۲۵۱)روی عن عبد العزیز و حمید الطویل و عاصم الاحول و عنه شعبة و ابن جریج و هما من شیوخه و حماد بن زید و بقیه و هما من اقرانه و ابراهیم بن طهمان و هو اکبر منه قال النسائی ثقة ثبت و عن یحییٰ بن معن کان ثقة ماموناً صدوقاً مسلماً ورعاً تقیاً ۔(تہذیب ج۱ص۲۴۱)

(۲۴۱) ﴿الحسن رح﴾

لعله البصری ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱)

(۲۴۲) ﴿دغفل بن حنظلة رح﴾

السدوسی النسابة مخضرم نزل البصرة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۱)روی عنه الحسن و سعید ابنا ابی الحسن و ابن سیرین قال حرب قلت لاحمد له صحبة فقال ما اعرفه و قال ابن حبان ادرک النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم و فی الفهرست اسمه حجر و لقبه دغفل قال ابوالقاسم بن عساکر بلغنی ان دغفلا غرق فی یوم دولاب من فارس فی قتال الخوارج و قال الترمذی لانعرف له سماعا من النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم و کان فی زمن النبیؐ رجلا۔(تہذیب ج۳ص۱۸۲)

(۲۴۳) ﴿حمید بن مسعدة رح﴾

البصری الباهلی صدوق مات سنة اربع و اربعین و مائتین خرج له الجماعة الاالبخاری ای ومسعدة قیل لم توجد ترجمته۔(مناوی ج۲ص۲۵۷)

روی عن حماد بن زید و بشر بن المفضل و ابن علیة قال ابوحاتم کان صدوقا و قال النسائی فی اسماء شیوخه ثقة ۔(تہذیب ج۳ص۴۳)

(۲۴۴) ﴿سُلَیم بن اخضر رح﴾

البصری اخذ عنه سلیمان التیمی و ابن عون و عنه احمد ابن عبدة وغیره قال ابو حاتم اعلم الناس بحدیث ابن عون ثقة حافظ خرج له مسلم و ابوداؤد والنسائی ۔(مناوی ج۲ص۲۵۷) قال ابن معین و ابوزرعة والنسائی ثقة قلت ذکره ابن حبان فی الثقات قال ابو القاسم الطبری بصری ثقة ۔(تہذیب ج۴ص۱۴۴)

(۲۴۵) ﴿عبد اللّٰه ابن عون رحؒ﴾

البصری ثقة ثبت مِن اقران ایوب علما و عملا وهو مولٰی عبد اللّٰه بن مغفل المزنی احد الا علام قال هشام ابن حسان لم ترعینای مثله و قال قرة کنا نعجب مِن ابن سیرین فانساناه ابن عون و قال الاوزاعی اذا مات سفیان و ابن عون استوی الناس مات سنة احدی و خمسین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۵۷)

(۲۴۶) ﴿ابراهیم رحؒ﴾

کان ینبغی بیانه اذ ابراهیم سبعة فی هذا الکتاب (مناوی ج ۲ ص ۲۵۷)

(۲۴۷) ﴿ابن الهاد رحؒ﴾

یزید بن عبد اللّٰه بن اسامة بن الهاد اللیثی المدنی ثقة مکثر شیخ مالک مات سنة تسع و ثلاثین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۵۸) روی عن ثعلبة بن ابی مالک القرظی و له روية و عمیر مولی آبی اللحم وله صحبة والصحیح ان بینهما محمد ابن الیتمی و عبد اللّٰه بن دینار وابی حازم و عنه شیخه یحیٰی بن سعید الانصاری و ابراهیم بن سعد و مالک قال ابن معین و النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال العجلی مدنی ثقة ۔(تہذیب ج ۱۱ ص ۲۹۷)

(۲۴۸) ﴿موسٰی بن سرجس رحؒ﴾

مستور مِن السادسة خرج له الجماعة الستة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۵۸) روی عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و اسماعیل بن ابی حکیم و عنه یزید بن عبد اللّٰه بن الهاد و یزید بن ابی حبیب له عندهم عن القاسم عن عائشة فی ذکر سکرات الموت و قال الترمذی حدیث غریب ۔(تہذیب ج ۱۰ ص ۳۰۷)

(۲۴۹) ﴿مبشر بن اسماعیل رحؒ﴾

الحلبی الکلبی صدوق من التاسعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۵۹) روی عن حریز بن عثمان و حسان بن نوح والاوزاعی و عنه ابراهیم بن موسٰی الرازی و احمد بن حنبل و محمد بن مهران قال

النسائی لیس به بأس و قال ابن سعد کان ثقة ماموناو مات بحلب سنة مائتین و ذکره ابن حبان فی الثقات و قال الذهبی تکلم فیه بلاحجة ۔(تہذیب ج۱۰ص۲۹)

(۲۵۰) ﴿العلاء بن اللجلاج رح﴾

ثقة من الرابعة ۔(مناوی ج۲ص۲۵۹) روی عن ابیه و ابن عمرو عنه ابنه عبد الرحمن و حفص بن عمر قال العجلی شامی تابعی ثقة روی له الترمذی حدیثا واحدا عن عائشة فی شدة الموت قلت و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۸ص۱۷۰)

(۲۵۱) ﴿عبد الرحمن ابن ابی بکر رح﴾

هو ابن الملیکی۔(مناوی ج۲ص۲۶۰)

(۲۵۲) ﴿عباس العنبری رح﴾

ثقة حافظ من الحادیة عشر قدم بغداد و جالس احمد نسبة لبنی العنبر طائفة من تمیم خرج له الجماعة۔(مناوی ج۲ص۲۶۱)

(۲۵۳) ﴿سوار بن عبد اللّٰه رح﴾

ابن سوار العنبری القاضی اخذ عن عبدالوارث و معمر و عنه ابوداؤد والنسائی و المصنف و ابو حبیب و ابن صاعد ثقة مات سنة خمس واربعین و مائتین (مناوی ج۲ص۲۶۱) قال احمد مابلغنی عنه الاخیروقال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات قال العباس السراج کان فقیها قاضیا ادیبا شاعرا ۔(تہذیب ج۴ص۲۳۶)

(۲۵۴) ﴿موسیٰ بن ابی عائشة الحمدانی رح﴾

مولاهم ابوالحسن الکوفی ثقة عابد من الخامسة مرسل خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۶۱) روی عن عبد اللّٰه بن شداد و عمرو بن شعیب و عنه شعبة و اسرائیل والسفیانان ذکره ابن حبان فی الثقات و قال یعقوب بن سفیان کوفی ثقة ۔(تہذیب ج۱۰ص۳۱۴)

(۶۵۵) ﴿مرحوم بن عبد العزیز العطارؒ﴾

الاموی البصری ثقة عابد متأله اواه مات سنة ثمان و ثمانین و مائة خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص ۲۶۱) روی عن ابیه و عمه عبد الحمید و ثابت البنانی و عنه ابنه عنبس والثوری و هو من شیوخه و سوار بن عبد اللّٰه العنبری قال احمد و ابن معین و النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات و قال البزار مشهور ثقة کان احد العباد۔(تہذیب ج۱۰ص۷۷)

(۶۵۶) ﴿یزید بن بابنوسؒ﴾

بصری قال الدار قطنی لابأس به خرج له البخاری فی الادب و الجماعة ۔ (مناوی ج۲ص ۲۶۱) مقبول مِن الثالثة علی مانقله میرک عن التقریب (جمع ج۲ص۲۶۱) روی عن عائشة و عنه ابو عمران الجونی قال البخاری کان ممن قاتل علیا و قال ابن عدی احادیثه مشاهیر و قال الدارقطنی لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات و قال ابوحاتم مجهول۔(تہذیب ج۱۱ص۲۷۶)

(۶۵۷) ﴿محمد بن حاتمؒ﴾

المؤدب ببغداد روی عن هشیم و طبقته و عنه النسائی والمصنف و خلق ثقة مات سنة ست و اربعین و مائتین ۔(مناوی ج۲ص ۲۶۳) قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی والدارقطنی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۹ص۸۸)

(۶۵۸) ﴿عامر بن صالحؒ﴾

بن رستم المری ابوبکر ابن ابی عامر البصری الخزاز قال ابوحاتم لیس بقوی و افرط ابن حبان فنسبه للوضع و قیل هو عامر بن صالح ابن عبد اللّٰه بن عروة بن الزبیر اذ هو الراوی عن هشام و عنه احمد و یعقوب الدورقی قال احمد ثقة لم یکن یکذب و قال ابن معین کذاب فقیل له احمد یحدث عنه قال ماله جنّ و قال الدار قطنی متروک۔(مناوی ج۲ص ۲۶۳)

(۶۵۹) ﴿سلمة بن نبیطؒ﴾

مصغرا الاشجعی ابوفراس الکوفی اختلط مِن الخامسة خرج له ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة۔

(مناوی ج۲ص۲۶۴)روی عن ابیہ و قیل عن رجل عن ابیہ و الزبیر بن عدی و الضحاک بن مزاحم و عنہ الثوری و ابن المبارک ووکیع الخریبی قال ابن معین و العجلی و النسائی ثقة قال ابوحاکم صالح مابہ بأس و ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۴ص۱۳۹)

(۲۶۰) ﴿نعیم بن ابی ہندؒ﴾

النعمان بن اشیم الاشجعی ثقة ناصبی مِن الرابعة خرج لہ الستة۔(مناوی ج۲ص۲۶۴)

روی عن ابیہ و لہ صحبة و نبیط بن شریط و ربعی بن حراش و عنہ ابن عمہ ابومالک سعید بن طارق الاشجعی و سلیمان التیمی قال ابوحاتم صالح الحدیث صدوق قال النسائی ثقة ذکرہ ابن حبان فی الثقات مات سنہ عشر ومأتہ (تہذیب ج۱۰ص۴۱۷)

(۲۶۱) ﴿نبیط بن شریطؓ﴾

الاشجعی الکوفی صحابی صغیر یکنی ابا سلمة و فی التقریب ابا فراس ثقة یقال اختلط مِن الخامسة مات سنة عشر و مائة۔(جمع ج۲ص۲۶۴)

روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم و عن سالم بن عبید و انس بن مالک و عنہ ابنہ سلمة و نعیم بن ابی الہند و ابومالک الاشجعی

قال عثمان الدارمی سألت ابن معین عن نبیط بن شریط فقال ہو ابوسلمة ثقة و کذا قال ابن ابی حاتم قال ابن معین فیہ ثقة لانہ لیس عندہ الاّ مجرد الروایة فبنی علی التابعی . واللّٰہ اعلم۔(تہذیب ج۱۰ص۳۷۳)

(۲۶۲) ﴿سالم بن عبیدؓ﴾

الاشجعی صحابی ثقة مِن اہل الصفة خرج لہ الاربعة ومسلم (مناوی ج۲ص۲۶۵)یعد فی الکوفیین روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی تشمیت العاطس و عن عمر بن الخطاب

و روی عنہ خالد بن عرفجة و ہلال بن بساط و نبیط بن شریط و فی اسناد حدیثہ اختلاف(تہذیب ج۳ص۳۸۱)

(٢٦٣) ﴿عبد اللّٰہ بن الزبیرؒ﴾

قال ابو حاتم مجهول و قال المزنی روی له الترمذی حدیثاً واحدا یعنی هذا و قال بعضهم شیخ بصری مقبول من الثامنة ۔(مناوی ج٢ص٢٧٩)

(٢٦٤) ﴿ابو الخطاب زیاد بن یحییٰؒ﴾

البصری النکری نسبة الی بنی نکر قوم مِن عبد قیس ثقةحافظ روی عن ابن عیینة والمعتمر و عنه الجماعة مات سنة اربع وخمسین ومائتین ۔(مناوی ج٢ص٢٨٠) قال ابوحاتم والنسائی ثقة و ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج٣ص٣٢٥)

(٢٦٥) ﴿عبد ربه بن بارق الحنفیؒ﴾

الکوسج الکوفی اصله مِن الیمامة صدوق یخطی قال احمد لابأس به و قال یحییٰ لیس بشئی و هو مِن الثامنة ۔(مناوی ج٢ص٢٨١)

(٢٦٦) ﴿جدی ابا امی سماک بن الولیدؒ﴾

ابوزمیل مصغرا الحنفی نزیل الکوفة قال ابوحاتم صدوق لابأس به مِن الثالثة خرج له الجماعة۔ (مناوی ج٢ص٢٨١) روی عن ابن عباس و ابن عمرو عروة بن الزبیر و عنه ابنه زمیل و شعبة و مسعر و عکرمة بن عمار قال احمد و ابن معین و العجلی ثقة

و قال ابوحاتم صدوق لابأس به ذکره ابن حبان فی الثقات قلت و قال ابن عبد البر اجمعوا علی انه ثقة ۔(تہذیب ج٣ص٢٠٦)

(٢٦٧) ﴿حسین بن محمدؒ﴾

البصری ثقة مات سنة سبع و اربعین و مائتین خرج له النسائی (مناوی ج٢ص٢٨٢)قدم بغداد روی عن یزید بن زریع و نفیل بن سلیمان و خالد بن الحارث و عنه الترمذی و النسائی و ابوبکر البزار قال ابوحاتم صدوق و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات(تہذیب ج٢ص٣١٥)

(۲۶۸) ﴿عمرو بن الحارث رض﴾

صحابی المصطلقی خرج له الجماعة ـ روی عن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم و عن ابیه الحارث وله صحبة و عن ابن مسعود و عنه مولاه دینار و ابووائل و ابواسحٰق السبیعی قال ابن ابی داؤد کان الحارث ابن ابی الضرار صهر عبد اللّٰه بن الحارث الراوی عن زینب غیر صاحب الترجمة لان فی کثیر من الروایات عن عمرو بن الحارث ابن اخی زینب و زینب ثقفیة فیکون هو ثقفیا قال اللّٰهم الا ان یقال ابن اخیها للام او الرضاعة ـ (تہذیب ج۸ص۱۳)

(۲۶۹) ﴿یحیٰی بن کثیر العنبری رح﴾

ابوغسان مولاهم البصری ثقة مِن التاسعة خرج له الجماعة مات سنة ست و مائتین ـ (مناوی ج۲ص۲۸۵) روی عن عثمان بن سعد الکاتب و معاذ و عمرو بن العلاء و عنه ابنه الحسن و عمرو بن علی و ابوموسٰی و بندار قال ابوحاتم صالح الحدیث و قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات ـ (تہذیب ج۱۱ص۲۳۳)

(۲۷۰) ﴿ابی البختری رح﴾

نسبة الی البختر کجعفر حسن المشی . (مناوی ج۲ص۲۸۵) وهو سعید بن فیروز ـ (جمع ج۲ص ۲۸۵) روی عن ابیه و ابن عباس و ابن عمرو سلمان و ابن مسعود و عنه عمرو بن مرة و عطاء بن السائب و سلمة بن کهیل قال ابوزرعة ثقة و قال ابوحاتم ثقة صدوق و قال العجلی تابعی ثقة فیه تشییع ذکره ابن حبان فی الثقات ـ (تہذیب ج۴ص۶۵)

(۲۷۱) ﴿حسن بن علی الخلال رح﴾

ثقة حافظ له تصانیف مِن الحادیة عشر خرج له البخاری و مسلم و ابوداؤد ـ (مناوی ج۲ص ۲۸۸) الهذلی نزیل مکة روی عن عبد اللّٰه بن نمیر و ابی اسامة و یحیٰی بن آدم روی عنه الجماعة سوی النسائی و ابراهیم الحربی قال یعقوب بن شیبة کان ثقة ثبتا قال الخطیب ابوبکر کان ثقة حافظا و ساق باسناده الیه انه قال القرآن کلام اللّٰه غیر مخلوق مانعرف غیر هذا مات ۲۱۲ھ ـ (

تہذیب ج ۲ ص ۲۶۲)

(۶۷۲) ﴿بشر بن عمرؒ﴾

بن الحکم الزهرانی الازری البصری ثقة مِن التاسعة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۸) روی عن شعبة و مالک و همام و عنه اسحق بن راهویه و الحسن الخلال و الفلاس قال ابو حاتم صدوق و قال العجلی بصری ثقة و قال الحاکم ثقة ماموں توفی (۲۰۷ھ)۔(تہذیب ج ۱ ص ۳۹۰)

(۶۷۳) ﴿مالک بن اوس بن الحدثانؒ﴾

النضری ابوسعید المدنی قیل رأی ابا بکر و سمع عمر و عثمان و عن الزهری خرج له الجماعة اتفقوا علی توثیقه ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۸) مختلف فی صحبته روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مرسلاً ذکره ابن سعد فی طبقة من ادرک النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و رأه و لم یحفظ عنه شیئا قال ابن خراش ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ذکره ابن عبد البر وقال انه روی عن العشرة توفی (۹۲ھ)(تہذیب ج ۱۰ ص ۹)

(۶۷۴) ﴿عاصم بن بهدلةؒ﴾

کدحرجة المقری المشهور مولٰی بنی اسد و ثق و قال الدار قطنی وغیره فی حفظه شیء و حدیثه فی الصحیحین۔(مناوی ج ۲ ص ۲۸۹) وهو ابن ابی النجود الاسدی روی عن زربن حبیش و ابی عبد الرحمن السلمی و عنه الاعمش ومنصورو شعبة والسفیانان.....قال ابن معین ثقة لابأس به و قال حماد بن سلمة خلط عاصم فی آخر عمره ذکره ابن حبان فی الثقات (مات ۱۲۸ھ) (تہذیب ج ۵ ص ۳۵)

(۶۷۵) ﴿ابی حصینؒ﴾

احمد بن عبد اللّٰه بن یونس التمیمی الکوفی ثقة من العاشرة ۔(مناوی ج ۲ ص ۲۹۲) و قد ینسب الی جده روی عن الثوری و ابن عیینة و زائدة روی عنه البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابوزرعة و ابو حاتم قال ابو حاتم کان ثقة متقنا و قال النسائی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات مات (۲۲۷ھ)۔(

تہذیب ج۱ص۴۴)

(۶۷۶) ﴿خلف بن خلیفةؒ﴾

بن صاعد الاشجعی مولاهم الکوفی نزل واسط ثم بغداد صدوق اختلط آخرا وزعم انه رأی عمرو بن حریث الصحابی و انکرعلیه(مناوی ج۲ص۲۹۳)روی عن ابیه و ابی مالک الاشجعی و حمید بن عطاء وعنه سریح بن نعمان و سعدویة و قتیبة قال ابن سعد کان ثقة و قال العجلی ثقة قال النسائی لیس به بأس۔(تہذیب ج۲ص۱۳۲)

(۶۷۷) ﴿ابی مالک الاشجعیؒ﴾

روی له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۳)هو سعد بن طارق روی عن ابیه و انس و عبد اللّٰه بن ابی اوفٰی و عنه خلف بن خلیفة و شعبة والثوری قال احمد و ابن معین و العجلی ثقة و قال ابو حاتم صالح الحدیث یکتب حدیثه و قال النسائی لیس به بأس ذکره ابن حبان فی الثقات ۔(تہذیب ج۳ ص۴۱۰)

(۶۷۸) ﴿ابیه طارق بن اشیمؒ﴾

خرج له البخاری و مسلم و غیرهما ۔(مناوی ج۲ص۲۹۳)روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم و عن الخلفاء الاربعة و عنه ابنه ابومالک قلت قال مسلم لم یرو عنه غیر ابنه و قال الخطیب فی کتاب القنوت فی صحبة طارق نظر۔ (تہذیب ج۵ص۳)

(۶۷۹) ﴿عبد الواحد بن زیادؒ﴾

العبدی مولاهم البصری قال النسائی لابأس به و قال غیره ثقة فی حدیثه عن الاعمش وحده مات ست و سبعین ومائة خرج له الجماعة۔(مناوی ج۲ص۲۹۴)

احد الاعلام روی عن ابی اسحٰق الشیبانی و عاصم الاحول والاعمش وعنه ابن مهدی و عفان وعارم ...... قال ابوزرعة و ابوحاتم ثقة و قال النسائی لیس به بأس قال العقیلی رافضی خبیث قال احمد مات(۱۷۷ھ)۔(تہذیب ج۶ص۳۸۵)

(۲۸۰) ﴿عاصم بن کلیب رح﴾

ابن شهاب الجرمی الکوفی صدوق رمی بالارجاء و قال ابن المدینی لایحتج بما انفرد به و قال ابوحاتم صالح و قال ابوداؤد کان افضل اهل الکوفة ومِن العباد مات سنة سبع و ثلاثین و مائة خرج له الجماعة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۲)روی عن ابیه و ابی بردة و علقمة بن وائل قال ابن سعد کان ثقة یحتج به و لیس بکثیر الحدیث ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۵ص۴۹)

(۲۸۱) ﴿ابن ابی عدی رح﴾

محمد بن ابراهیم بن ابی عدی و قد ینسب لجده ابوعمرو البصری ثقة مِن التاسعة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۶) روی عن سلیمان التیمی و حمید الطویل و ابن عون و داوٗد و عنه احمد بن حنبل و یحیٰی بن معین و ابوموسٰی و بندار قال ابوحاتم و النسائی ثقة و قال ابن سعد کان ثقة مات بالبصرة سنة اربع و تسعین و مائة ذکره ابن حبان فی الثقات۔(تہذیب ج۹ص۱۳)

(۲۸۲) ﴿عوف بن ابی جمیلة رح﴾

الاعرابی العبدی البصری ثقة ثبت رمی بالقدر و بالتشیع خرج له الستة ۔(مناوی ج۲ص۲۹۶)روی عن ابی رجاء العطاردی وابی عثمان النهدی و ابی العالیة و عنه شعبة و الثوری و ابن المبارک قال ابوحاتم صدوق صالح و قال النسائی ثقة ثبت قال ابن سعد ثقة۔(تہذیب ج۸ص۱۴۸)

(۲۸۳) ﴿یزید الفارسی رح﴾

بن هرمز المدنی اللیثی مولاهم او مولی ابن عثمان او غیره تابعی خرج له مسلم و ابوداؤد والنسائی و قال الذهبی کان رأس الموالی یوم الحرة و هو والد عبد اللّٰه الفقیه بقی الی سنة مائة ۔ (مناوی ج۲ص۲۹۶)

روی عن ابی هریرة و ابن عباس و عنه الزهری و سعید المقبری و قیس بن سعد قال ابن معین و ابوزرعة ثقة قال العجلی مدنی تابعی ثقة ذکره ابن حبان فی الثقات ۔ (تہذیب ج۱۱ص۳۲۳)

(٦٨٤) ﴿ابن اخی ابن شهاب الزهری ؒ﴾

هو محمد بن مسلم و ابن اخيه محمد بن عبد الله بن مسلم ۔(جمع ج٢ص٢٩٨) روى عن ابيه و عمه صالح بن عبد الله روى عنه محمد بن اسحٰق و عبد العزيز بن محمد قال ابوطالب عن احمد لا بأس به و قال مرة صالح الحديث قال الدورى عن ابن معين ابن اخى الزهرى احب الى من ابن اسحٰق الزهرى ۔(تہذیب ج٩ص٢٢٨)و كان من اكابر الأئمة و سادات الأمة ۔
(مواہب ص٣٠٣)

(٦٨٥) ﴿معلّى بن اسد ؒ﴾

ابو الهيثم العمى البصرى ثقة ثبت ذو صلاح و دين قال ابو حاتم لم يخطئى الافى حديث واحد من كبار العاشرة مات سنة ثمان عشرة و مائة خرج له الشيخان و النسائى و ابن ماجة و المصنف۔ (مناوی ج٢ص٢٩٨) روى عن وهيب بن خالد و عبد الواحد بن زياد و زريع روى عنه حجاج بن الشاعر و عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمى قال العجلى شيخ بصرى ثقة كيس و كان معلما و قال مسعود بن الحكم ثقة مامون ذكره ابن حبان فى الثقات۔(تہذیب ج١٠ص٢١٣)

(٦٨٦) ﴿عبد العزيز بن المختار ؒ﴾

البصرى الدباغ روى عن ثابت و منصور و عنه مسدد و ابو الربيع الزهرانى ثقة مكثر خرج له الجماعة جميعًا ۔(مناوی ج٢ص٢٩٨)روى عن الثابت البنانى و عاصم الاحول و هشام بن عروة و عنه احمد بن اسحٰق الحضرمى و معلى بن اسد قال ابن معين ثقة و قال ابوزرعة لابأس به و قال ابو حاتم صالح الحديث و وثقه العجلى ذكره ابن حبان فى الثقات ۔
(تہذیب ج٦ص٣١٦)